U4462 — 14-12-07

Title - QISSA SOOSAN MUSAMMI BA GULDASTA-E-ANJUMAN

Creator - MARIYA Edworth; Tarjuma Kashi Nath Biswas.

Publisher - Yateemon ke Chhape Khana (Agra)

Date - 1855

Pages - 131

Subjects - Angrezi Novel - Tarjuma.
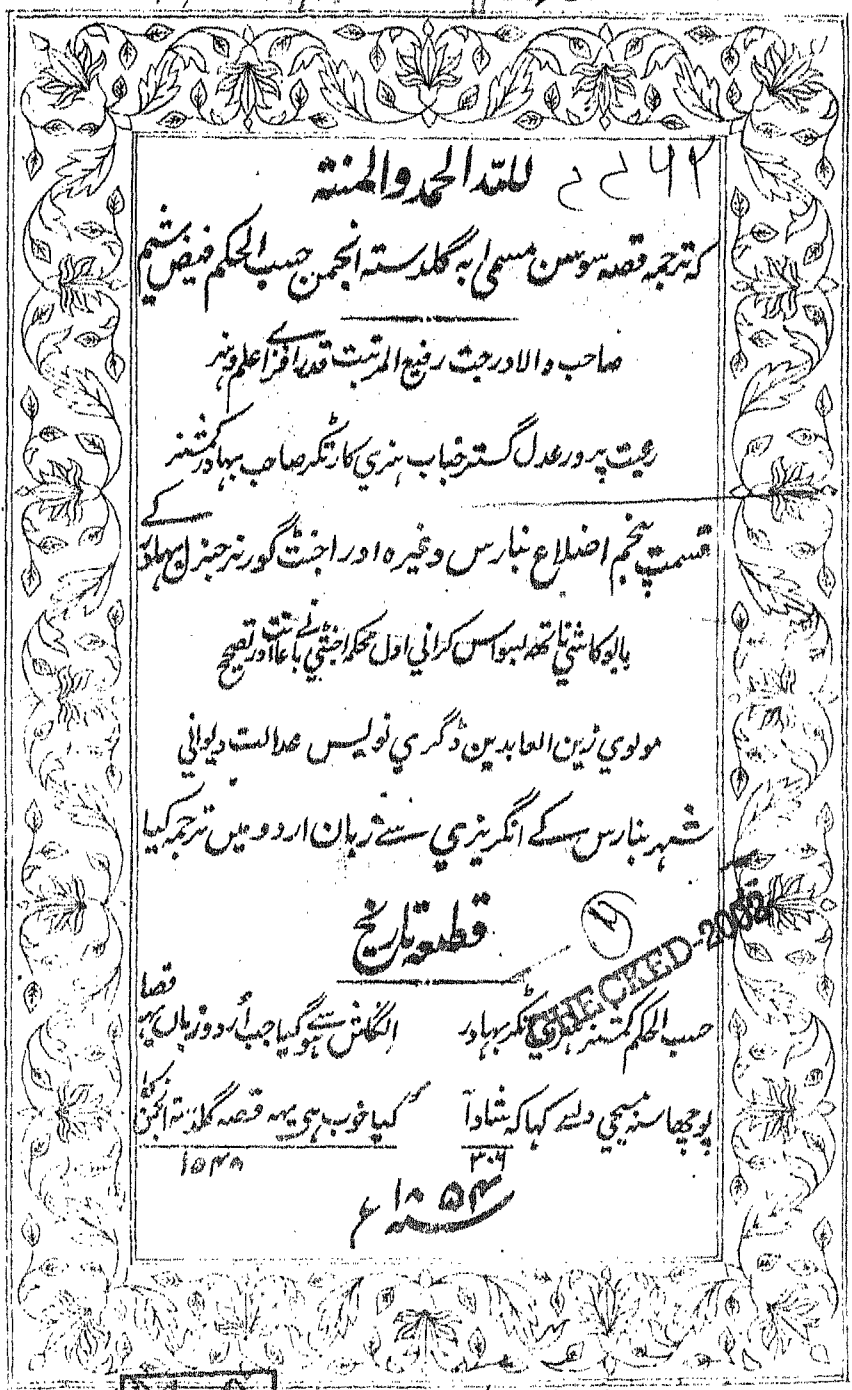
للہ الحمد والمنۃ

کہ ترجمہ قصہ سوسن مسمی بہ گلدستہ انجمن حسب الحکم فیض بخش

صاحب والا درجت رفیع المرتبت قدر افزای علم و ہنر

رعیت پرور عدل گستر جناب ہنری کارٹکر صاحب بہادر کمشنر

قسمت پنجم اضلاع بنارس وغیرہ اور اجنٹ گورنر جنرل بہادر کے

بابو کاشی ناتھ بسواس کرانی اول محکمہ اجنٹی نے باعانت اور تصحیح

مولوی زین العابدین ڈگری نویس عدالت دیوانی

شہر بنارس کے انگریزی سے زبان اردو میں ترجمہ کیا

قطعہ تاریخ

حسب الحکم کمشنر ہنری ٹکر بہادر — انگلش سے ہو گیا جب اردو زبان ہی قصا

پوچھا سنہ عیسی دل سے کہا کہ شادا — کیا خوب ہی یہہ قصہ گلدستہ انجمن

۳۰۶ — ۱۵۴۸

سنہ ۱۸۵۴ع
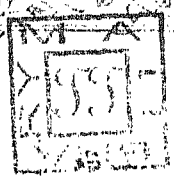
سکندرہ کے یتیموں کے چھاپہ خانہ میں چھاپا گیا

جزیرۂ انگلستان کے ایک گانوں میں اب تک یہہ رسم جاری ہی
کہ شروع بہار میں ایک میلہ ہوا کرتا ہی دیہات کے لڑکے بڑی آرزو اور
خوشی سے اوسکے منتظر رہا کرتے ہیں ایک روز پہلے سے وے سب طیاری
گلدستہ اور کسی کو شاہزادی اوس میلہ کی تجویز کرنے کے لیئے ایسی زمین
پُر فضا اور مقام دلکشا میں جمع ہوتے ہیں جسکے ایک سمت کو سایہ دار
راہ اور دوسری جانب انواع اور اقسام کے پھولوں کے درخت ہیں جو
حد فاصل ہیں ایک مختار کے باغ کی

یہہ مختار اِس جہان میں پہلے از بس بے سر و سامان اور افلاس کے

صدمہ سے بہت حیران تھا لیکن تھوڑے ہی دنوں میں اوسنے بہت سے
روپئے جمع کرلیئے پر جس طریقۂ نامعقول سے وہ مالدار تھا ھر کبہ اور مہہ پر
بخوبی مشتہر تھا اوسنے گانو کے سرے پر ایک نیا مکان اور بڑے احاطہ
کا باغ عالیشان تعمیر کرایا تھا مگر باوجود احاطہ بندی کے اوسکو اطمینان
حاصل نہ تھی اور ایسا لڑائی کا عادی اور شکی تھا کہ ہمیشہ سیدھے
سادھے اپنے ہمسائے کے لوگوں سے بلا وجہہ مخالفت رکھتا تھا اگر
اوسکے باغ کے احاطہ میں کسی کی بکری بھیڑی یا بطک مرغی جا پڑتی تو
وہ اوسپر بہتان باندھکر نقصان کا دعویٰ کرتا اوسکے ظلم اور بدعت سے نے
گانو والوں کا اسقدر ناک میں دم کر دیا تھا اور یہاں تک وے عاجز اور مخوف
ہو رہے تھے کہ اوسکے کھیتوں کی سمت سے آنا جانا کم کر دیا تھا اور اوسکے باغ
کی دیواروں کے پاس اسقدر خاردار درخت نصب کیئے تھے کہ جسمیں کوئی
پرندہ بھی اوس راہ پر نہ مار سکے اوس مفسد کے غضب سے محفوظ رہنے کے لیئے
گانو کے لڑکے بھی بہت احتیاط کرتے اور نہایت اوس سے ڈرتے خواب میں بھی
اوسکے نزدیک نہ جاتے اور اوسکے کھیتوں کے پاس پتنگ تک نہ اوڑاتے کہ مبادا
اوسکے درختوں میں اٹک جائے یا اوسکی زمین پر گر پڑے تو پھر ناحق کی بلا گلے لگے

مختار سراپا آزار کا کیس نام تھا اور اوسکے ایک لڑکی اور ایک لڑکا
نافرجام تھا روپیہ کے جمع کرنے میں ہمہ تن دن رات اسقدر مصروف رہتا کہ اپنی اولاد
کی تعلیم کرنے کی بھی فرصت نہ پاتا پہلے تو کئی سال تک اون لڑکوں کو
آواروں کی طرح کھیلنے کودنے سے منع نہ کیا لیکن جب وہ اتفاقاً ایک شہر
امیر کا مختار ہوا تب اوسکو اپنے لڑکوں کی تربیت کا خیال آیا لڑکے کو زبان
لاٹن سیکھے حاصل کرنے کے واسطے مدرسہ میں بھیجا اور اپنی لڑکی باربرہ
کی خدمت کے لیئے ایک لونڈی رکھدی اور غریب لڑکوں کے ساتھ
جو اوسکے ساتھی اور ہمجولی تھے کھیلنے اور صحبت نرکھنے کی اوسے بہت
تاکید کی گانوں کے لڑکے اس ممانعت سے کچھہ رنجیدہ نہوئے کیونکہ باربرہ
اونکے لیئے ظالم تھی نہ رفیق اور دشمن تھی نہ شفیق پر وہ اکثر اس بات سے کڑھتی
اور جھنجھلاتی کہ میرے شریک نہونے سے لڑکے اوداس اور دلتنگ کیوں
نہیں ہوتے اور میری سج دھج دیکھہ کر بدحواس اور دنگ کیوں نہیں ہوتے
خصوصاً اپنی اگلی ہمجولیوں میں سے ایک لڑکی باتمیز ہردلعزیز عزت دار
درست کردار اپنے خاندان کی موجب افتخار چالاک وچست نیک فرجام سوسن
نام سے از حد نفرت رکھتی تھی اور اوس لڑکی کا باپ پیر انیس تھوڑی سی

زمین کا کاشتکار تھا مگر اپنی کم نصیبی سے کیس مختار کے زیر سایۂ سکونت رکھتا تھا بار ہا اکثر اپنی کھڑکی پر بیٹھکر سوسن کو کام کرتے یعنی کبھی باغ میں کیاری گوڑتے اور روش صاف کرتے کبھی دو زانو بیٹھے شہد کے چھتے کے پاس مکھیوں کے لیے تر و تازہ پھول لیکر اور کبھی چھاج میں ناج لیئے چڑیوں کو دانہ دیتے اور کبھی شام کو سبزہ زار میں ایک ہلکی تپائی پر بیٹھکر سیتے پروتے دیکھتی تھی سوسن کو سوزن کاری اوسکی ماں نے بہت صفائی سے سکھلائی تھی اوسکی ما اوسے بہت پیار کرتی تھی اور سوسن بھی اوس سے کمال الفت رکھتی تھی سوسن کی ما بہت تیز اور ہوشیار اور قواعد خانہ داری میں کمال واقفکار تھی بلکہ روٹی توڑی پکانے میں تو مشہور ہو گئی تھی اگرچہ اکثر علیل رہتی تو بھی سادی سوزن کاری کر کے روپیہ پیدا کرتی تھی غرض اوس گانو میں وہ الفت مادرانہ اور اپنے شوہر کی اطاعت میں ضرب المثل تھی اور ہر شخص مہربانی کی نظر اوس پر رکھتا تھا بہار کے میلہ میں پہلے اوسی کے دروازہ پر پھولوں کی ڈالیاں رکھی جاتی تھیں اور اوسی کی لڑکی سوسن اکثر اوس میلہ میں شاہزادی بنا کرتی تھی

جب کہ بہار کے میلہ کے ایام اور شاہزادی کے بنانے کا وقت آپہنچا

سر شام گانو کے سب لڑکے خوش اور خورم میدان سبزہ زار میں باہم جمع ہوئے
بار برہ بھي بن ٹھن کر غرور سے تن کر باغ میں ٹہل رہي تھي جب کو گلي میں سے
بہت سے لڑکوں کي آواز اوسکے کان میں پڑي اونکي گفتگو سننے کے لیئے
درختوں کي اوٹ میں چھپ گئي پہلے ہي جو اون لڑکوں نے آپسمیں پوچھا
کہ سوسن کہاں ہي یہہ نام باربرہ کے کانوں میں بہت گران گذرا اور حسد کي
اگ بھڑکي فلپ نام ایک لڑکا شہنائي بجا رہا تھا اوسے چھوڑ کر کہنے لگا کہ
سوسن کہاں ہي مینے ابھي تک اِس راگ کو اچھي طرح نہیں سیکھا وہ آئے
تو اس راگ کو پھر بجا کر مجھکو سنائے میري نام ایک اور چھوٹي لڑکي جو گلاب کے
پھولوں سے دامن بھرے ہوئے تھي کہنے لگي میں چاہتي ہوں کہ سوسن
جلد آئے اگر وہ آئیگي تو میرے لیئے گلدستے بنائیگي اور تر و تازہ پھولوں کي
بہار کي کیفیت دیکھلائیگي اور چنبیلي کي کلیاں اپنے وعدہ مطابق میرے
لیئے لائیگي اور چند لڑکیاں کہنے لگیں کہ بغیر سوسن کے کچھہ لطف نہوگا بجز اوسکے
اچھے اچھے پھول ہم لوگوں کو کون دیکھلائیگا سب کے سب شور مچانے
لگے کہ وہ ہم لوگوں کے واسطے ہار گوندھیگي اور وہي اِس میلہ کي شاہزادي
بنیگي لیکن جب دیر ہوئي اور سوسن نہ آئي تو سب لڑکے گھبرانے اور

نا امید ہونے لگے

روز جو سوسن کی دوست صادق تھی سامھنے آکر اونکو دلاسا دینے لگی اور کہنے لگی بے صبری نکرو میں اس بات کی ذمہ دار ہوں خاطر جمع رکھو سوسن بہت جلد آویگی شاید کسی گھر کے کام میں پھنس گئی ہے لڑکے اپنے کام سے آگے کسی گھر کا کام کیا سمجھتے تھے روز کو فوراً سوسن کے بلانے کے لیئے بھیجا فلپ نے کہا اوس سے کہہ دینا جلد آوے وقت غنیمت ہے کیس مختار ہم لوگوں کی خوش نصیبی سے زمیندار کی دعوت میں گیا ہے اگر اتفاقاً گھر آئے اور ہم لوگوں کو یہاں دیکھہ پائے تو عجب نہیں کہ نکال دیوے کیونکہ وہ دعوی رکھتا ہے کہ یہہ زمین میرے باغ کے متعلق ہے حال آنکہ میں بخوبی جانتا ہوں کہ یہہ بات سچ نہیں ہے کیونکہ پرائیس کاشتکار کہتا ہے کہ یہہ زمین سڑک سے متعلق ہے مختار چاہتا ہے کہ ہم لوگوں کے کھیلنے اور سیر کرنے کی زمین کو ضبط کرے خدا کرے وہ اور اوسکی لڑکی باربرہ ہم لوگوں سے سو منزل دور رہے ابھی بہت دن نہیں گذرے کل ہی کی بات ہے کہ باربرہ اپنا سایہ زمین پر لٹاتی ہوئی ٹہل رہی تھی خواہ مخواہ میرے پھولوں کو چھین کر پھینک دیا

میری بول اوٹھی کہ ہاں اوسکا سایہ ہمیشہ چلتے وقت زمین پر گرا رہتا ہے

وہ سوسن کی مانند اپنے نسائے کو اچھی طرح اوٹھا کر نہیں چلتی اگرچہ اسے اچھے
کپڑے پہنتی ہے پر تو بھی سوسن کی آدھی صفائی کو نہیں پہنچ سکتی میری ما
چاہتی ہے کہ جب میں بڑی ہوں سوسن کے طریقۂ نیک کو اختیار کروں اور میں
بھی یہی آرزو رکھتی ہوں اگر امیر بھی ہو جاؤں باربرہ کی طرح خود
بینی پسند نہ کرونگی فلپ نے کہا امیر ہوں یا غریب لڑکوں کو خودبینی کرنی
بہت ہی نازیبا ہے نہ کہ ایسی شوخ چشمی کرنی جیسی تھوڑے دن ہوئے
باربرہ نے کی یعنی اپنے گھر کے دروازہ پر سر برہنہ کھڑی ہوئی ایک
اجنب امیر کی جانب جو گھوڑے کو پانی پلانے کے لئے اوس جگہ ٹھہر گیا تھا
شوخی سے تاک رہی تھی اور سوسن اپنے باغ میں ایک درخت کی ڈالی
جھوکا کر پھولوں کی کلیوں کو دیکھ رہی تھی امیر مذکور نے سوسن سے پوچھا
کہ شہر سوزبری یہاں سے کتنی دور ہے اوسنے ایسے لحاظ سے جواب دیا
اور اپنی ٹوپی سنبھال کر گھر کی راہ لی کہ جب وہ چلی گئی اوس افسرانے مجھ سے
پوچھا کہ ای صاحب وہ حیادار لڑکی کون تھی اور جیسی باربرہ کو اوسنے سمجھا
اوسکے لبترے سے میں نے دریافت کر لیا پھر فلپ اپنے اس کلام کو قطع کر کے کہنے لگا
افسوس اب تک سوسن نہ آئی کاش جلد آجائے پر وہ جب آ کر روٹی نے

تصور کیا تھا فی الحقیقت اپنے گھر کے کام مین پھنسی ہوئی تھی اور اپنے باپ کا
انتظار کر رہی تھی اور اوسکے لیئے کھانا طیار اور مکان کو صاف اور لکڑیون کو
جمع کر کے آگ جلا رہی تھی لیکن جب وہ آیا تو نہ اوسنے الاؤ کی طرف دیکھا اور
نہ سوسن کی سمت کچھ خیال کیا بلکہ اپنی بی بی کے خیر و عافیت پوچھنے کا بھی
جواب نہ دیا آگ کی طرف پشت کر کے متفکر سا کھڑا ہو رہا سوسن نے کھانا
میز پر رکھ کر کرسی لگا دی تب وہ اتنا بولا کہ مین آج کچھ نکھاؤنگا اور اس قدر
آگ کیون جلا رکھی ہے کیا میرا کباب لگا ئیگی اور کرسی ہٹا کر میز سے علیحدہ ہو گیا
سوسن نے عرض کی آپ نے کل فرمایا تھا کہ شام کے وقت الاؤ کی ضرورت
ہوا کرتی ہے اور آج تو اولے بھی پڑے ہیں اور آپ کی کرتی تر ہو گئی ہے اوسکا
خشک کرنا ضرور ہے اوسنے کرتی اوتار کر کہا لو اب تو میرے پاس کرتی ہی نرہیگی
پھر کس کو سکھلا ئیگی اور ٹوپی بھی سر سے اوتار کر پھینک دی سوسن نے
ٹوپی کھونٹی سے لٹکا دی اور کرتی کرسی پر سوکھنے کے لیئے پھیلا دی
اور متفکر کھڑی ہو کر اپنی ما کی طرف دیکھنے لگی وہ اوس روز بہت سی روٹیان
پکانے کے سبب تھک گئی تھی اپنے شوہر کے غصہ اور تردد کو دیکھ کر نہایت
ہو پریشان و لرزان بیٹھ گئی پر ایسی ہی چپ چاپ کھا کر سی پر بیٹھ گیا اور

ہاتھ پر ہاتھ رکھکر آگ کی طرف چپ چاپ دیکھنے لگا سوسن نے اپنی شیرین کلامی اور محبت آمیز باتوں سے اپنے باپ کی مہر خاموشی کو توڑکر کسیقدر اوسکے رنج کو دفع کیا

(زہے نصیب اوس باپ کے جسکی لڑکی سوسن سی ہو)

ہرچند پیرائیس نے اوس کھانے میں سے کچھ نہ کھایا مگر ایک انڈا مرغی کا طلب کیا سوسن اسکے سنتے ہی شکر ادا کرکے اپنے باپ کے رضامند کرنے کی تمنا میں مرغی خانہ کی طرف دوڑی افسوس کہ اوسوقت اوسکی مرغی وہاں نہ تھی بلکہ مختار کے باغ میں اوڑ گئی تھی اسلیئے سوسن نے مرغی خانہ کا دروازہ کھولکر باربرہ کو وہاں پر ٹہل رہی تھی اپنی مرغی مانگی چونکہ باربرہ لڑکوں کی گفتگو سے جو سوسن کی تعریف میں اون لوگوں نے کی تھی مکدر خاطر تھی سوسن کی آواز سنتے ہی بڑے غرور سے اوسکی درخواست نامنظور کی اور کہا اپنا دروازہ بند کر میرے باغ سے تجھے کچھ علاقہ نہیں ہی تیری مرغی میں رکھ چھوڑونگی ہمیشہ یہاں اوڑ آتی ہی اور تکلیف دیتی ہی میرا باپ اس مرغی کو ایذارسان کہتا ہی اور مجھکو اجازت دی ہی کہ جب کبھی آئے پکڑ رکھوں اب تو یہ آج میرے قبضہ میں آگئی ہی یہہ کہکر بیشتی نام اپنی خادمہ کو بلا کر حکم دیا کہ اس مرغی کو

پکڑ جانے نہ پائے جسوقت وے دونوں اوس مرغی خوف زدہ کو پکڑنے لگیں
سوسن چلاتی تھی آخر کو اوس لونڈی نے مرغی کو پکڑ ہی لیا تب باربرہ نے
طنز سے کہا کہ ای شاہزادی سوسن اب تم تاوان دو یا اپنی خوبصورت
مرغی سے ہاتھہ دہوؤ

سوسن — کیا خسارہ دینا پڑیگا خیر اوسکی مقدار سے مجھکو آگاہ کردو

باربرہ — آٹھہ آنے

سوسن — افسوس ہی اگر چار آنے بھی ہوتے تو مضایقہ نہ تھا
کیونکہ فقط چار ہی آنے اپنے پاس موجود رکھتی ہوں اور وہی
حاضر ہیں چاہئے لیجئے

باربرہ — یہاں سے تو جانا ہرگز نہوگا

سوسن عاجزی سے ملتجی ہوئی کہ خیر اگر مجھکو مرغی لینے نہیں دیتیں تو ذرا
اوس جگہہ مجھے آنے کے لیئے اجازت دو تاکہ میں دیکھہ لوں کوئی انڈا بھی
وہاں اوسنے دیا ہی یا نہیں میں فقط ایک انڈا اپنے باپ کے کھانے کے
لیئے چاہتی ہوں اور سب اپنے پاس تم رہنے دو باربرہ نے
کہا مجھکو تیرے اور اوسکے کھانے سے کیا غرض اور مطلب ہی

کیا اسقدر وہ نازک مزاج ہے کہ سواے مرغی کے انڈے کے اور کچھہ نہیں
کھا سکتا اگر تم اپنی مرغی اور انڈے چاہتی ہو تو پھر پہلے زر خسارہ ادا کر دو
بعد اسکے مرغی حاضر ہے تو سوسن نے آہ سرد سینہ پر درد سے بھر کر کہا
میرے پاس فقط چار آنے ہیں اور تم کہتی ہو کہ تاوان کے لیئے وہ
کافی نہیں ہے یہہ کہکر اپنی مرغی کو جو بار برہ کی خادمہ کے ہاتھہ میں پھڑکتی
اور عبث شور کر رہی تھی یاس کی آنکہہ سے دیکھنے لگی اور نا امید ہو کر پھر آئی
جب اپنے مکان کے دروازہ پر پہنچی اتفاقاً روز سے جو اوسکی بڑی دوست
اور بہار کے میلہ میں جانے کے لیئے اوسکو بلانے آئی تھی ملاقات
ہوئی وہ سوسن کو دیکھتے ہی اوسکے ملنے کے لیئے یہہ کہتی ہوئی دوڑی کہ
سبزہ زار میں سب لڑکے جمع ہیں اور میں تم کو لینے آئی ہوں پیاری سوسن
بے تمھارے ہم لوگ کچھہ نہیں کر سکتے بہار کے میلہ کی تم شاہزادی تجویز
ہو چکی ہو آؤ بہت جلد چلو کیا سبب ہے کہ تمھارے چہرے پر آثار ملال
ظاہر ہیں اور غمگین معلوم ہوتی ہو سوسن نے آہ دردناک سے جواب دیا
کہ میں نہیں آسکتی میرا انتظار نکرنا مگر جو پھول کے دینے کا میری سے میں نے
وعدہ کیا تھا اوسکو اس باغ سے لیتی جاؤ اور اوسے دیکر یہہ

یہہ وو کہ گل بنفشہ بھي اوسکو کدجا گھر کي راہ پر ملیگا اب میرا اسلام لیجئے
اور میرے خیال سے درگذر کیجئے میں وہاں پر نہیں جا سکتي بلکہ یہاں پر
بھي ٹھہرنا محال ہي کیونکہ میرا باپ میرے منتظر ہي یہہ کہکر مکان کے اندر
جانے لگي روز بھي پیچھے اوسکے چلي اور کہنے لگي کہ مجھہ سے منہہ نہ موڑیئے مہرباني
کے رشتہ کو نہ توڑیئے میں ایک لمحہ بھي تمھارا ہرج نکردنگي صرف مجھہ سے
یہہ تو فرمایئے کہ کیا ماجرا ہی سوسن نے کہا کہ کوئي بڑي بات نہیں ہي
فقط میں ایک انڈا اپنے باپ کے کھانے کے لیئے چاہتي تھي اوسکي
تلاش میں میں اسقدر ہرگز دقت نہ اوٹھاتي اگر اسوقت اوسکي نہایت
ضرورت نہ ہوتي پر اسمیں میرا ہي قصور ہي کیونکہ اگر اپني مرغي کو بر قینچ کرکھتي
تو وہ مختار کے باغ میں اوڑکر نہ جاتي خیراب جانے دو اسکا خیال مت کرو
یہہ کہا اور بے اختیار اوسکي آنکھہ سے آنسو ٹپک پڑا جب روز نے اوس گرہ
منش مختار کي لڑکي کے پنجۂ غضب میں اپنے دوست کي مرغي کے گرفتار
ہونے کا حال سنا زیادتي ناحق پر غصہ ہوئي اور فوراً اپنے ساتھیوں کو
اِس حال سے آگاہ کرنے کے لیئے دوڑي سوسن کا باپ کہ فکر کي نیند
میں سوتا تھا جب یہہ ماجرا سنا یکایک چونک اوٹھا اور کرسي اپني بي بي کے

قریب لیجا کر متعجب ہو کر کہنے لگا کہ کیا بار بھی اپنے باپ ہی سے ہی خبراب وزرہ
اوس مصیبت کا حال سنو جو مجھپر اسوقت پڑی ہی اور جب آہستگی سے
وہ کلام کرنے لگا سوسن اس خیال سے کہ شاید یہہ بات میرے سننے کے
قابل نہ ہو کرسی کے پیچھے سے ہٹ گئی مگر میرا ایسن نے اوسکو بلایا اور
کرسی پر اپنے ساتھ بٹھا کر اپنی بی بی سے کہنے لگا کہ جب میں شام کو یہاں پر
آیا اس سبب سے میرا مزاج برہم تھا کہ عرصہ دو ہفتہ کے قریب گذرا تم جانتی ہوگی
جو لوگ چالیس برس سے کم کے ہیں اونکے نام فوج میں بھرتی ہونے کے لیئے قرعہ
ڈالا گیا تھا اوس روز تک عمر ہماری دس روز کم چالیس برس کی تھی اگرچہ
مختار نے تذکرہ کے وقت کہا کہ تم بڑے بیوقوف ہو اور چالیس برس کا
سن کیوں نہ ظاہر کیا تاکہ فوج میں تمکو داخل ہونا نہ پڑتا لیکن سچ سچ ہی
اور ہر وقت آدمی کو سچ ہی بولنا لازم ہی آیندہ جو ہو سو ہو بلکہ اسی سبب سے
میرا نام فوج میں داخل ہو گیا جب تمھاری جدائی کے صدمہ کا خیال آیا تو
ساتھ ہی اوسکے اس تصور سے کہ سو پچاس روپئے دینے سے قایم مقام
اور اپنا عوض دوسرے شخص کو مقرر کر سکتا ہوں اپنے دل کو تسکین
دیکر خوش ہوا مگر صرف یہی تردد باقی رہا کہ ہمارے پاس اسقدر روپیہ نہیں ہی

کیونکہ تم جانتی ہو اس سال اکثر بھیڑوں کے مرنے کے باعث سے
نقصان عظیم اوٹھایا ہی اور افسوس ہی کہ یہہ محتاجی میری براوت کے
لیئے کوئی وجہہ کافی نہیں ہی آخر کو لاچار ہو کر کیس مختار سے اوسکے
کہنے کے مطابق اپنی اراضی کاشتکاری کو رہن رکھہ کے روپیئے
قرض لیئے مختار مذکور کہ از بس مفسد اور چالاک ہی کہنے لگا کہ تمھاری
کاشتکاری کا پٹہ بسبب نقص کے کوڑی کام کا نہیں ہی اور جب ہم چاہیں
فی الفور تمکو بیدخل کر دیں پس اب یقین ہی کہ وہ بہت جلد میری بیدخلی
چاہیگا کیونکہ آج میں اوس سے سخت کلامی کے ساتھہ پیش آیا ہوں
اور اوسنے مجھہ سے بدلا لینے کے لیئے قسم بھی کھائی ہی بلکہ ابھی سے
میرے ساتھہ بدی کرنی شروع کی ہی فقط ابھی تک اپنے قصۂ پُر
غُصہ کی تفصیل میں سنے نہیں کی ہی یہہ کہا اور دم بخود ہو گیا سوسن
اور اوسکی ماں یہہ حال دیکھکر اوسکا منہہ تکنے لگیں ہراس جی میں آگیا اسکے کاغم
اونپر چھا گیا پیرائیس نے یاس کی زبان سے یہہ کہا کہ جو کچھہ میری پیشانی
میں تحریر ہی وہ ضرور پیش آنی ہی تین روز میں تم سے میں جدا
ہو نگا تب اوسکی بی بی نے بہ آواز دردناک ناامیدی کی زبان سے

کہا کیا تم ضرور ہی جاؤ گے اور گھبرا کر پکار اوٹھی کہ دم رکتا ہی ای سوسن
کھڑکی کھول دو کہ ہوا آئے سوسن دروازہ کھولنے کے لیئے دوڑی
اور اوسکو وا کر کے اپنی ما کا سر تھامنے کے واسطے کہ اوس پر رنج کے صدمے
سے غشی طاری ہوگئی تھی پھر آئی جب سوسن کی ما ہوش میں آئی
اوٹھ بیٹھی اور اپنے خاوند سے بلا کم و کاست بقیہ حالات کے اظہار
کرنے کی ملتجی ہوئی پیرائیس اگرچہ اپنی بی بی سے فرط محبت کے باعث
کوئی امر پوشیدہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا اور گو دل کا قوی اور
صادق القول تھا با وصف اسکے اپنی مصیبت کے بیان کرنے میں زبان
اوسکی قصور کرتی تھی اور جبر آبدقت تمام اپنے مصائب کی حقیقت
واقعی کو بیان کیا اور حال یہہ ہی کہ پیرائیس ہنستا بولتا اپنے گھر کی سمت
چلا آتا تھا اثناء راہ میں کیس مختار سے کہ وہ اس سرزمین کے زمیندار
اور اپنے موکل کے مکان سے کھانا کھا کر آتا تھا ملاقات ہوگئی زمیندار
سابق اوس سرزمین کا مرگ مفاجات میں انتقال کر گیا تھا چھوٹا بھائی
اوسکا سر آرکتھر سومرس کہ بہت دانا اور فیاض اور غریب پرور
اور منصف مزاج تھا مالک جائداد اور جانشین ہو کر معہ اپنی

دونو بہنوں سکے کہ وہ اپنے بھائی کی مانند تھیں اوسوقت اِس علاقہ
میں آکر مقیم ہوا تھا کیس حاضر باشی اور خوشامد کی نظر سے اکثر
اوسکے پاس جاتا تھا اور حصول مختاری پر اِس زمیندار جدید سے
بھی اوسکو اطمینان کلی حاصل تھا اور یہہ بھی سمجھتا تھا کہ بطور
سابق رعیتوں پر حکومت کرسکو لگا خصوصاً اون لوگوں پر
جو قرضدار ہیں یا جنکے پٹہ میں کسی طرح کا نقص ہی مختار پیرائیس کو
غرور اور مشیخت سے راہ میں چھیڑ کر کہنے لگا کہ اے پیرائیس مجھے
ایک بات تجھسے کہنی ہی میرے ساتھہ چلا آ اور جو کچھہ میں کہوں اوسکو
گوش ہوش سے سن مجھکو امید ہی کہ تو اوس چھوٹے قطعہ زمین
جو میرے باغ کے ملحق ہی میری سے بے واسطگی ظاہر کرتا تھا اِس
کلام سے یقین ہی کہ اب باز آیا ہوگا

پیرائیس آپ کیا فرماتے ہیں

کیس جب مینے اوس زمین کو اپنے باغ میں درلانے کا
ارادہ کیا تھا اوسوقت کیا تونے یہہ بات نہیں کہی تھی کہ یہہ
زمین تمھاری نہیں ہی

پرائیس — بیشک کہا تھا اور اب بھی کہتا ہوں

جب یہ کلام پرائیس کا کہ برخلاف اوسکی طبیعت کے تھا مختار نے سنا
تو متعجب اور بہت غصہ ہو کر عوض لینے کے لیئے قسم کھانی چاہی
مگر چونکہ اوسکو غصہ کی حالت میں بھی خیال قوانین اور ضابطہ عدالت
کا بہت رہا کرتا اس لیئے کوئی ایسا کلمہ بجائے کہنے سے جسکے اظہار
سے عدالت میں مضرت اوسکی ہو وسے باز رہکر غصہ کو ضبط کر کے
ہنسی کی صورت بنائی اور ملائمت کے ساتھ پرائیس سے
کہنے لگا کہ اے میرے دوست چند روز ہوئے میں نے تمکو روپیہ
قرض دیا تھا بالفعل بسبب ضرورت کے میں چاہتا ہوں کہ اوسکو
از راہ مہربانی کے کل صبح ضرور مرحمت فرمایئے اور سلام کر کے
کہا مجھکو یقین واثق ہے کہ آپ نے پہلے ہی سے روپیہ جمع کر رکھا ہوگا
پرائیس نے جواب دیا کہ میرے پاس تو یک حبہ بھی جمع نہیں ہے مگر چونکہ
جان سمسن ابھی تک میرے عوض فوج میں نہیں گیا ہے اوس سے روپیہ
واپس لیکر تمھارے پاس لاؤنگا اور وہاں پر میں خود جاؤنگا اگر یہی
تقدیر میں لکھا ہے تو پھر اسمیں چارہ کیا ہے مختار نے جبکہ پرائیس کو اسقدر

مستعدیا یا تصنع کی راہ سے اپنی دوستی ظاہر کرنے لگا اور کہنے لگا کہ ہرگز میں نہیں چاہتا کہ تمکو اس نوبت کو پہنچاؤں کیوں عبث اپنا سر دیوار سے ٹکراؤگے کیا اوس زمین کو تم خود اپنے باغ میں داخل کرنا چاہتے ہو

پرایس وہ زمین میری نہیں ہے اور میں ہرگز جو چیز میری نہیں ہے نہیں لیتا

کیس یہہ بات سچ اور بہت حق ہے مگر کیا اوس زمین سے تمکو اور بھی کچھہ فائدہ ہے

پرایس کچھہ نہیں

کیس پھر کیوں اوسکے لیئے بیفائدہ اسقدر حجت اور تکرار کرتے ہو میں فقط تمسے اتنا ہی کہلایا چاہتا ہوں کہ ـــ

پرایس واہ کیا آفتاب پر خاک ڈالا اور سیاہ کو سفید کہلایا چاہتے ہو میں تو ہرگز کوئی امر خلاف واقع نہ کہونگا گو وہ زمین میری ملکیت نہیں ہے لیکن اوسمیں تمھاری بھی کچھہ حقیت نہیں ہے ہماری یاد میں جب سے یہہ کوچہ جدید بنا ہے تب سے وہ زمین شارع عام کر جا گھر کے متعلق ہے اور کوئی شخص میری رضامندی کے ساتھ

اوس زمین کو اپنے قبضہ میں نہیں لاسکتا سچ سچ ہی اور ہر شخص کو
ہمیشہ سچ ہی بولنا چاہیئے اور حق حق ہی اور سب کو حق ہی کرنا لازم
ہی کیس پرائیس کی اس گفتگو اور دلیری سے کبیدہ خاطر اور
ناخوش ہوکر دھمکا اوٹھا کہ آئین آئین ہی ہی اور اوسکے جاری ہونے
سے تیرا ہی نقصان ہوگا بعد اس گفتگو کے دونوں جدا ہوگئے اگرچہ
پرائیس نے راستی اور امر حق کے سبب سے دلیری کے ساتھ
کلام کیا باوصف اسکے اپنے نفع اور نقصان سے بے خبر نہ تھا
جب اپنے مکان کے قریب آیا بہت سے تکلیف کے خیالات
دل میں گذرنے لگے تاہم جب دروازے پر پہنچا کمال استقلال سے دل کو
مضبوط کرکے پھر اپنے عوض اور قائم مقام کی تلاش کے لیئے تمام گانو
میں پھرا اور اوس سے ملاقات کرکے حال مفصل بیان کیا اوسکی
خوش نصیبی سے وہ شخص روپیے کو خود خرچ میں نہ لایا تھا فوراً والپس
دینے پر مستعد ہوکر کہنے لگا کہ بہت سے لوگ جنکے نام فوج میں داخل
ہونیکے لیئے قرعہ نکلا ہی مجھکو عوض دینے کے واسطے بخوشی اسقدر
روپیہ دینگے بلکہ کیا عجب ہی زیادہ بھی دیویں

جب پیرانٹیس نے روپیہ پایا فی الفور مختار کے مکان پر گیا اور سب و سو اس
اوسکے کمرے میں جاکر روپیوں کو میز پر رکھہ کر کہا کہ یہہ تمھارے روپئے
حاضر ہیں شمار کر لیجیئے اور ہم سے تم سے اب کچھہ واسطہ اور سروکار نہیں
ہی مختار روپئے کو پرکھنے لگا اور کہا ای دوست ابھی واسطہ باقی ہی
آئین کامرہ کچھہ چکا تو کیا تم بھول گئے کہ تمھارے پٹے ہیں جو میرے قبضہ
میں ہی ایک نقص ہی پیرانٹیس تو اپنا پٹہ ہی طلب کرنا بھول گیا تھا مگر
اوسکی اس دھمکی سننے سے یاد آیا اور کہا واہ واہ میں تو یہہ بھول ہی گیا
تھا اب آپ مہربانی کیجیئے پٹہ میرا واپس دیجیئے روپیہ آپکا ادا کر چکا ہوں
اب آپ کو میرے پٹہ رکھنے کا خواہ وہ برا ہو یا اچھا کوئی استحقاق
نہیں ہی مختار نے یہہ سنتے ہی صندوق کو جسمیں پٹہ رکھا ہوا تھا بند
کر کے کنجی اوسکی جیب میں رکھہ لی اور منہہ پھیر کر بولا بھائی جان
بس اب مجھے معاف کیجیئے اور سلام میرا لیجیئے اب تو پٹہ میرے قبضہ
میں ہی اور قبضہ ہی تو پندرہ حصہ آئین کا ہی ایمانداری مقتضی اس امر
کی ہی کہ ہرگز ایسا پٹہ جسمیں نقص عظیم ہو کسی رعایا کو واپس نہ دیا
جائے بلکہ ہمارا کام ہی کہ ایسے پٹے کو اپنے مالک زمیندار کو جسکی مختاری

کے ملنے کی مجھے اُمید توی ہی دکھلائیں تمکو ایک دن اپنی اِس بات پر پچھتانا پڑیگا بس رخصت ہو جاؤ عبث سر میرا نہ پھراؤ یہ اٰتیس افسردہ خاطر ہو گھر گیا

نصیحت

بہتیرے آدمی ایسے نظر آتے ہیں کہ اگر تھوڑی بھی تکلیف پاتے ہیں بالکل ہاتھہ پیر اونکے پھول جاتے ہیں صبر کی باگ ہاتھہ سے چھوڑ دیتے ہیں اور اپنی اُمید کے رشتہ کو توڑ دیتے ہیں مگر ہراٰتیس کیا قوی دل تھا اور کیسا خدا پر متوکل تھا ایسی آفت ناگہانی پر بھی مطلقاً نہ گھبرایا اور کچھہ بھی ہراس اوسکے جی میں نہ سمایا

جب موسٰن نے اپنے باپ کی سرگذشت سب سنی اپنا رنج جو مرغی کے اوڑجانے سے ہوا تھا بالکل بھول گئی اور دل سے اپنی ما کی طرف متوجہہ ہوئی اگرچہ اوسکی مانے ان مصائب کو سن کر ضبط کرنے کی بہت کوشش کی مگر ایسے صدمۂ ناگہانی سے اپنے تئیں سمبھال نہ سکی چند گھنٹے تک اوسکو بخار شدت رہا قریب صبح کے

بخار تخفیف ہوا اور نیند آنے لگی چنانچہ سوسن کا ہاتھ اپنے ہاتھ پر رکھکر
سو گئی سوسن اوسی جگہہ سکوت کے عالم میں بے حس و حرکت بیٹھی
رہی تاکہ اوسکی ماکسی طرح کی تکلیف نپائے اور اوسکے سونے میں
خلل نہ آئے اس اثنا میں چراغ جو قریب وہاں پر جلتا تھا گل ہونے لگا
سوسن نے اپنے دل میں اندیشہ کیا کہ یہہ چراغ اسوقت گل ہوتا ہے
مبادا اسکی بدبو سے کہ گل ہونے کے باعث ہوگی میری ما نیند سے
چونک اوٹھے آہستہ اپنا ہاتھ اوسکے ہاتھ پر سے اوٹھاکر دبے پانو
جاکر چراغ کو وہاں سے ہٹادیا وہ عجب وقت سنسان اور خاموشی کا تھا
اس اثنا میں سفیدہ صبح کا نمودار ہونے لگا اور آفتاب عالمتاب کے
طلوع کا وقت آپہنچا سوسن دریچہ پر بیٹھکر صبح کی کیفیت کی سیر کرتی
اور طائروں کے چہچہے پر کان دھرتی تھی لیکایک سوسن کی ما
نیند سے چونک کر کچھہ بڑبڑانے لگی سوسن نے کھڑکی میں ایک کپڑے کا
پردہ دھوپ سے بچاؤ کے لیئے لٹکا دیا اوسوقت دو ۔۔۔ باجے کی
آواز سنی جب کہ وہ باجا قریب آیا دیکھا کہ قلب بجا رہا ہے سوسن نے
سب اپنے ساتھیوں کو بہار کا جشن کرتے دیکھکر پہچانا اور جب دیکھا

کہ وے لوگ درختوں کی شاخیں اور پھولوں کے ہار اور گلدستے ہاتھوں
میں لیئے ہوئے میرے ہی مکان کی جانب چلے آتے ہیں فوراً بہ آہستگی
تمام دوڑ کر دروازہ کھولا اور اون لوگوں سے ملنے کے لیئے گئی
سب کے سب خوشی کے مارے اوسے دیکھکر پکار اوٹھے واہ واہ
لو سوسن وہ آئی یہی شاہزادی بہار کے میلہ کی ہی اور روزنے
اوس مجمع میں سے سوسن کے پاس آکر کہا یہہ تاج شاہی لو سوسن نے
انگلی اپنے لب پر رکھکر اپنی ماں کے کمرے کی جانب اشارہ کیا
اوسکے اشارہ کرتے ہی قلب نے فی الفور باجا بجانا موقوف کر دیا
سوسن نے شکر کرکے کہا کہ میری ماں بیمار ہی اور تم لوگ جانتے ہو کہ اوسکو
میں تنہا چھوڑ کر کسی طرح نہیں آسکتی یہہ کہکر اوس تاج کو آہستہ جدا
رکھہ دیا تب اوسکے ساتھیوں نے کہا کہ تمہیں تجویز کرو وہ کسکو
ہم لوگ تاج پہنا دیں سوسن نے کہا ای پیاری رعنا اس تاج کو
تم پہنو یہہ کہکر اوسکے سر پر ٹوپی رکھہ دی اور مسکراکر کہنے لگی کہ آج
بہار کی صبح بہت اچھی ہی اور دوستو قریب ہی کہ یہہ زمین کیش نام
کے قبضہ میں آجائے افسوس ہی کہ یہہ سب بہار کا میلہ موقوف

ہوجائیگا ای فلپ پھر تھوڑے روز کے واسطے باجابجانا اور خوشی کرنا
کیا ضرور ہے فلپ نے کہا میں ہمیشہ کے لیے موقوف کرونگا اور میرا
ارادہ ہی اب باجابجانے اور خوشی کرنے کا نہیں ہے اور سبھوں نے
سوسن کو سلام کرکے کہا بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم ہم لوگوں کے
ساتھ نہیں آسکتیں اور میری سوسن کے مکان کے دروازے تک
اوسکے پیچھے دوڑی گئی اور کہا میں معذرت کرتی ہوں جو آپ نے
پھول عنایت کیا تھا اوسکا شکر ادا کرنا میں بھول گئی تھی دیکھو کیسے
خوبصورت پھول پھولے ہیں اور گل بنفشہ جو میرے پاس ہیں کیسی خوشبو
دیتے ہیں جلد مجھے رخصت کرو ایسا نہو میں اپنے ہمراہیوں سے
پیچھے رہ جاؤں سوسن نے اوسے رخصت کیا اور آہستہ اپنی ماکے
بالین پر جاکر بیٹھی اور اپنی ماکے زرد چہرے کو جو سوتی تھی جب
بغور دیکھا دل میں کہنے لگی کہ جب ایک لڑکی فقط ایک پھول کے
باعث اسقدر میری احسانمند ہوئی تو میں اپنی ماکے احسان کا شکر
جسنے میری پرورش کی اور تعلیم دی کیونکر ادا کرسکونگی اور کچھہ
سوچ کیا کام شتیچہ کرنا لگی اور سوچتی تھی کہ دیکھو اسکا کام تو

بھي ميري ماں نے مجھکو سکھلايا تھا سوا اِسکے جو کچھہ ميں جانتي
ہوں سب اونھيں کي تعليم ہي

سوسن کي ما جب خواب استراحت سے جاگي ماندگي اوسکي
دور ہوي اور بہار کي صبح ديکھکر کہنے لگي کہ ميں اِسوقت خواب ميں آواز
باجے کي سن رہي تھي اور طنبور کي آواز نے مجھکو بہت خوفناک کرديا
تھا کيونکہ مجھے يہہ خيال ہوا کہ شايد پلٹن ميرے خاوند کے لينے کو آئي
ہي مگر اي سوسن وہ صرف خواب اور خيال تھا جب ميں جاگي تو مجھکو
يقين ہو گيا کہ بيشک وہ خواب تھا پھر ميں بآرام وآسايش تمام
سو گئي

(مصيبت کا خيال طبيعت کو بہت ملال ديتا ہي) جب اوس عورت
بيچاري کي طبيعت ميں سب خيالات جمع ہوئے اور اگلے دن کي
سرگذشت جو اوسکے خاوند نے بيان کي تھي خصوصاً يہہ بات جو اوسکے
خاوند نے کہي تھي کہ ميں تين روز ميں جدا ہونگا ياد آئي ہرچند اوسنے
چاہا کہ پھر سو جائے تا يہہ سب خيال اوسکے دل سے کھو جائے ليکن
ايسے اضطرار کي حالت ميں کب نيند آتي ہي چونک اوٹھي اور کہنے لگي

خاوند میرا قریب ہی کہ سفر کرے اوسکے لیئے اسباب اور سامان
سفر کا درست اور موجود کرنا ضروری ہی میں خوف کرتی ہوں کہ شاید
دیر نہو گئی ہو سوسن تو نے مجھے اتنی دیر تک کیوں سونے دیا کس لیئے
بیدار نکیا سوسن نے کہا اگے ما اب سامان درست اور طیار رہوجائیگا
جلدی نکیجیے اوس روز سوسن کی ما بسبب ضعف کے کوئی کام
جلدی کا تو کیا ذکر ہی مطلقاً نہیں کر سکتی تھی ورنہ سوسن کی تیز دستی
اور دانائی کی اوسکو اسقدر احتیاج نہو تی

سوسن کام کو بہت جلد مطابق حکم کے بجالاتی تھی اور جب
کوئی کام اوسکی راے پر چھوڑ دیا جاتا تھا اوسکو ایسی دانائی سے
انجام دیتی تھی کہ اوسکی ما کو تعلیم کرنے میں تکلیف اور تردد
مطلقاً نہوتا تھا

سوسن اپنے باپ کی پوشاک درست کر رہی تھی ناگہان
روز نے آکر آہستہ دروازہ کھٹکھٹا کر اوسکو باہر آنے کے لیئے اشارہ
کیا جب وہ باہر آئی روز نے پوچھا کہ پہلے تم اپنی ما کے مزاج کا حال
بتاؤ کہ وے کیسی ہیں

سوسن ۔ شکر ہی کہ بہ نسبت سابق کے اب اچھی ہیں

روزنہ ۔ مبارک ہو ایک اور بھی خوشخبری پہنچانے آئی ہوں لو
یہہ چھوٹی سی تھیلی میں چھہ روپیے ہیں انکو ہم لوگوں نے آج میلہ کے روز
ہر ایک کے دروازے پر پھر کر جمع کیا ہی انصاف کی نگاہ اس دیہات کے
باشندے کیسے فیاض ہیں جسکے دروازے پر ہم لوگ گئے نا امید
نہ پھرے اب ہم سبھوں نے آپسمیں یہہ صلاح کی ہی کہ اس روپیہ سے تمھاری
مرغی اوس ظالمہ کے پنجے سے چھوڑالیں دیکھیں تو اب باربرہ کسطرح
تمھاری مرغی ہضم کرتی ہی شاید اسوقت تم مکان سے باہر نجا سکتی ہوگی
میں خود باربرہ کے پاس جاتی ہوں اور تمھاری مرغی فی الفور واپس
لاتی ہوں یہہ کہکر خوشی خوشی باربرہ کے مکان پر گئی پہلے بیٹی باربرہ
کی خادمہ سے ملاقات ہوئی اوس سے باربرہ کی ملاقات کے لیئے
اصرار کیا خادمہ اوسکو باربرہ پاس لے گئی باربرہ اوسوقت کوئی ابیات
سافقہ دیکھہ رہی تھی روزنہ کے جاتے ہی اوسنے اوس کتاب کو
اپنے باپ کے معاملات کے کاغذات کے بستہ پر رکھکر اپنی لونڈی
سے کہنے لگی کہ اسوقت تیرے آنے سے میں تو گھبرا گئی کیونکہ تو تھوڑا

آئی ہی لیکن جب روز کو بھی اوسکے پیچھے دیکھا از راہ بناوٹ کے
نفرت سے بول اوٹھی تو نے کیوں نہیں کہا کہ باربرہ اِسوقت مکان میں
نہیں ہی اور روز کی جانب مخاطب ہو کر کہنے لگی کہ تم کیوں آئی ہو
کیا بھیکھ مانگنی ہی یا قرض لینا ہی

نصیحت

قاصد کو چاہیئے کہ دلیری اور بردباری سے جسطرح روز نے
باربرہ کے کلام کا جواب دیا ہی ایسے مواقع میں مجیب ہوا کریں روز نے
جواب دیا کہ جسنے مجھے بھیجا ہی وہ محتاج بھیکھ مانگنے یا قرض لینے کی
نہیں ہی جس چیز کی وہ طالب ہی اوسکی پوری قیمت ادا کرنے کو
حاضر ہی یہہ کہکر تھیلی میں سے ایک اشرفی نکالی اور کہنے لگی کہ بموجب
آپ کی طلب کے یہہ حاضر ہی تو دیکھہ لو کچھہ کھوٹی نہیں ہی دل چاہے
دوسری بدل لیجیئے اور مہربانی کر کے سوسن کی مرغی اب عنایت
کیجیئے اوسی کی طرف سے میں لینے آئی ہوں
جب روز نے پیغام کا تذکرہ کر کے تھیلی روپئے کی دکھلائی

مختار کي لڑکي کہ وہ بھي بموجب   عاقبت گرگ زادہ گرگ شود

کہ اپنے باپ ہي سي تھي بنظر غور اوسکو ديکھکر دل ميں تصور کيا

کہ اس تھيلي ميں پانچ روپيہ سے تو کم نہونگے اگر اسوقت ميں اپني چالاکي

کام ميں لاؤنگي کل اگر نہيں تو نصف ضرور ہي پاؤنگي يہہ سوچ کر کہنے لگي

کہ ميں کچھہ نہيں جانتي کسکي طرف سے مانگنے آئي ہو ميں تو ہرگز نہ دونگي

آپ عنايت کرکے اٹھني اپني اوٹھاکر اپنا رستہ ليجيے جاتا دھندا کيجيے

کل کے روز وقت معين پر اگر يہہ تاوان سوسن ادا کرتي تو مجھکو

کچھہ عذر نہ تھا بلکہ ميں نے تو کل ہي اوس سے کہہ ديا تھا کہ اگر اسوقت

تاوان نہ دوگي تو پھر مرغي تمکو نہ مليگي اب تم اوس سے جاکر کہيے تاکہ وہ

کہ مرغي سے ہاتھہ دھو رکھو

روز کہ مزاج اوسکا بہت غصہ ور تھا باربرہ کے دام فريب ميں

آکر بے تامل کہنے لگي کہ جو کچھہ خرچ ہوگا کرونگي پر سوسن کي مرغي

ضرور لونگي اگر ايک اٹھني نہ لوگي تو دو لو اور اس پر بھي اگر

راضي نہيں تو تين اٹھني حاضر ہيں يہہ کہکر غصہ سے تين اٹھني ايک ايک

کرکے ميز پر رکھہ دي تب باربرہ بہ آہستگي کہنے لگي کہ اے قدرين

بھی ہوگا روز نے کہا کہ اگر تمنے اپنے ایمان کو چھوڑ دیا تو خیر چار اٹھنی لو
اسپر بھی اوسنے نہیں کی پھر روز پانچ اٹھنی دینے پر مستعد ہوئی
باربرہ نے جب دیکھا کہ اب تو شکار میرے دام فریب میں بخوبی
پھنس چکا ہی نارضامندی کی صورت بناکر یک لخت چپ ہو رہی
یہاں تک کہ روز عجلت کے ساتھ اسی طرح ایک ایک اٹھنی
بڑہاتی گئی اور تھیلی اوسکی بالکل خالی ہوگئی باربرہ نے جب سب روپیہ
میز پر پھیلا ہوا دیکھا طمع دامن گیر ہوئی اور اوسقدر زرتاوان لیکر
مرغی کے واپس دینے پر راضی ہوئی روز نے روپئے کو باربرہ کے
سامھنے ہٹا دیا بعد اسکے فوراً یہہ سوچی کہ میں صرف درمیانی ہوں
شاید اسقدر تاوان دینا میرے ساتھیونکو منظور نہو یہہ تصور کرکے
سب اٹھنیونکو پھر اوٹھا لیا اور دانائی سے کہا کہ میں اسوقت جاتی
ہوں پہلے اپنے دوستوں سے صلاح کرلوں بعد اسکے سمجھا
جائیگا

روز نے جب یہہ ماجرا اپنے دوستوں سے آکر کہا سب کے سب
باربرہ کی شرارت پر متعجب ہوکر بالاتفاق یہہ کہنے لگے کہ ہم لوگ حاضر

ہیں اگر بابر ہرہ چاہے سب روپیہ لے لے لیکن سوسن کی مرضی دے
دے اور سب کے سب جمع ہوکر سوسن کے پاس گئے اور ساری
سرگذشت کہہ سنائی اور کہا کہ یہ روپئے حاضر ہیں تو جو چاہو سو کرو
سوسن کچھ جواب شکریہ دینے پائی تھی کہ وے سب فی الفور روپیہ
دیکر اور فقط روزکو اِس کام کے انجام کے لیئے چھوڑ کر چلے گئے

طریقہ احسان لینے کا ایسا بھی ہے جس سے احسانمند کے دل کی فیاضی
ظاہر ہوتی ہے احسان کرنا بتہیرے جانتے ہیں مگر احسان ماننے کے
طریقوں سے بہت کمتر واقف ہیں

سوسن اگرچہ دل سے اپنے دوستوں کے سلوک پر احسانمند
ہوئی لیکن چونکہ وہ خود بھی فیاض تھی یہہ امر کچھہ اوسکے تعجب کا باعث
نہوا اور روپئے کی تھیلی کو جسطرح کہ وہ خود دیتی لے لیا اور روپیہ
دیکھتے ہی اوسکو اپنی ماں کی تمنا یاد آئی کہ کاش اِسقدر روپیہ پاس ہوتا
جو اوسکے خاوند کے عوضی کو دینے کے لیئے کفایت کرتا یا د آئی
اور دل میں کہنے لگی کہ گو روپیہ قلیل ہے مگر تاہم کسی قدر تو اپنے
باپ کی رہائی کی سبیل ہے جب روزنے کہا کہ میں مرضی لینے کے لیئے

جاؤں سوسن کہنے لگی بیشک مجھے اپنی مرغی کے واپس ملنے کی بہت
تمنا ہی مگر اِسوقت مجھکو اوسکا خیال نہ تھا بلکہ اپنے باپ کی مصیبت کو یاد کرتی
تھی اور سب اپنے دل کے خیالات سے روز کو آگاہ کر کے کہنے لگی
کہ اگر اِس روپئے کے خرچ کرنیکا اختیار تم لوگ مجھکو دیتے ہو تو میں
چاہتی ہوں کہ اپنے باپ کو دوں روز نے بہت خوشی سے کہا
کہ یہہ راے تمھاری تمھاری ہی سی نیک ہی یہہ مال تمھارا ہی جو
چاہو کرو لیکن مجھکو افسوس ہی کہ بار بیرہ تمھاری مرغی رکھہ چھوڑیگی خیر وہ
مرغی کے رکھہ لینے میں کچھہ خوش نرہیگی اور تم یوں بھی خوش رہو گی
کیونکہ اپنی ذات سے بہت نیک ہو اور سوسن کی سوزن کاری دیکھکر
کہنے لگی اگر کچھہ کام ہووے تو کہو کل آکر تمھاری مدد کروں جب میں نے
تم سے یہہ کام سیکھا تھا پہلے میرا جی کام کرنیکے لیئے مطلقاً نہیں چاہتا تھا
لیکن اب تو میں قینچی اور سوئی کو یک لحظہ نہیں بھولتی اور ہنس کر
کہنے لگی کہ سینے کے فن میں مجھکو بھی اب اوستاد شمار کیجیئے اور
اگر آپ کو کچھہ اسمیں شبہہ ہو تو امتحان میرا لیجئے سوسن نے
کہا بیشک تمھاری اوستادی میں کچھہ بھی شبہہ نہیں ہی اور

اور میں بخوشی تم سے امداد چاہتی مگر افسوس ہی کہ جس کام کے بنانے کی
ضرورت تھی وہ طیار ہو چکا کل کے روز مجھکو البتہ ایک اور بڑا کام
کرنا ہی اُس سے ابھی میں تمکو مطلع نکر دونگی کیونکہ وہ شاید مجھسے
نہو سکے

اِسکے پہلے سوسن نان پاؤ اور شیرمال کے پکانے میں اپنی ماکی مدد
کیا کرتی تھی اور جب کہ اوسکی ما نے بسبب ضعف اور علالت کے
روٹی پکانی چھوڑ دی ایک روز تاڑی فروش آکر کہنے لگا کہ بہت
عمدہ تاڑی موجود ہی خمیر کے واسطے اگر درکار ہو تو سوسن کی ما نے
افسوس کر کے کہا مجھکو اب ضرورت تاڑی کے خمیر کی نہیں ہی
کیونکہ میں بسبب ضعف کے اب روٹی پکانے کی بھی قوت نہیں رکھتی
سوسن کہ اُس جا موجود تھی بردباری سے کہنے لگی اگر آپ اجازت
دیجئے تو میں اس کام کے کرنیکا مقصد کروں اوسکی ما نے خوشی سے
اجازت دی اور چونکہ اوسنے کبھی اس کام کو پہلے کیا نہ تھا اس باعث سے
بلا تجربہ اپنے اسقدر سیکھنے پر اعتماد نکر کے روز سے کہنے لگی کہ جب تک
میرا ارادہ پورا نہووے یعنی جس کام کے کرنے کی خواہش رکھتی ہوں

وہ انجام کو نہ پہنچے اظہار اوسکا تم سے نکرونگی

نصیحت

فی الحقیقت آدمی کو چاہیے کہ جب تک اوسکو کسی کام کا تجربہ بخوبی
نہوے اور اپنے دل سے شبہہ اوسکے انجام ہونے یا نہونے کا نہ کھوے
کبھی دعوی بیہودہ اور لاطائل سے لب اپنے نہ کھولے کیونکہ اگر اوس
وہ کام جسکا دعوی کیا تھا انجام ہوگیا تو لوگوں کو اوسکے مشتاق ہونیکا
بہانہ ہاتھہ آتا ہی ورنہ وہ شخص خفت اور خجالت کا نشانہ ہوجاتا ہی
سوسن بہت احتیاط اور ہوشیاری سے روٹی پکانے میں مشغول
ہوئی اور جب صبح کے وقت روٹی طیار ہوئی اپنی ماکو چکھنے کے لیے دی
چونکہ بہت عمدہ اور نفیس بنی تھی اوسکی مانے چکھکر بڑی اوسکی
تعریف کی زمیندار کا آدمی ایک روز پہلے تمام گانو میں روٹی کی تلاش میں
پھرا اور اوسکو نہ ملی تھی دوسرے دن سوسن نے جب یہہ روٹی
نفیس طیار کی زمیندار کے پاس کھانے کے لیے بھیجدی اور چونکہ زمیندار

اور اوسکی دونوں بہنوں کو کہ سب کے سب بہت دانا اور فیاض اور زیب پرور تھے
جب سے وہاں میں آتے تھے ایسی عمدہ روٹی کبھی نصیب نہوئی تھی یہہ نعمت غیر مترقبہ جو پائی
کھا کر بہت محفوظ ہوئے اور زمیندار کی بہنیں اپنی خادمہ سے پوچھنے لگیں
کہ اسکا پکانیوالا کون ہی اور جب سنا کہ ایک بارہ برس کی لڑکی نے
یہہ روٹیاں پکائی ہیں تو بہت متعجب ہوئیں خادمہ نے جو اوس کے ساتھ
اوسکے لڑکپن سے محبت رکھتی تھی موقع وقت پاکر اوسکی بہت سی
تعریف کی اور کہنے لگی کہ وہ ایک چھوٹی سی لڑکی بڑی محنتی ہی اگرچہ
قد وقامت میں بڑی معلوم ہوتی ہی لیکن سن میں بہت چھوٹی نہیں
فائق خوب صورت دیکھنے کے لائق ہی اور بڑی خوبی اوسمیں
یہہ ہی کہ کام کو بھی خوبصورتی کے ساتھہ انجام دیتی ہی اور طرہ یہہ ہی
کہ باوجود ان سب وصفوں کے وہ اپنی کسی بات پر نازاں نہیں ہی
تو بھی مانند آپ کے اپنی عزت اور توقیر بنائے رہتی ہی میں ہمیشہ
اوسکو صفائی کے ساتھہ جیسا کہ لڑکوں کو چاہئے دیکھتی ہوں
کبھی اپنی ما اور کبھی اچھے لوگوں کے ساتھہ رہا کرتی ہی اور اوسکی
ما کو بھی اوسکے ساتھہ کمال محبت ہی یقین جانئے کہ میری کوئی لڑکی

اگر اوسکی آدھی صفت کے ساتھہ بھی موصوف ہوتی تو میں
اوسے ویسا ہی بلکہ اوس سے زیادہ پیار کرتی اور اوس لڑکی کے
دو بھائی اوس سے چھوٹے ہیں اور وہ اپنے بھائیوں سے ایسی محبت
رکھتی ہی جیسی اوسکی ما اوسپر مہربان ہی میرا لڑکا فلپ کہتا تھا
کہ اوسنے اپنے بھائیوں کی ایسی تعلیم کی ہی کہ اوسقدر وے مدرسیں
اپنے اوستاد سے بھی نہ سیکھے ہوتے اب جو میں نے یہہ تقریر بطوالت
کی ہی اسکو معاف فرمائیے کیونکہ جب میں سوسن کی تعریف کرتی ہوں
تو میری زبان نہیں رکتی اور اوسکی توصیف سے کسی طرح سیری
نہیں حاصل ہوتی زمیندار کی بہنوں نے کہا کہ تم نے اسقدر اسوقت
اوسکی تعریف کی کہ مجھکو اوسکے دیدار کا از بس مشتاق کر دیا
اب اوسے جلد بلواؤ تاکہ سیر کو جانے سے پہلے اوس سے ملاقات
ہو جاے خادمہ نے فوراً فلپ اپنے لڑکے کو سوسن کے بلانے کے
لیئے بھیجا

سوسن اگرچہ اوسوقت کام میں مشغول تھی مگر اپنی دانائی اور
ہوشیاری سے چونکہ ہمیشہ صفائی کے ساتھہ رہا کرتی تھی اس بابت

اوسکو زمیندار کے مکان پر جانے کے لیئے کچھ تہیہ کرنا پڑا اور وہی
کپڑے جو روز پہنے رہتی تھی پہنے ہوئے روزکی ماکے ہمراہ کہ وہ بھی
زمیندار کے یہاں شبنم کا کپڑہ بیچنے کے لیئے جاتی تھی چلی اور جب زمیندار
کی بہنوں کے پاس پہنچی وے لوگ کہ بڑی مردم شناس تھیں سوسن کی
بردبار صورت دیکھکر اور اوسکے کلام سنجیدہ اور معقول سنکر بہت محظوظ اور
خوش ہوئیں اور اپنے بھائی سرآرتھر سومرس کو سوسن سے ملاقات
کرانے کے لیئے پوچھنے لگیں معلوم ہوا کہ اونکو اسوقت فرصت نہیں ہے
کسی شخص کے ساتھ بیٹھے ہوئے کاغذات دیکھہ رہے ہیں اس اثنا میں
سوسن نے اپنی ماکے پاس جانے کے واسطے اجازت چاہی وے
سب رخصت دیکر خوشی سے کہنے لگیں کہ چھہ بجے شام کو ہم لوگ تمھارے
مکان پر آئینگے

سوسن کے جانیکا حال ایسے امیر زمیندار کے مکان پر ممکن نتھا
کہ کسی شخص خصوصاً بار بہرہ اور اوسکی خادمہ سے پوشیدہ رہ سکے
وے دونوں اس حال سے واقف ہوکر پہلے سے سوسن کے آنے کی
منتظر تھیں تاکہ اوس سے وہاں کا حال دریافت کریں اور جب سوسن

اپنے باغ میں جو متصل اوسکے مکان کے تھا پہنچی بار برہ دیکھتے ہی پکار اوٹھی
کہ وہ سوسن آئی اور اپنی خادمہ سے کہنے لگی کہ میں دوڑ کر جلد جاتی ہوں
اور سب حال فی الفور اوس سے دریافت کراتی ہوں

بار برہ باوجود اسقدر تمکنت اور بد دماغی کے غرض کے وقت بلا غیرت
اور حمیت کے بہت عاجزی اور منت کے ساتھہ پیش آتی تھی سوسن
کہ اپنی ماکے لیئے یخنی میں ڈالنے کے واسطے اجواین ڈھونڈھہ رہی تھی
بار برہ یکایک اوسکے پاس پہنچکر کہنے لگی کہو سوسن آج کا دن تمھارا
کسطرح گذرا سوسن اخلاق کے ساتھہ کہنے لگی شکر ہی کہ آج تو
بافضال الہی میری ما کچھہ اچھی ہیں بار برہ اپنی خادمہ کی جانب چشمک
کر کے سوسن سے کہنے لگی کہ اب تو آپ یک بیک بہت ہی خلیق
اور مہذب ہو گئیں اس سے معلوم ہوتا ہی کہ شاید آج آپ نے
کچھہ اشرافوں کی صحبت اوٹھائی ہی کہیئے تو کہاں تشریف لے گئی
تھیں بیٹی بار برہ کی خادمہ نے سوسن سے کہا کیا تم زمیندار کی
بہن مسس سومرس کے پاس گئی تھیں یا اونکی خادمہ پاس
سوسن نہیں میں تو مسس سومرس کے یہاں گئی تھی

باربرہ   کیا مس سومرس پاس اور متعجب ہوکر اپنی خادمہ سے سرگوشی
کرکے کہنے لگی کہ اب تو سوسن نے مس سومرس سے ملاقات کی ہے
دریافت کرنا وہاں کی گفتگو کا ضرور ہوا اور سوسن جب مکان میں جانے
لگی باربرہ نے کہا ذرا ٹھہر جاؤ دو یک بات تو کر لو
سوسن   اسوقت میں توقف نہیں کر سکتی کیونکہ ما کے واسطے
مجھکو بہت جلد یخنی طیار کرنی ہے اور یہہ کہکر گھر میں گھس گئی
جب سوسن چلی گئی باربرہ اپنی خادمہ سے کہنے لگی کہ خدا کی پناہ
اسوقت تو سوسن کے دماغ میں یخنی ہی چڑہی ہوئی ہے اور اپنا حال
کچھہ بھی نہیں کہتی سچ ہے کہ میرے باپ نے بھولی سوسن اسکا نام
بہت مناسب رکھا ہے بلکہ میرے نزدیک تو وہ بڑی سادہ لوح ہے
چاہیے وہ سادہ لوح ہو یا نہو لیکن مجھکو جس بات کا دریافت
کرنا ہے اوسکو تو ضرور تحقیق کرونگی یقین ہے کہ جب یخنی کا خیال اوسکے
دماغ سے جاتا رہیگا تو سب حال مفصل بیان کریگی میں اسوقت
اوسکی ماکی عیادت کے حیلے سے مکان میں جاتی ہوں یقین ہے
کہ اس بہانہ سے وہ اخلاق کے ساتھہ پیش آویگی یہہ کہکر سوسن کے

پیچھے ہی مکان میں داخل ہوئی دیکھا کہ سوسن یخنی پکار ہی ہے بار برہ کہنے لگی کہ کیا یخنی طیار ہوگئی خوشبو تو بہت دے رہی ہے جب یہہ طیار ہو جاوے اور تم اوسے لیکر اپنی ماکے پاس چلو تو میں بھی اونکے مزاج کے دریافت کرنیکے لیئے تمھارے ساتھہ چلونگی سوسن کہ اپنی مرغی کے حال کو بالکل بھول گئی تھی ہنس کر کہنے لگی کہ پھر مہربانی کیجیئے بیٹھیئے ابھی میں نے اجواین ڈالی ہے اب یخنی بہت جلد طیار ہو جاتی ہے

باربرہ نے اِس مہلت کو غنیمت جانکر پھر زمیندار کے مکان پر جانے کا تذکرہ چھیڑا اور چونکہ اوسکو اپنی پوشاک نفیس اور غذاے لطیف کا بڑا خیال رہا کرتا تھا اِس سبب سے باربار پوچھتی تھی کہ بتاؤ مِس سومرس کیا کپڑا پہنے تھیں اور کھانا کسطرح کا وہاں پر کھانے میں آیا تھا اور جب سوسن سے حال مِس سومرس کے وعدہ کرنیکا چھہ بجے کے وقت آنے کے لیئے سنا بہت متعجب ہو کر پوچھنے لگی کہ سوسن تمھاری دانست میں ایسے وعدے سے کیا غرض سمجھی جاتی ہے

سوسن میرے نزدیک تو جو اونھوں نے کہا ہے وہی ہوگا یعنی مطابق وعدے کے چھہ بجے آئینگی

باربره — یہہ بات تو آفتاب سے روشن ہی مگر شاید اِس وعدے سے کچھہ اَور تو اونکا مطلب نہیں ہی اور تم جانتی ہو کہ جو لوگ کہتے ہیں وہ ہمیشہ کرتے نہیں

سوسن اوسکے کلام ابلہ فریب سے تجاہل عارفانہ کرکے مسکرائی اور کہنے لگی کہ ہاں مگر ہمیشہ وہر شخص ایسا نہیں کرتے

باربره شرمنده ہوکر کہنے لگی ہاں سچ ہی ہمیشہ نہیں مگر اِس طرز تقریر سے تو معلوم ہوتا ہی کہ مس سومرسس کے آنیکا گویا تمکو یقین واثق ہی

سوسن نے اوسکی رفع خجالت کے لیئے کہا نہیں اِسوقت تو یہہ بات کچھہ خاص بہ نسبت مس سومرس ہی کے نہیں تھی

جب سوسن نے یخنی طیار کی ایک برتن میں نکالی باربره دیکھکر کہنے لگی کہ یہہ تو بہت خوب مزه دار معلوم ہوتی ہی اور چکھنے کے بہانے پیالے کو اوٹھا لے تامل پینا شروع کیا سوسن یہہ حال دیکھکر گھبرا کر کہنے لگی کیا ایک بھی چمچہ نہ لوگی یہہ بات سنتے ہی باربره بہت غصہ ہوئی اور یخنی کے پیالہ کو رکھکر کہنے لگی ہاں ایک ہی چمچہ تو تھوڑی سی یخنی کیلیئے تمھاری جان کیوں نکلی جاتی ہی لو اگر پھر میں کبھی تمھاری یخنی چکھوں

تو اسطرح کی بد دماغی کر لینا بلکہ اگر کبھی تمھارے گھر میں قدم بھی
رکھوں تو جو چاہنا وہ کہہ لینا اور مکان سے جھنجھلا کر یہہ کہتی باہر
نکل آئی کہ واہ کیا خوب تو نے مجھے سوٗر کا بچا بنایا

سوسن پہلے بلا سبب باربرہ کے غصہ ہونے سے بہت متعجب تھی
پر جب ذکر سوٗر کے بچے کا اوسکے منہہ سے سنا ناخوش ہونے کی وجہ
معلوم کی چاہا کہ بمعذرت اوس سے پیش آئے اور کسی طرح یہہ شبہہ
اوسکے دل سے اوٹھائے مگر چونکہ باربرہ اپنے گھر چلی گئی اس سبب سے
وہ مجبور ہوئی اور باربرہ کے ناراض ہونے کا یہہ سبب تھا کہ سوسن
لڑکپن میں جبکہ زبان بھی اوسکی اچھی طرح صاف نہوئی تھی ایک روز
اپنے دروازے پر بیٹھی دودھ روٹی کھا رہی تھی کہ ایک سوٗر کے بچے نے
اوسکے پاس آکر کھانیکے لیئے پیالے میں منہہ ڈالنے کا ارادہ کیا سوسن نے
چاہا کہ اوسکو بھی کھلائے مگر کھانا بہت تھوڑا تھا اس لیئے اوسے اونٹ کے
منہہ کو زیرا سمجھکر خیال کرنے لگی کہ یہہ تو اگر پائیگا بالکل ہی چکھہ جائیگا
اور گھبرا کر کہنے لگی کہ کیا ایک ہی چمچہ لیگا اے تور کے بچے یہہ بات
سوسن کی سب لڑکوں میں اسقدر مشہور ہوئی کہ ضرب المثل ہوگئی

اور جب کوئی لڑکا کسی اچھی چیز کو طمع سے زیادہ چاہتا تو اوسکے جواب
میں یہہ مثل کہی جاتی تھی بار برہ جب لڑکوں کے ساتھہ کھیلتی تو
اوسکے لالچی ہونے کے باعث اِس مثل کو سب لڑکے اکثر اوسپر
کہا کرتے تھے سوسن جب سیانی ہوئی تو اِس مثل کو بالکل بھول گئی
مگر باربرہ کے خیال پر اب تک چڑھی تھی اِس وجہہ سے جب
سوسن نے ایک چمچہ یخنی پینے کے لیے کہا باربرہ کو وہی مثل یاد آئی
اور یہہ بات سنکر جھنجھلائی سمجھی کہ اِس کہنے سے سوسن کی وہی
مراد ہے

باربرہ کی خادمہ اوسکو غصہ میں سوسن کے مکان سے باہر آتے
دیکھکر کہنے لگی مجھے تو اِسی بات سے بہت تعجب تھا کہ آپ نے کیوں
اوسکے مکان میں قدم رنجہ فرمایا زمیندار کے مکان کی خبر سننے سے آپکو
غرض کیا آپ کے تو باپ آج صبح سے وہیں تھے اور ابھی آئے ہیں
جو کچھہ حال وہاں کا دریافت کرنا تھا اونھیں سے پوچھہ لیتیں باربرہ
زمیندار کے پاس اپنے باپ کے جانے کا حال نہیں جانتی تھی اِس
وجہہ سے کہ وہ اپنے کہیں آنے جانے کا حال گھر میں بھی کسی سے

نہ کہتا تھا اور اسی سبب سے لوگ اوسکے سراغ میں اکثر رہا کرتے تھے
اگرچہ مختار عیار بڑا چالاک اور ہوشیار تھا اور اپنی سب باتوں کا
پردہ دار تھا لیکن باوصف اسکے بار بار میٹھی میٹھی باتوں سے
اوسکو بھی فریب دیتی تھی اور دیکھا دیکھی سب حال اوسکے دل کا
دریافت کر لیتی تھی جب اوسکو معلوم ہوا کہ میرا باپ بھی زمیندار کے
مکان پر گیا تھا اس حال کے دریافت کرنیکے لیئے اوسکے پاس گئی
دیکھا کہ وہ تو کسی پیچ میں ناک بھوں چڑہائے متردد اور متفکر ہو رہا ہے
سمجھی کہ اس وقت کچھ بات پوچھنے کا موقع نہیں ہے تاہم اوسکی
طبیعت کا حال دریافت کرنے لگی جب کچھ جواب نہ پایا بلکہ اوسکو
کمال رنجیدہ دیکھا تو سوسن کی مانند کچھ دلجوئی اوسکی کر کے خوش ہو گیا
اور نا اُمید اور ناراض ہو اپنی خادمہ سے آکر کہنے لگی کہ اس وقت میرے
باپ کا مزاج ایسا برہم ہے کہ کوئی شخص اوس سے بات نہیں کر سکتا

درحقیقت کیس مختار اوسوقت خوش نہ تھا کیونکہ جب
صبح کو اوسے زمیندار سے کام پڑا تو اوسکو اپنی گوں کا نہ پایا اس سبب سے
بہت رنجیدہ ہوا اور پھر اسی اوسکے جی میں سمایا بیشک وہ

ڈراہي چاہے کیونکہ سرآرتھر سومرس بہت ہي قانون دان تھا اور
ساتھ اوسکے ایمان داري کي صفت بھي اوسمیں موجود تھي اور
کمیس مختار قانون داني اور ایمان داري کے یکجا جمع ہونے کو اجتماع
ضدین کي طرح محال سمجھتا تھا اور جب سے ہیشہ مختاري کا اختیار
کیا تھا کبھي اوسنے کسي ایسے شخص کو نہ پایا تھا اور نہ کوئي ایسا
مقدمہ اوسکو پیش آیا تھا بلکہ کسي سے سنا بھي نہ تھا سرآرتھر بہت ہي
فیاض اور راست باز تھا لیکن مختار فیاضي کو مکر کا دام اور راستي کو نیرنگ کا
ہتکھنڈا اور کبھي بیوقوفي کي علامت سمجھتا تھا الغرض اوسکے
دل میں ہنوز یہہ بات قرار نہیں پائي تھي کہ سرآرتھر ایمان دار ہے
یا فریبي مگر وقت سمجھانے حساب کتاب اور بیان کرنے حالات
مقدمات کے مختار مذکور سمجھ گیا کہ اس سے کسي طرح میري چالاکي
پیش نہ جائیگي اور حیران ہوا کہ باوجود واقفیت کے قانون کي
سب راہوں سے سرآرتھر راستي کے راستے پر کیونکر چلتا ہے
اور خوشامد سے اوسکي قانون داني کي بڑي تعریف کي سرآرتھر نے
کہا میں تو تجھي کے عہدہ سے اب مستغني ہو گیا ہوں مختار یہہ بات

سنکر زیادہ تر متعجب ہوا کہ کیونکر سر آرتھر نے تیس ہزار روپیہ
سالانہ کی آمدنی چھوڑ دی سر آرتھر نے کہا کہ میں اپنا روزگار ترک
کر کے فقط خانہ نشینی کا لطف اوٹھانے کے لیئے اس دیہات میں
آیا ہوں چاہتا ہوں کہ یہاں کی رعیتوں کو خوش اور رضامند
رکھوں تب مختار نے اس خیال فاسد سے کہ یہہ دیہات کے
کاموں سے بسبب آرام طلبی کے غافل رہیگا اپنے دل میں بہت خوش
ہو کر تذکرہ نئے پٹوں اور آور مقدموں کا شروع کیا سر آرتھر نے
کہا میرا ارادہ ہر روز گھوڑے پر گانو کے گرد ہوا کھانے کا ہی اسلیئے
میں چاہتا ہوں کہ ایک نیا صاف راستہ نکالوں یہہ کہکر نقشہ گانو کا
دیکھا اور راہ جدید تجویز کی اتفاقاً بیچ میں اُس راہ کے پرائیس
کاشتکار کا باغ بھی آجاتا تھا اسلیئے زمیندار کو اوسکے اجرا میں
تامل ہوا کیس موقع وقت پاکر کہنے لگا کہ پرائیس کے پاس
جسقدر زمین ہی وہ تو سب آپ ہی کے اختیار میں ہی
سر آرتھر کسطرح میرے اختیار میں ہی ابھی تو میعاد میں اوسکے
پٹہ کے دس برس باقی ہیں جمعبندی تو دیکھوں شاید مجھے سہو ہوگیا ہو

مختار مہربان میرے آپ نے غلطي کي ہي اور نہيں بھي کي ہے
کيونکہ پٹہ کے مضمون سے دس برس ميعاد ميں باقي رہنا اور بھي
اوسکا گذر جانا دونوں باتيں پائي جاتي ہيں خلاصہ حال يہہ ہي کہ اوس
پٹہ کے لکھنے ہي ميں ايسي غلطي ہوئي ہي جس باعث سے وہ ناجائز
اور نامکمل ہي ميں نے اوس پٹہ کي شرح ميں ايک نقص عظيم نکالا ہي
اور يہہ ميں شرط کر سکتا ہوں کہ اوس نقص کے باعث سے وہ کبھي
عدالت ميں کبھي جائز اور مقبول نہوگا

جب مختار نے سر آرتھر کو اپني باتوں پر متوجہ پايا اور اوسکو
بغور سنتے ديکھا دل ميں کہنے لگا کہ اب تو مطلب ميرا بر آيا اور اوسکو
اپنے دام ميں پھنسايا سر آرتھر نے پوچھا کيا تمکو اوس پٹہ کي
ناجوازي ميں اطمينان کلي ہي

مختار اسقدر مجھکو اس بات پر اطمينان حاصل ہي کہ اگر ايسا نہو
تو ميں اپني ساري خيرخواہي اور کارگذاري کھو ڈالوں بلکہ اپني زندگي
سے بھي ہاتھہ دھو ڈالوں

سر آرتھر پھر يہہ تو ميرے مطلب ہي کي بات ہے

خوشی سے ساتھہ پٹہ کی ناجوازی کی وجوہات بہ تقریر طول وطویل مختاروں کی مانند اسطرح پر بیان کرنی شروع کیں کہ اوس پٹہ میعادی بست سالہ میں یہہ شرط مندرج ہی کہ پرائیس اور اوسکی بی بی سوسنہ اور بعد اونکے اولاد اونکی تاریخ تحریر پٹہ سے بیس برس تک قابض اور دخیل رہیں پس جب کہ حسب شرط بندو بست آپ کے بھائی بنجمن سومرس کو یہہ اختیار ہی نہ تھا کہ کسی شخص کو ایسا پٹہ لکھدیں جسکے ذریعہ سے بعد فوت کاشتکار کے تا انقضاے مدت مندرجہ پٹہ مذکور کے اوسکی اولاد کے ساتھہ بھی اوس پٹہ کی شرائط بحال رہیں تو پھر ایسا پٹہ اونکا دیا ہوا کب لائق جوازکے ہو سکتا ہی یہہ بڑی غلطی فاش ہی اگرچہ اکثر غلطیاں پٹوں میں ہو جاتی ہیں لیکن ہمنے اپنے ایسی غلطی کبھی نہیں دیکھی ہی سر آرتھر یہہ باتیں سنکر خاموش ہو رہے

مختار اجی صاحب آپ چپ کیوں ہو گئے کیا اب بھی کچھہ شبہہ باقی ہی اور یا اسمیں کچھہ تامل ہی

سر آرتھر ہاں البتہ ذرہ تامل ہی

مختار اسکی تدبیر تو بہت سہل ہی کیونکہ پٹہ میرے ہی

پاس ہی سب کام ہو جائیگا اور کسی طرح سے اس کام میں آپکا نام ظاہر ہونے نپائیگا انجام ہونا اسکا کیا دشوار فقط آپکا حکم درکار ہی اور آپ کی اطمینان کے لیئے میں سبھ صورت حاضر ہوں کیا اجازت ہی اب تدبیر نالش کی کروں

سرآرتھر نہیں تم بہت کچھ کہہ چکے مگر ایک امر ابھی تک بھولے ہوئے ہو

مختار وہ کیا بات ہی

سرآرتھر وہ یہہ ہی کہ میرے باعث سے ایک غریب آدمی ناحق تباہ اور برباد ہو جائیگا کہو تو تمھارے ہاتھہ کیا آئیگا

کیس مختار یہہ بات سنتے ہی سمجھا کہ سرآرتھر ہرگز میرے دالو پر نہ چڑہا پانسہ الٹ گیا بنا کھیل بگڑ گیا چھکے چھوٹ گئے نہایت شش و پنج میں ہو کر حیران اور ششدر غمگین اور مضطر ہونے لگا چہرہ سرخ زرد ہو گیا امید دل سرد ہوا دل میں سوچنے لگا کہ افسوس ناحق میں نے قبل دریافت کرنے اوسکے مزاج کی کیفیت کے اپنی طبیعت کی حقیقت سے اوسکو آگاہ کر دیا

پھر بناوٹ سے کہنے لگا کہ اگر یہہ آدمی مفسد نہوتا تو مجھکو بھی اوسکے
حال پر بیشک رحم آتا سر آرتھر نے کہا کیا وہ فسادی ہی اگر وہ
حسب قول تمھارے حقیقت میں فسادی ہی تو اس زمین سے کیا
بلکہ اِس گانو سے اوسکے نکالنے کی جلد تدبیر کرو لگا جب آپ گھر جائیے
تو مہربانی کرکے ضرور اوسکے پٹہ کو بھیجدیجیے تاکہ میں قبل دائر کرنے
مقدمہ کے اپنی دلجمعی بخوبی کرلوں مختار یہہ بات سنکر بہت خوش ہوا
اور سوچنے لگا کہ ایسے وقت میں سر آرتھر کی طبیعت میری بہ نسبت
مسرور ہی مختاری کے حاصل کرنیکے لیئے بھی کچھہ تہہ جمانی ضرور ہی
اور کہنے لگا کہ آپکو کیوں تکلیف دوں اگر فرمائیے تو آپ کے مختار کے
پاس بھیجدوں لیکن معلوم نہیں آپ نے کس شخص کو اپنی مختاری کے لیئے
تجویز کیا ہی سر آرتھر نے کہا تم اوس پٹہ کو میرے ہی پاس بھیجدو
مختار یہہ جواب سنتے ہی رنجیدہ اور نا امید ہو کر اپنے گھر پھر آیا
اور یہی سبب تھا کہ جب بار برہ اوسکے پاس دریافت حال کے لیئے
گئی تو اوسکو کبیدہ خاطر پایا مختار جب سے اپنے گھر آیا تھا گھبرایا
ہوا چاروں طرف مکان میں پھرتا تھا اور اپنے دل میں بار بار یہہ

خیال کرتا تھا کہ بیشک سرآرتھر اب خود گانوں کے انتظام میں
بذات خاص مستعد رہیگا یا کسی دوسرے کو اپنا مختار مقرر کریگا
رعایا اوس دیہہ کی کیس مختار کو اکثر جبراً کچھ نذر دیا کرتی تھی
اور ایسی نذر پانے سے وہ نہایت خوش ہوتا اس سبب سے
سوچنے لگا کہ اگر میں بھی اسیطرح پر سرآرتھر کو کوئی چیز نذر گذرانوں
تو عجب نہیں کہ وہ خوش ہوکر مجھکو اپنا مختار مقرر کرے اور جب وہ
زمیندار سے رخصت ہوکر اپنے مکان پر آتا تھا سنا کہ سرآرتھر کی
خادمہ جو اوسکے گھر کی منتظم تھی نوکروں سے کہہ رہی ہی کہ تم لوگوں کو
کہیں اگر کوئی بھیڑ کا بچہ فربہ اور اچھا ملے تو لاؤ میری سرکار میں مطلوب ہی
کیونکہ سرآرتھر کو حلوان کا گوشت بہت مرغوب ہی مختار کو یہہ بات
یاد آئی اور فوراً اپنے باورچی خانہ میں جاکر دریافت کرنے لگا کہ اس
گانوں میں کوئی بھیڑ کا بچہ فربہ بہت اچھا کہیں مل سکتا ہی یا نہیں
کہ اوس جا موجود تھی کہنے لگی سوسن پاس البتہ ایک بھیڑ کا بچہ پلا ہوا
ایسا طیار ہی کہ اوس سے زیادہ فربہ کا دستیاب ہونا دشوار ہی
مختار یہہ سنکر نہایت خوش ہوا اور دل میں اپنے تدبیر

ٹھانی کہ سوسن کی بھیڑ مفت ہاتھ لگجائے

سوسن کہ محض نیک بخت اور ایمان دار تھی مختار مفسد اور مفتری کا مقابلہ کب کر سکتی تھی مختار اپنے مطلب کے حاصل کرنے کے لیے پیر انیس کے مکان پر آیا دیکھا کہ سوسن آب دیدہ ہو اپنے باپ کے کپڑے بیٹھی باندھ رہی ہی اور سامان سفر کا اوسکے لیے درست کر رہی ہی

مختار کہو سوسن آج تمھاری ما کی طبیعت کیسی ہی

سوسن نہایت علیل ہی اور میرے باپ بھی کل سفر کرینگے

مختار بڑے افسوس کی بات ہی

سوسن غمگین بآواز حزین کہنے لگی پھر اس سے چارہ کیا ہی

مختار کیا تمکو یقین ہی کہ اسکا کوئی چارہ نہیں ہی

سوسن یہہ سنتے ہی متعجب ہوکر کہنے لگی کیا کوئی چارہ ہی مختار نے کہا اگر چاہو تو تدبیر اسکی تمھارے ہی اختیار میں ہی اس بات سے وہ بہت خوش اور بشاش ہوکر اوٹھہ کھڑی ہوئی پھر مختار کہنے لگا کہ میں تمھارے باپ کو اگر ایک ہفتہ

کی مہلت دلادوں تو تم اوسکی عوض میں مجھے کیا دوگی موسن نے
کہا جو مانگیئے پر افسوس ہی کہ میرے پاس کیا ہی جو دوں گی
مختار ایک بھیڑ کا بچہ تمھارے پاس تو موجود ہی
موسن وہ کس کام آئیگا
مختار بھیڑ کے بچہ کا گوشت کھانے میں کیا اچھا نہیں ہوتا
موسن نے کہ اوس بھیڑ کے بچے کو خود پالا اور اوس سے کمال محبت رکھتی تھی
یہہ تقریر جب مختار کی سُنی رنگ فق ہوگیا تب مختار نے کہا
کہ تم کیوں اسقدر رنجیدہ ہوگئیں بھیڑیاں تو ہر روز ذبح ہوا کرتی
ہیں کیا تم گوشت اوسکا نہیں کھاتیں اور تمھارا بھیڑ کا بچہ کیا
اَوروں سے اچھا ہی
موسن یہہ بات تو نہیں کہہ سکتی لیکن شاید میں اپنے
بھیڑ کے بچے کو اَوروں سے زیادہ چاہتی ہوں
مختار تو پھر تم اَوروں سے زیادہ بیوقوف معلوم ہوتی ہو
موسن مختار صاحب جب سے اوس بچے کو میری ماں نے
مجھے دیا ہی اوسکو میں نے بہت احتیاط اور بڑی محبت سے

پالا ہی اب وہ میرے ساتھہ اسقدر اُنس رکھتا ہی کہ میرے ہاتھوں سے کھاتا ہی اور جہاں کہیں میں جاتی ہوں وہ بھی میرے ساتھہ جاتا ہی

مختار بس اب زیادہ اور کچھہ بکو اگر تم اپنے ماباپ سے بڑھکر بھیڑ کے بچے کو چاہتی ہو تو اوسے رکھہ چھوڑو یا تو بچے ہی کو پیار کرو یا اوسے باپ پر نثار کرو بھیڑ سے گر تمھیں محبت ہی تو سلام اب تو بندہ رخصت ہی

سوسن نے گھبرا کر اوسکا دامن پکڑ لیا بڑی منت اور سماجت سے کہنے لگی ذرا ٹھہر جائیے سن لیجیے آپ نے فرمایا ہی کہ تیرے باپ کو ایک ہفتہ کامل کی مہلت دلا دینگے شاید میری ما تب تک اچھی ہو جائیں میں اپنے ماباپ کے مقابلہ میں بھیڑ کے بچے کو کچھہ بھی نہیں چاہتی اور مجبور ہو کر کہنے لگی کہ وہ حاضر ہی لیجیے اور میرا وعدے کے میرے باپ کو ایک ہفتہ کی مہلت دلا دیجیے

مختار پھر بھیڑ کا بچہ کہاں ہی لاؤ

سوسن اسوقت دریا کنارے چرتا ہوگا

مختار خیر کل صبح تڑکے ہی ذبح کرنیکے لیئے قصاب کے پاس لانا

سوسن کمال استقلال سے دل کو مضبوط کرکے کہنے لگی کہ میں ہرگز نہ بھولونگی
مگر جب مختار یہہ کہکر وہانسے چلا گیا بیٹھہ کر غم کے مارے رونے لگی
اس اثنا میں اوسکی مانے مکان کے اندر سے جہاں بیمار لیٹی تھی
آواز دی سوسن اوٹھکر اوسکے پاس گئی اوسنے کہا ای پیاری
میں اسوقت سنتی تھی کہ تم سے کوئی شخص بات چیت کر رہا ہی
وہ کون تھا بتاؤ خیریت تو ہی سوسن نے کہا کیا خوشی کی بات
نہیں ہی اگر میرے باپ ایک ہفتہ اور یہاں پر رہجاویں اوسنے
ناامید ہوکر کہا ای سوسن کیا ایسی بات ممکن ہی اوسنے کہا ہاں البتہ
وے ایک ہفتہ اور ٹھہر سکتے ہیں اور اوسکے بدن پر ہاتھہ رکھکر
کہا کہ ابھی تک آپکو بخار معلوم ہوتا ہی سوسن کی مانے کہا کیا تمکو
اس بات پر یقین ہی اور کیونکر جانتی ہو کس شخص نے تم سے یہہ
بات کہی ہی سب حال سے جلد مجھکو مطلع کرو سوسن نے کہا
کپتان مختار نے مجھسے وعدہ واثق کیا ہی کہ میں ایک ہفتہ کی تمہارے
باپ کو مہلت دلا دونگا اوسنے ہاتھہ اوٹھا کر دعا دی کہ خدا کی
مہربانی ہمیشہ اوسکے حال پر مبذول رہے سوسن آمین نہ کہنے

پائی تھی کہ ایکایک زمیندار کے آدمی نے آکر روٹیوں کی قیمت کی
جو زمیندار پاس بھیجی گئی تھیں فرد حساب طلب کی چونکہ سوسن نے
اپنی محنت اور مشقت سے لکھنے کی مہارت بھی بہم پہنچائی
تھی اسلیئے وہی ہمیشہ گھر کا حساب کتاب جو کچھ ہوتا تھا
لکھا کرتی تھی ہرچند اوسوقت بسبب ترددات کے لکھنے کے لیئے
اوسکی طبیعت مطلقاً نچاہتی تھی مگر ضرورت کے باعث لاچاری سے
اوسکو حساب لکھنا پڑا اور ارادہ کیا کہ جسقدر روٹیاں دوسروں کے
ہاتھ فروخت ہوئی ہیں اون سب کا بھی حساب لکھڈالوں ایک
تختی پر سب حساب اپنی یادداشت کے لیئے پہلے سے لکھ رکھا تھا
باربیرہ جو اوسکی ملاقات کے واسطے آئی تھی اوسی تختی پر
بیٹھ گئی اس باعث سے بالکل حساب جو اوسپر لکھا ہوا تھا
مٹ گیا سوسن کو حساب لکھنے میں اوسکے مٹ جانیکے سبب سے
بڑی دقت ہوئی اور مجبور ہوکر اپنی یاد پر حساب روٹیوں کی قیمت کا
لکھکر زمیندار کے آدمی کو حوالہ کر دیا اور حسابوں کو بھی اوسیطرح
اپنی یاد سے لکھنا شروع کیا اس اثناء میں پراٹس اوس

حساب کي فرد جو سوسن نے زمیندار کے آدمي کو دي تھي ہاتھہ میں
لیئے آیا اوسے کہنے لگا اي سوسن بڑے تعجب کي بات ہي تم ایسي
غفلت سے حساب لکھتي ہو خبط تو نہیں ہو گیا ہي دیکھو تو اَمین
کیا لکھدیا ہي خیریت ہوئي کہ زمیندار کے آدمي سے راہ میں ملاقات
ہو گئي اور اِس فرد حساب کو اوس سے دیکھنے کے لیئے لے لیا
سوسن نے جب اوس فرد حساب کو دیکھا بہت شرمندہ ہوئي
چونکہ سوسن کو اپنے بھیڑ کے بچے سے نہایت محبت تھي اور
اوسوقت اوسیکا خیال دل پر اوسکے نقش تھا اِس جہت سے
اوسنے روٹیوں کي جا فرد حساب میں بھیڑ کا بچہ لکھدیا تھا او
پھر سوسن نے درست کر کے اپنے باپ کو دے دي اور جب
اوس سب حساب کے کاغذات اوسکے باپ نے دیکھے تو اکثر
میں ایسي ہي غلطیاں پائیں بہت ناراض ہو کر کہنے لگا کہ آج
تمکو کیا ہو گیا ہي سوسن نے بہت تامل کے ساتھہ سب غلطیاں
درست کر دیں اور اپنے باپ کي ناخوشي کو اسطرح پر سہہ لیا
آخر کو لاچار ہو کر اوسنے کہا کہ اي سوسن تمسے تو ناراض ہو کر

غصہ ہونا محض باعث خجالت اور شرمندگی کا کھینچنا ہے

جب سب غلطیاں حساب کی درست ہوگئیں پر اُس نے کہا
کہ میں خود حساب کی فردوں کو لیجاؤنگا اور ہر ایک سے قیمت
وصول کر لاؤنگا سوسن نے اپنے دل میں خیال کیا کہ جب میرے باپ
کھانیکے لیئے آئینگے اوس وقت تذکرہ ایک ہفتہ کی مہلت کا جو اونکے
بیٹے ہی کر دی تھی اور یہہ بھی تصور کیا کہ جب یہہ بات وہ سنینگے تو
کسقدر اونکو خوشی ہوگی لیکن جب بھیڑ کے بچے کے حال سے
واقف ہونگے تو اونکو رنج بھی ہوگا جب سوسن نے حساب
لکھنے سے فراغت پائی ارادہ کیا کہ دریا کنارے جاؤں اور بھیڑ کے
بچہ کو پکڑ لاؤں اس اثنا میں چار بج گئے اور اوسکے دونو بھائیوں کے
مدرسہ سے آنے کا وقت آپہنچا سوچی کہ اگر دریا کنارے جاؤنگی
دیر ہو جائیگی تو میرے بھائی مدرسے میں انتظار میرے رہینگے اسلیئے
وہ بھیڑ کے بچے کو لانے نگئی اور اپنے بھائیوں کے لینے کو
مدرسے کی طرف روانہ ہوئی

وہ مدرسہ اوس گانو سے آدھ کوس کے فاصلہ پر تھا

دیہات کے بہت سے لڑکے اوسمیں تعلیم پاتے تھے ایک
عورت وہاں پر معلمہ مقرر تھی چونکہ وہ بہت منصف مزاج اور نیک
لڑکوں کی بڑی قدر کرتی تھی اِس باعث سے سب اوسکے حکم کو
مانتے اور بہت اوس سے محبت رکھتے تھے سوسن نے بھی اوسی سے
تعلیم پائی اور اوسکی شاگرد رشید تھی معلمہ موصوفہ نے اپنے
شاگردوں کے لیئے اوسے ضرب المثل قرار دیا تھا سوسن جب
قریب مدرسے کے پہنچی سب لڑکوں کو آتے دیکھا اوسکے دونوں
بھائی سوسن کو دیکھتے ہی کو دتے اوچھلتے خوشی خوشی اوسکے
پاس آئے اور چونکہ سوسن سب لڑکوں سے محبت رکھتی تھی اِس باعث
سب نے اکر اوسے گھیر لیا اور غل مچا مچا کر ہر ایک اپنے کھیلوں کا
بیان اِسطرح پر کرنے لگا کہ ایک کی آواز دوسرے کی بات پر بلند
ہو جاتی تھی اور سوسن اوسکے سمجھنے کی مہلت نپاتی تھی کوئی
تذکرہ اپنے لٹو کا کرتا تھا کوئی گولی کھیلنے کا دم بھرتا تھا پتنگبازی کا
کوئی مشتاق تھا کتنا اوسکا کسی پر شاق تھا سوسن ہر چند منع
کرتی تھی کہ تھہر تھہر کے باتیں کرو تاکہ تملوگوں کے کلام سمجھ میں

آئین مگر لڑکے خوشی کے مارے کب مانتے تھے اِس اثنا میں ایسی
آواز باجے کی جو کبھی اون لڑکوں نے سنی نہ تھی سبھوں کے
کان میں آئی معلوم ہوا کہ قریب کہیں باجا بج رہا ہی سب کے سب
ایدھر اودھر دیکھنے لگے ناگہاں سوسن نے دیکھا کہ کوئی شخص نحیف
اسی نوّے برس کا سن نہایت ضعیف ایک بڑے درخت کے
نیچے بیٹھا بین بجا رہا ہی اوسنے لڑکوں سے کہا دیکھو وہ باجا بج
رہا ہی سب لڑکے اوس طرف چلے بین نواز لڑکوں کے قدم کی
آواز سنکر دوسرا کوئی راگ دلچسپ کے بجانے کے لیئے
ٹھاٹھہ بدلنے لگا اور سب لڑکے قریب جاکر گرد اوسکے حلقہ باندھ
کر کھڑے ہوئے ایک لڑکے نے افسوس کرکے کہا دیکھو یہہ بیچارہ
تو ابصیر ہی دوسرے نے کہا سب کپڑے اسکے بہت پُرانے
پھٹے ہیں اِس سے معلوم ہوتا ہی کہ کوئی محتاج فقیر ہی کسی نے کہا یہہ تو
سو برس کا بڈھا ضعیف ہی بال سب سفید ہوگئے ہیں نہایت نحیف ہی
کوئی بول اوٹھا کہ یہہ مسافر معلوم ہوتا ہی بہت سے راستے
طی کرڈالے ہیں کیونکہ جوتے بالکل ٹوٹے اور بالوں میں چھالے ہیں

جب تک وہ بڑا ٹھاٹھ درست کرتا رہا سب آپسمیں اسطرح کی باتیں
کرتے تھے جب وہ بجانے لگا کسی کی زبان سے اوسکی تعریف
کے سوا اور کوئی بات نہ نکلی اور بین نواز لڑکوں کو خوش اور محظوظ
کرنیکے لیئے انواع اور اقسام طرح نکے راگ بجاتا تھا سوسن کی آواز
کہ نہایت دردمیز اور حلم آمیز تھی جب بین نواز کے کان میں
پہنچی اوسکی جانب متوجہ ہوا اور جس راگ کی اوسنی تعریف
کی اوسکو مکرر کر بجا کر سنایا بعد اسکے کہنے لگا اگرچہ میں اندھا ہو
تم لوگوں کے چہرے کو مطلقاً نہیں دیکھہ سکتا ہوں مگر آواز ہی سے
ہر ایک خصلت نیک اور بدکی بخوبی تمیز کر لیتا ہوں سوسن کا
چھوٹا بھائی ولیم جو اوسکے نزدیک کھڑا تھا متعجب ہو کر کہنے لگا کیا
اسطرح دریافت کر سکتے ہو بھلا اگر معلوم کر لیتے ہو تو سوسن میری
بہن کی اسوقت تمنے آواز سنی ہی بتاؤ اوسکی خصلت کیسی ہی
اوسنے جواب دیا دیکھو میں بتا دیتا ہوں لیکن اس سے تم مجھکو جادوگر
اور ساحر نہ سمجھنا تمھاری بہن سوسن بہت نیک خصلت اور
نیک مزاج اور رحم سے بہت محبت رکھتی ہی ولیم خوش ہو کر کہنے لگا

واہ واہ تمنے خوب سچ بتایا درست اور صحیح بہت صحیح ہی اور سب لڑکے
اسباب پر متفق ہو کر شور مچانے لگے ولیم نے پھر کہا تم لوا ندھے ہو
یہہ سب باتیں تمنے کسطرح جانیں اوسکے بڑے بھائی جان نے
ولیم کو منع کیا کہ تم اِسکو اندھا کیوں کہتے ہو تمکو ایسا کہنا لازم اور مناسب
نہیں ہی کیونکہ اس گفتگو سے اوسکے دل کو صدمہ پہنچتا ہی بڈھے نے
کہا اگرچہ میں اندھا ہوں پر بہرا تو نہیں ہوں میں نے تمھاری بہن سے
یہہ سب باتیں سنی ہیں کہ وہ نیک مزاج اور نیک خصلت ہی اور تم سے
بہت محبت رکھتی ہی ولیم نے کہا یہہ بات تو تمھاری غلط ہی تمنے یہہ
کلام میری بہن سے کبھی نہ سنا ہوگا اوسکی یہہ عادت کبھی ہرگز
نہیں ہی کہ اپنی تعریف آپ کرے اور اپنے منھ میاں مٹھو بنے
تب اوس بڈھے نے کہا جب تم لوگ میرے پاس آئے تھے
کیا میں نے سوسن کی زبان سے یہہ بات تمکو کہتے نہیں سنی تھی
کہ مجھکو ہر چند بہت جلد مکان پر جانے کی کمال ضرورت ہی
مگر خیر تمھاری خاطر سے ذرا ٹھہر جاونگی کیا یہہ بات اوسکی
نیک خصلتی اور تمھاری محبت پر دلالت نہیں کرتی اور جب

اوسنے ایک راگ کی تعریف کی تھی تو تمنے کہا یہہ اچھا نہیں ہی اسپر
وہ کچھہ غصہ نہوئی بلکہ مجھسے التجا کرنے لگی کہ جس راگ کو تم پسند
کرتے ہیں اوسی کو پھر مہربانی کرکے بجائیے کیا اس سے نیک مزاجی
اوسکی نہیں ثابت ہوتی

اس اثنا میں دو لڑکے جو جھاڑیوں میں چڑیوں کے بچے
پکڑنے کے لیئے اونکو ڈھونڈھتے تلاش کر رہے تھے بین کی اواز
سنکر وہاں پر آموجود ہوئے ایک اونمیں سے کہنے لگا کیون سب
بھیڑ لگائے ہوئے ہو کیا یہاں ہو رہا ہی اور دوسرا بول اوٹھا
کہ ای بڈھے آوارے شامت کے مارے تو کون ہی اور کہاں سے
آیا ہی اوسنے جواب دیا ای صاحب غریب نواز میں مسافر اندھا بین نواز
ہوں لڑکے نے کہا اگر تجھکو کچھہ بجانے میں منظور ہی تو کوئی راگ
جو باعث سرور ہو بجا اور اپنے ساتھی سے پوچھا کہ بتاؤ کس راگ
کی فرمایش کروں اوسنے ایک راگ کا نام بتا دیا ضعیف اگرچہ
اوسکی سخت کلامی سے دل میں ناخوش ہوا لیکن تو بھی
اوسکے کہنے کے مطابق اوس راگ کو بلکہ اور کئی راگ بھی

اوسی قسم کے حکم کے مطابق بجائے اور سب لڑکے اوس لڑکے کو
دیکھتے ہی خاموش ہوئے دل اونکے اوسکی صحبت سے پھٹ گئے
سب کے سب اوس سے متنفر ہو ہٹ گئے

وہ لڑکا کیس مختار کا بیٹا تھا اور چونکہ اوسکا باپ اوسکی
تعلیم سے بالکل غافل تھا اِس سبب سے وہ آوارہ بے حیثیت اسیطرح
پھرا کرتا اور کمزور غریب لڑکوں کو ستایا اور تکلیف پہنچایا
کرتا تھا سب لڑکے اوس سے ڈرتے تھے دل سے نفرت کرتے تھے
جبکہ وہ بدھاین بجاتے بجاتے تھک گیا تو ایک چھوٹا سا لڑکا جو
اوسکے ساتھ رہتا اور بڈھلے کا عصا تھا بین نواز کی جانب سے
ہر ایک کی طرف ہاتھ پھیلا کر اِنعام مانگنے لگا سب لڑکوں نے
خوشی سے ایک ایک آنہ دیا اور جب اوس لڑکے نے مختار کے
بیٹے کی جانب ہاتھ پھیلایا پہلے تو وہ کچھہ مخاطب ہی نہوا تھوڑے
عرصہ کے بعد جیب میں ہاتھہ ڈالکر ایک اٹھنی نکالی اور کہا کہ جو
تیرے پاس پیسے جمع ہوئے ہیں اونمیں سے چار آنے مجھکو دے
اور یہہ اٹھنی لے اوس لڑکے نے چار آنے اونکو گن دیئے

اور اٹھنی لیکر اوسکے حق میں دعا دی لیکن جب اوسے بغور
دیکھا معلوم ہوا کہ کھوٹی ہی ایک پیسے کی بھی مالیت نہیں گھبرا کر
کہنے لگا ای صاحب سلامت رہئے میں خوف کرتا ہوں شاید
یہہ اٹھنی ناقص نہو وے اوسنے متنفر ہو کر جواب دیا کہ اچھی ہو
یا بری لیکن مجھکو بھی خوف ہی کہ شاید تجھے دوسری نہ ملے
بلکہ اسکو بھی اپنے ہاتھ سے کھووے اوس لڑکے نے کہا کہ
آپکو ایسا کرنا زیبا نہیں ہی اور ہاتھ بڑہا کر کہا ملاحظہ فرمائیے صاف
تانبا کھلا نظر آتا ہی کوئی شخص مجھسے اسے نہ لیگا کیس مختار کے
بیٹے عیار نے اوسکا ہاتھ ہٹا کر کہا کہ یہہ تمھارا کام ہی جسطرح
چاہو اوسکو بازار میں چلاؤ اگر ہوشیار ہوگے کام میں لاؤگے
ورنہ اپنی بیوقوفی سے پچھتاؤگے اب تو تم مجھسے لے چکے پھر
میں کیوں واپس لوں میں تو ہرگز نہ لونگا

سب لڑکے جو اوس سے ڈرتے تھے ہرچند چاہا کہ اپنے غصہ کو
ضبط کریں لیکن مجبور ہو کر آپسمیں آہستہ آہستہ کہنے لگے
کہ بڑے ظلم کی بات ہی مختار کا لڑکا ظالم ہو کر لڑکوں کی خفا

دیکھکر کہنے لگا کون کہہ رہا ہی بڑے ظلم کی بات ہی سب لڑکے
ڈر کے مارے خاموش ہوگئے اور سوسن کے دونوں چھوٹے
بھائی بھی سوسن کا دامن پکڑکر خوف زدہ کھڑے ہو رہے
بڈھے نے کہا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہی کہ روپیہ
پرکھ سکے کیس کے بیٹے نے ایک قصاب کے لڑکے کو کہ نہایت
حقیر اور غریب تھا اس خیال سے کہ خوف کے مارے میرے
خلاف وہ ہرگز نہ کہیگا بتا کر کہنے لگا کہ یہہ البتہ روپیہ پرکھہ سکتا ہی
اگر چاہو اوسکو دکھا لو قصاب کے بیٹے نے انگشتی غور سے
دیکھکر کہا کہ میری عقل ناقص میں تو کھوٹی معلوم ہوتی ہی اور مارے
ڈر کے کہنے لگا سوسن بھی موجود ہی اوسے دکھا لیجئے وہ خوب
روپیہ پرکھتی ہی بین نواز نے کہا میں سوسن ہی پر حصر کرتا ہوں
اگر وہ اچھی کہدے تو اوسکے لینے میں مجھے کچھہ عذر نہیں ہی ہر چند
سوسن دل سے چاہتی تھی کہ ایسے معاملہ میں دخل نہ دیوے
مگر جب اوسپر حصر کیا گیا لاچار ہوئی اور انگشتی دیکھکر بیل
تامل کہنے لگی کہ یہہ تو صاف کھوٹی ہی سب لڑکے بالاتفاق

سوسن کی طرفداری کرکے کہنے لگے یہی بات حق ہے

کیس مختار کے لڑکے بدخصال نے کہ وہ بھی بار ہرہ کی مانند سنگ زرد بہرادر مشغال تھا جب دیکھا کہ میری چالاکی اسوقت پیش نہ جائیگی مخوف ہوکر جیب سے دوسری انگوٹھی نکال کر دی اور کہنے لگا خیر اسکو لو میرے پاس تو قسموں سے بہت سی انگوٹھیاں اور چونیاں موجود ہیں

بعد اسکے سب لڑکوں نے اپنے اپنے گھر کی راہ لی سوسن نے بھی اپنے دونوں بھائیوں کو ہمراہ لیکر مکان کی طرف چلنے کا ارادہ کیا بین نواز نے کہا اے سوسن اگر تم گانویں جاتی ہو تو مہربانی کیجئے اور مجھے بھی اپنے ہمراہ لیجئے بڈھے کے لڑکے نے بین کو کندھے پیر و ہرا اور ولیم نے بین نواز کا ہاتھ پکڑ سب کے سب ایک ساتھ چلے اثناء راہ میں ایک نالہ تھا اور اوسپر آنے جانے والون کے آرام کے لیئے ایک تختہ لکڑی کا رکھا ہوا تھا اور چونکہ وہ چوڑا کم تھا اس سبب جب وے لوگ اوس جگہ پہنچے احتیاطاً سوسن نے خود اندھے بین نواز کا ہاتھ تھام لیا اور نالہ پار ہوکر بین نواز سے

لڑکے سے کہنے لگی کہ مجھکو بہت جلد مکان پر جانا ہی اسلیئے میں سڑک
چھوڑکر کھیت کھیت جاتی ہوں تو اس بڈھے کو لیکر اس سیدھی سڑک
چلا آ چنانچہ سوسن بین نواز کو راہ بتاکر خود اپنے بھائیوں کے
ساتھہ پگڈنڈیوں کی راہ اپنے مکان کی طرف روانہ ہوئی اور لڑکا
بین نواز کو لیکر سڑک کی راہ چلا سوسن راہ میں اپنے بھائیوں سے
کہنے لگی مجھے ڈر ہی اب تہوز مینددار کی بہنیں مکان پر آکر میرے انتظار
بیٹھی ہوں کیونکہ اونھوں نے چھہ بجے کا وعدہ کیا تھا اور اسوقت قد کے
سایہ سے معلوم ہوتا ہی کہ دن زیادہ ڈھل گیا

جب اپنے مکان پر پہنچی دیکھا کئی عورتیں اوسکے مرغیخانہ کو دیکھہ
رہی ہیں مس موریس سوسن کو دیکھتے ہی کہنے لگی آؤ سوسن
کہاں تھیں معلوم ہوا کہ تمنے ہم لوگوں کو بالکل بھولا دیا شاید میرا
وعدہ کرنا تمھارے خیال سے جاتا رہا لیکن تم شرمندہ نہو کیونکہ
کچھہ حرج نہیں ہوا ہی ہم لوگوں کو بھی آئے ہوئے تھوڑا ہی عرصہ
گذرا ہی جب سے آئے ہیں تمھارے باغ کی آرایش مکان اور
الماری وغیرہ کی زیبایش دیکھہ رہے تھے کیا تم اکیلی ہی ان

سب چیزوں کو آراستہ اور درست رکھتی ہو سوسن جواب دینے
نپائی تھی کہ ولیم چھوٹا بھائی اوسکا کہنے لگا ہاں میم صاحب سوسن
ہی ان سب چیزوں کو صاف کیا کرتی ہیں اور ہر ایک کو اپنے موقع
اور محل پر دھرتی ہیں نہایت محبت سے ہم لوگوں پر بڑی مہربانی
فرماتی ہیں اور ہم دونوں بھائیوں کو بھی مدرسہ سے یہی جاکر لاتی
ہیں بلکہ یہی باعث آج اونکے دیر میں آنے کا ہوا ہی دوسرے بھائی
جان نے کہا دیر ہونے کا اصل سبب یہہ ہی کہ آج ہم لوگوں نے
راستہ میں ایک بڈھے اندھے کو بین بجاتے دیکھا اور چاہا کہ تھوڑی
دیر تک ٹھہر کر اوسکو سنیں جب یہہ خواہش ہم لوگوں کی
سوسن نے دیکھی خاطر سے وہاں پر وہ بھی ٹھہر گئی پس یہہ
خطا ہم لوگوں کی ہی سوسن بے قصور ہی انصاف اسکا متعلق حضور کے ہی
امید ہی کہ آپ اوس سے ناراض نہو گی زمیندار کی بہنیں سوسن کے
بھائیوں کی محبت آمیز باتوں اور اپنی بہن کی طرف سے اونکے
جواب دینے میں بہت خوش ہوئیں اور دل میں کہنے لگیں دیکھو
کیا عنایات خدا ہی کہ یہہ خاندان کا خاندان اچھا ہی اور سوسن کا

ہاتھ پکڑ گانو میں سیر کرنے لگیں جو کوئی سوسن کو دیکھتا تھا اوسکی
نیکی کے سبب سے کچھ حسد نکرتا بلکہ سب لوگ دل سے اوسکے
ترقیخواہ تھے

مس سومرس ایک بزاز کی دوکان پر جو بڑے پر تکلف اور
عمدہ کپڑوں سے بھری تھی جاکر اپنی چھوٹی بہن سے کہنے لگی کہ جو کپڑے
تم چاہتی ہو یقین ہی کہ اِس دوکان میں ملیں یہہ کہکر دوکان کے اندر گئی
اور طرح بطرح کے کپڑے دیکھکر خوش ہو سوسن سے کہا کہ تم خود اپنی
پوشاک کے لیئے کوئی نفیس کپڑہ تجویز کرلو چونکہ نیک خصلتی اور محنتی
ہونے میں ضرب المثل ہو اِسلیئے میں چاہتی ہوں کہ تمکو انعام کے
طور پر کچھہ دوں تاکہ اَور لوگ بھی اِس حال سے آگاہ ہو کر تمھارے
نیک طریقہ اور اچھے رویہ کو اختیار کریں دوکاندار کہ سوسن کی
دوست روز کا باپ تھا یہہ بات سنکر ایسا خوش ہوا کہ گویا اوسنے
انعام پایا اور جلدی سے اچھے اچھے کپڑوں کے تھان نکال کر
دکھلانے شروع کیئے

سوسن کا دل چونکہ اپنے باپ کی حالت اور بھیڑ کے

بچہ کی حقیقت پر لگا ہوا تھا اِس باعث بہت بے التفاتی اور
بے پروائی سے اون کپڑوں کو دیکھنے لگی مس سومرس نے
ایک اشرفی سوسن کے ہاتھ میں دیکر کہا کہ تم اپنی پسند کے
مطابق جیسا کپڑہ چاہو خرید کر لو سوسن اشرفی کو دیکھکر دل میں
خیال کرنے لگی کہ ایسی غریبی کی حالت میں اسقدر روپیئے صرف اپنے بناؤ
کی زیب اور آرایش میں صرف کرنا بڑی بیوقوفی اور محض فضول ہی اور
عقل صواب اندیش کے نزدیک کب قابل قبول ہی اور تامل
کر کے سوچنے لگی کہ کسطرح درخواست کیجیئے اور مس سومرس سے اِس اشرفی کو
ضروری کاموں میں صرف کرنیکی اجازت لیجیئے مس سومرس کو بشرے سے
سوسن کی تمنائے دلی معلوم ہو گئی اور اپنی چھوٹی بہن کے کان میں
جھک کر کہنے لگی کہ یہہ سب کپڑے سوسن کی نگاہ میں نہیں ٹھہرتے
دوکاندار نے کہا اے سوسن اگر تم اِن کپڑوں میں سے کچھ پسند
نہیں کرتیں تو ٹھہر جاؤ آج ہی کل میں اور کپڑے اچھی اچھی قسم کے
بہت نفیس آنے والے ہیں اونمیں سے کوئی پسند کر کے خرید کر لینا
سوسن نے مسکرا اور شرمگین ہو کر کہا نہیں یہہ سب کپڑے تو

بہت بہتر اور میری حیثیت سے کہیں بڑھکر ہیں لیکن —— آگے اسکے
سوسن کچھہ کہہ نہ سکی مس سومرس نے کہا اے سوسن فقط لیکن
کہکر چپ کیوں ہو رہیں جو کچھہ ہو اپنے دل کا حال بلا تامل کہہ دیکھو
کبھی سوسن کو بیان کرنے میں تامل ہوا تب وہ کہنے لگی خیر اگر تمکو
تامل ہی تو میں بھی اوسکے اظہار میں کچھہ اصرار نہیں کرتی ابھی تک
تمکو ہم لوگوں کے مزاج سے بخوبی واقفیت نہیں ہی جبکہ پہچان
جاؤگی تو اسقدر خوف نکروگی اور اپنے دل کا حال مجھسے نہ چھپاؤگی
خیر اب تم اشرفی کو اپنے پاس رکھو جسطرح جی چاہو اوسے خرچ کرو
جو حالات کہ ہم لوگوں نے تمھارے سنے اور دیکھے ہیں اوسسے مجھے
یقین ہی کہ اس اشرفی کو کوئی اچھے ہی کام میں صرف کروگی دوکاندار نے
کہا غالب ہی کہ جو بات میں نے اپنے دل میں سوچی ہی وہی سوسن کریگی
مس سومرس نے کہا خیر جس کام میں چاہیں صرف کریں اونکو اختیار ہی
اب سوسن کو زیادہ تکلیف دینا نچاہیئے اور سلام کرکے کہنے لگی کہ
اے سوسن اسوقت گھر جاؤ ہملوگ بھی اب اپنے مکان پر
جائینگے پھر آؤ کبھی تمھارے یہاں آئینگے سوسن نہایت احسانمند ہو

رخصت ہوا اپنے گھر آئی مس سومرس سوسن کے بشرے سے
یہہ پا یا گئی کہ وہ اسوقت شرما گئی حجاب میں آگئی اِس باعث سے حقیقت
حال کو چھپا گئی دوکاندار اپنے کپڑے اوٹھا کر رکھنے لگا مس سومرس نے
اوس سے کہا کہ آپکو ہم لوگوں کے باعث سے بہت تکلیف ہوئی اور
چونکہ کوئی کشیدہ سوسن نے خرید نہیں کیا تو مناسب ہی کہ میں خود کچھہ کپڑے
تمھاری دوکان سے خرید کروں چنانچہ اوسنے ایک بہت قیمتی نفیس گون
کا تھان مول لیا اسی درمیان میں مس سومرس نے سوسن اور اوسکے
خاندان کا بالکل حال دوکاندار سے دریافت کرنا شروع کیا اور اوسنے
نہایت خوشی کے ساتھہ جسقدر زبان نے یاری دی سب کہہ سنایا
اور کہنے لگا تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ میں نے روز اپنی لڑکی کی زبانی
یہہ بات سنی تھی کہ سوسن بہار کے میلہ کی شاہزادی ہونے کو
تھی اور اِس گانو میں سب لوگوں کے نزدیک یہہ امر کمال موجب
افتخار کا ہی لیکن چونکہ اوسکی ما بیمار تھی اور وہ تمام رات اوسکی
بیمار داری میں بیدار تھی اس سبب سے باوجودیکہ صبح کو سب لڑکے
اوسکے سر پر تاج شاہی باصرار تمام رکھتے تھے اوسنے خود نہ پہنا

بلکہ ہماری لڑکی روز کے سر پر اپنے ہاتھوں سے رکھدیا اور سچ یہ ہے کہ
روز کو سوسن سے ایسی محبت ہی گویا اون دونوں میں حقیقی بہنوں کی سی
قرابت ہی اور یہہ میں جسقدر سوسن کا حال بیان کرتا ہوں اسکو آپ
اوسکی طرفداری کے سبب سے نجانیگا بلکہ میری ان سب باتوں کو
سچ سمجھکر یقین مانیگا کیونکہ اوس سے میں کسی طرح کی قرابت نہیں رکھتا
صرف اوسکی نیکی کے باعث سے بہرصورت اوسکی بہتری چاہتا ہوں
اور یہہ بات کچھ مجھی پر موقوف نہیں ہی بلکہ جو لوگ جانتے ہیں سب اسی
طرح پر اوسکو مانتے ہیں اگرچہ اوسکی تعریف طبیعت کو مسرور کرتی اور
رنج کو دل سے دور کرتی ہی لیکن جسطرح چاہیے بیان نہیں ہو سکتی
اور اوسکی توضیح میں زبان قصور کرتی ہی بعد اسکے دوکاندار
کہنے لگا کہ یہہ تھان جو آپ نے خرید کیا ہی اگر فرمائیے تو کسی آدمی کے
ہاتھ آپکے دولتخانہ پر بھجوا دوں مس سومرس نے کہا بہت بہتر اگر
بھجوا دیجیگا عین مہربانی کیجیگا اور آیندہ جب کبھی اچھے اچھے کپڑے
آپکی دوکان میں آئیں تو از راہ عنایت کے آپ مجھے بھی مطلع فرمائیں
اور مسکرا کر کہنے لگی کہ یقیناً مجھے تم اپنے حال پر متوجہ جاننا اور ایک

خریدار راست باز مانتا

تھوڑی باتیں ایسی ہیں جو نیکنامی اور لوگوں کے مسرت کی موجب
اور ہادی راہ نیک کی ہوتی ہیں اور بعض باتیں ایسی ہیں جو سبب
نزاع اور تکرار اور باعث ذلت وخواری ہوکر عزت او رآبرو کھوتی ہیں
کیس مختار اون باتوں کا جو خرابی کی باعث ہیں عامل تھا سو مگر
ایسی باتوں میں مشغول تھی کہ جسمیں سبکو نفع حاصل تھا
جب سوسن نے اشرفی پائی اوسکو بھی اون چھہ روپیوں
میں جو بہار کے میلہ کے روز ملے تھے ملا دیا اور سوچنے لگی کہ او نیس
بیس روپئے روپیوں کی قیمت کے بھی ہوئے ہونگے اور چونکہ ایک
ہفتہ کی مہلت بھی مطابق وعدہ کیس مختار کے میرے باپ کو ملجائیگی
تو امید قوی ہی کہ اس اثنا میں اگر خدا چاہیگا بقیہ روپیوں کے ملنے
کی بھی کوئی صورت نکل آئیگی زندگی ہی تو خدا اپنے فضل اور کرم
وہ بھی دن دکھلائیگا کہ میرا باپ اپنے عوض کو روپیہ دیکر فوج میں
جانے کی آفت سے نجات پائیگا اور میری ماکو کسقدر مسرت ہوگی
اگر یہہ امر اہم انجام ہو جائیگا کیونکہ صبح کو جو ایک ہفتہ کی مہلت کی

خبر سنی ہی اوسی وقت سے اوسکو افاقہ ہی جبکہ فوج میں جانے سے
یکبارگی مہلت حاصل ہو جائیگی یقین ہی کہ بالکل بیماری اوسکی
کھو جائیگی مگر افسوس ہی کہ میری ماکو ابھی تک بھیڑ کے بچے کا حال
معلوم نہیں سوسن کو بھیڑ کے بچے سے کمال محبت تھی اور اب کر
وہ ہمیشہ کے لیئے جدا ہوتا تھا اِسلیے سوسن اوسکے دیکھنے کے
واسطے تنہا دریا کنارے جہاں چر رہا تھا چلی اوسکے
بھائیوں نے جب جاتے دیکھا وے بھی ہمراہ ہو لیئے ولیم چھوٹے
بھائی نے سوسن سے پوچھا کہ مس سوسن تمکو کس غرض سے
ساتھ لے گئی تھیں مگر جبکہ اوسکی آنکھوں سے آنسو ٹپکتے دیکھا
خاموش رہگیا جب دریا کے کنارے پہنچے وہاں پر قصاب او
کیس مختار ملے ولیم نے اون دونوں شخصوں کو دیکھکر پوچھا کہ یہہ
کون ہیں اور میرے بھیڑ کے بچے کو کس لیئے گرفتار کیا ہی سوسن
بیچاری غم کی ماری چپ ہو کر کنارے پر دریا کے بیٹھہ گئی مگر
اوسکے دونوں چھوٹے بھائی دوڑ کر قصاب کے پاس گئے
اور پوچھنے لگے کہ تم میرے بھیڑ کے بچے کو کچھہ ضرر تو نہ پہنچاؤ

قصاب نے تو کچھ جواب نہ دیا مگر کیس مختار نے کہا کہ اب یہہ بچا تمھارا
نہیں ہے میرا ہے دونوں لڑکے گھبرا کر کہنے لگے کیا یہہ تمھارا ہے اور تم اسے
ذبح کیا چاہتے ہو مختار نے کہا یہہ کیا تمھارا کلام ہے ذبح کرنا تو قصابوں کا
کام ہے یہہ سنتے ہی وے لڑکے زار زار رونے لگے اور قصاب کا ہاتھ
بچے کے گلے سے ہٹا کر اوسکو لپٹ گئے بچا آواز دینے لگا ولیم نے کہا
افسوس ہے تھوڑی دیر میں اب نہ بول سکیگا یہہ کہکر پھر رونے لگا
قصاب نے باوجود قسی القلب ہونے کے لڑکوں کے رونے پر
اسقدر رحم کھایا کہ بے اختیار اوسکی آنکھوں میں آنسو بھر آئے لیکن
کیس مختار کو کہ سنگدلی میں قصابوں کا بھی پیر و مرشد تھا
کچھ بھی اون بیچاروں پر ترس آیا بے تامل بچے کے کان پکڑ
کھینچ لیا اور اونکو بچے کے لیئے بہت سا ترسایا اور قصاب سے
کہا میں بھیڑ کے بچے کو تمھیں حوالہ کرتا ہوں جسقدر ممکن ہو جلد ذبح
کر ڈالو یہہ کہکر مختار نابکار نے گھر کا رستہ لیا اور ان بیچاروں
کی لاچاری اور آہ و زاری پر کچھ بھی لحاظ نکیا جب کیس نظر
غایب ہوا اسوسن اوٹھی اور تھوڑی گھاس لیکر موافق

دستور کے ہاتھوں پر بچے کو کھلانے لگی دل میں تاسف کرتی تھی
کہ یہہ آخر وقت گھاس کھلانے کا ہی جب کھلا چکی ناامیدی سے
اپنے بھائیوں کو کہا گھر چلو اب قسمت بری ہی کوئی دم میں
بچے کا گلا ہی اور چھری ہی اگر اوسکی تقدیر میں یہی لکھا ہی تو پھر
اسمیں چارہ کیا ہی قصاب نے رحم کھا کر کہا اگر چاہو ذرہ اور ٹھہر جاؤ
جب تک تم نکہوگی بچے کو یہاں سے نہ لیجاؤنگا سوسن نے اوسکا
شکر ادا کیا لیکن چونکہ اوس جگہہ ٹھہرنا رنج کا دونا کرنا تھا اس
باعث سے زیادہ وہاں پر ٹھہرنے کی تاب نہ لائی اور رنجیدہ خاطر ہو
اپنے گھر پھر آئی اور دونوں بھائی سوسن کے کہنے لگے کہ مہربانی
فرمایئے ذرہ اور ٹھہر جایئے اگر اجازت ہو تھوڑی گھاس ہملوگ اور
کھلائیں بعد اسکے آپکو اختیار ہی جہاں چاہیں لیجائیں

الغرض جب قصاب اوسکو اپنے گھر کی طرف لے چلا
سوسن کے بھائی بھی اوسکے ساتھ ہو لیئے دیہات کے
سب لڑکے جو بچے کو دیکھتے وے بھی ہمراہ ہو لیتے اون لڑکوں
میں قصاب کا بھی بیٹا جو سوسن کے باعث کیس مختار سکے

بیٹے کے ہاتھہ کی مار کھانے سے بچ گیا تھا موجود تھا اونسنے
اپنے باپ سے سوسن کے بھیڑکے بچے کی رہائی کے لیے درخواست
کی اوسکے باپ نے کہا کہ میں بھی اسوقت اسی سوچ میں ہوں میری
دانست میں تو پالے ہوئے بھیڑ کے بچے کا ذبح کرنا گناہ ہی اور اگر
گناہ نہو تو بھی میں نے کبھی اب نہیں کیا ہی اور نہ اب کرنے کا ارادہ ہی
اس امر کا اظہار کیس مختار سے کرونگا مگر افسوس کہ نہایت سنگدل ہی
اُمید نہیں ہی کہ وہ نامعقول یہہ عذر میرا قبول کرے بہر حال ایک تدبیر
مجھے سوجھی ہی یقین ہی کہ کام آئے اور اوسکے ذریعہ سے مطلب براری
ہوجاے اگرچہ اوسکے کرنے میں سراسر میرا ہی نقصان ہی لیکن اس
وقت میں گوارا کرنا نقصان کا بھی آسان ہی جانتا ہوں کہ ابھی
کسی کو اوس تدبیر سے خبر نہو کیونکہ شبہہ ہی شاید وہ کارگر نہو اور
لڑکوں سے کہنے لگا کہ اب تملوگ اپنے اپنے گھر جاؤ میرے دروازے پر
عبث بھیڑ نہ لگاؤ اور اپنے بیٹے سے کہ نام اوسکا ہنری تھا کہا آجکی رات
اس بھیڑ کے بچے کو اور سب بھیڑوں کے ساتھہ باندھہ رکھو صبح جو کچھہ
پیش آئیگا دیکھہ لیا جائیگا سب لڑکوں نے اس ماجرا پہ بہت رنج کیا

اور اپنے اپنے گھر کا رستہ لیا پھر قصاب نے مختار سے جا کر کہا کہ آپکو
تو سردار تھر زمیندار کے واسطے صرف فربہ حلوان کا گوشت درکار ہی
بلکہ اسی باعث سے سوسن کے بھیڑ کے بچے کو ذبح کرنیکے لیئے میرے
حوالہ کیا ہی پس جبکہ میرے ہی پاس ایک حلوان اسطرح کا
بلکہ اوس سے بھی زیادہ فربہ اور معقول ہی تو اس صورت میں اوس
بچے کے ذبح کرنے سے کیا فائدہ اور کیا حصول بلکہ محض فضول ہی
ایک بھیڑ کا بچہ بہت عمدہ اور فربہ عوض میں مجھسے لیجئے اور سوسن کا
بھیڑ کا بچہ مہربانی کر کے مجھے عنایت کیجیے مختار نے کہا اگر تمھارا حلوان
اوس سے اچھا ہی تو پھر تمھاری درخواست کی منظوری میں مضایقہ
کیا ہی الغرض باوجود اس کہنے کے بھی قصاب سے مختار نے
جب کچھہ نذر بھی لے لی تب بڑی منت اور سماجت سے اوسکی
یہہ عرض قبول کی

سوسن نے اپنے بھائیوں سے جب یہہ حال سنا کہ آج
کے روز میرے بھیڑ کے بچے کو قصاب نے ذبح نہیں کیا بلکہ اپنے
مکان پر رکھہ لیا خوش ہوئی اور اپنے دل کو تسلی دینے لگی

سوسن رات کے کھانے کا تہیہ کرنے لگی اور ولیم چھوٹا بھائی
اوسکا اپنے باپ کے انتظار میں دروازہ پر کھڑا تھا اس اثناء میں
بڈھا بین نواز بھی اپنے لڑکے کے ساتھ آپہنچا ولیم اوسکو دیکھکر
کہنے لگا کہ اسکو تو میں پہچانتا ہوں بلکہ اچھی طرح سے جانتا ہوں جب میں
مدرسہ سے اپنی بہن کے ساتھ آتا تھا تو یہی شخص راستے میں بیٹھا
بین بجاتا تھا بین نواز نے کہا کہ ہاں میں وہی شخص ہوں اگرچہ
میں تملوگوں کا نام بلکہ مکان کا بھی نشان نہیں جانتا تھا لیکن پوچھتا
پوچھتا یہاں تک آیا ہوں جس سے تملوگوں کے اوصاف بیان کرکے پتا
پوچھتا تھا وہ فوراً دریافت کرلیتا اور تملوگوں کے مکان کا پتا بتادیتا
تھا سوسن بھی اوسکی آواز سنکر باہر نکل آئی اور اوس سے باتیں
کرنے لگی بین نواز نے کہا کہ میں مسافر بیچارہ غریب آوارہ ناچار اور
مجبور بہت دور سے آتا ہوں اپنا کوئی یار ہے نہ مددگار ہے آج کی رات
بسر کرنے کے لیئے صرف تھوڑی سی جگہہ درکار ہے اگر مہربانی
کیجئے اور رات بھر رہنے کے لیئے کوئی جگہہ دیجئے تو عین مسافر پروری
ہوگی سوسن نے کہا کہ پہلے میں اپنی ماں سے پوچھہ لوں پھر اسکا

تمکو جواب دوں یہہ کہکر اپنی ماپاس گئی اور پھر باہر آکر بین نواز سے
کہنے لگی مکان حاضر ہی بشرط پسند کے ٹھہر جایئے آرام فرمایئے وہ دعا
دیکر کہنے لگا کہ میں اسوقت کیس مختار کے مکان پر گیا اور بار بیرہ اوسکی
لڑکی سے رات بھر کے لیئے تھوڑی سی جگہہ چاہی لیکن اوسنے انکار
کیا آخر کو لاچار ہوکر یہاں تک آیا ہوں یہہ کہا اور مکان کے اندر جاکر
ٹھہر الڑکوں سے کہنے لگا کہ میں بین بجاؤنگا تملوگوں کو گت سناؤنگا

اس اثنا میں پیرانیس افسردہ خاطر سا گھر پر آیا اوسکے آتے ہی
سوسن بہت خوش ہوکر کہنے لگی کہ آپکو کچھہ خوش خبری سنانی ہی
آپ نے ایک ہفتہ کی مہلت پائی ہی اور جسقدر روپیئے اوسنے جمع کیئے تھے
دیکر کہا کہ اگر خدا چاہے تو شاید ان روپیوں سے اور روٹی کی قیمت اور
ایک ہفتہ کی آمدنی سے عوضی مقرر کرنیکی سبیل ہو جائے یہہ کہکر خوشی کے
مارے اپنے باپ کے گلے سے لپٹ گئی پیرانیس کثرت مسرت کے باعث
کچھہ جواب نہ دیسکا اور سوسن کی یہہ سب باتیں اوسکو خواب و خیال سی
معلوم دیں لیکن مکرر اوس سے دریافت کرنے اور اپنی بی بی اور
لڑکوں کو خوش اور خورم پانے کے سبب شبہہ جاتا رہا

جب دسترخوان بچھایا گیا اور ماحضر حاضر لایا گیا بہت خوشی کے ساتھ بڈھے بن نواز کو بھی بلاکر کھانے میں شریک کیا جب کھانا سب کھا چکے ہیراٗیس نے روپیوں کی تھیلی جو سوسن نے اوسکو دی تھی کھولی اوسمیں چھ روپیہ اور ایک اشرفی دیکھکر بہت متعجب ہوا اور سوسن سے پوچھنے لگا کہ یہہ خزانہ تمنے کسطرح پایا اوسنے جواب دیا ایمانداری کے ساتھ اسکو میں نے حاصل کیا ہی سوسنہ اوسکی ماں کہنے لگی کہ اسبات پر تو مجھے پہلے ہی سے یقین تھا لیکن یہہ تو کہو کہ تمنے کیونکر پایا کیا تمنے اپنی پکائی ہوئی روٹیاں بیچکر جمع کیا ہی ہیراٗیس نے کہا نہیں روٹیوں کی قیمت تو میرے پاس موجود ہی اور پندرہ روپئے اپنی جیب سے نکال کہنے لگا زمیندار کی سرکار سے ابھی پانچروپئے روٹیوں کی قیمت کے اور پانے ہیں حقیقت میں سوسن تو میرے خاندان کی موجب افتخار ہی اور بن نواز سے کہنے لگا کہ ہرچند اپنے فرزندوں کی تعریف غیروں کے سامھنے کرنی خلاف دستور ہی مگر سچ ہمیشہ کہا جاتا ہی اور اظہار میں امر حق کے بندہ مجبور ہی اوسکی خوبی بے اختیار مجھسے تعریف کراتی ہی ہرچند زبان کو روکتا ہوں لیکن اوسکی توصیف ہی منہہ سے نکلی جاتی ہی

پھر سوسن سے پوچھنے لگا بتاؤ تو کسطرح یہہ دولت تمکو ملی اور
کس وجہہ سے تم کہتی ہو کل کے روز میں فوج میں نہ جاؤنگا بلکہ ایک مقر
اور گھر پر رہنے پاؤنگا جو کچھہ ہو سوسن پیاری سب کہدو ان خوشخبریوں کے
سننے سے میں اپنے جامہ میں پھولوں نہیں سماتا ہرچند سوسن کا
یہہ ارادہ نہ تھا کہ اپنی مرغی اور بھیڑ کی سب واردات اور مس سومرس
کی عنایات بیان کرے کیونکہ بعض باتوں کے اظہار میں اپنے منھہ
میاں مٹھو بننا پڑتا تھا اور بعض ماجراے گذشتہ کا بیان نوک سنان
کی طرح دل میں گڑتا تھا لیکن اپنے باپ کے اصرار سے مجبور ہوکر
مختصر سا بیان کرنے لگی جب بھیڑ کا ذکر آگیا سامان رنج کا اوسکے
چہرے پر چھا گیا نہایت دردمند ہوئی زبان اوسکی بند ہوئی اور
غمگین ہونے سے سب کے سب رنجیدہ ہوئے نہایت کبیدہ ہوئے
بین نواز نے جب یہہ سامان رنج کا دیکھا اوسکے دور کرنیکے
لیئے بین بجانا شروع کیا

اوس دیہات کی اطراف میں چار پانچ کوس کے فاصلہ
مقام شوسبری میں ایک جلسہ تعلیم مقرر ہوکر اسباب کا اشتہار

دیا گیا تھا کہ جو کوئی شخص اوس جلسہ میں آئیگا اور سب سے اچھا بین بجائیگا دس اشرفیاں انعام پائیگا اِسلیے یہہ بین نواز بھی اوس جلسے میں جانے اور وہاں پر بین بجانے کے لیئے فاصلہ دور دراز سے آکر اوس روز اتفاقاً وہاں پر شب باش ہو گیا تھا

اس جلسے کی خبر باربرہ تک بھی اوسکی خادمہ کے ذریعہ سے پہنچ چکی تھی اور وہ دل سے اِسبات کی تمنا رکھتی تھی کہ کسی سبیل سے وہاں تک میری بھی رسائی ہو لیکن کوئی تدبیر اوس پُر تزویر کو سوجھتی نہ تھی جس وقت کہ کیس مختار قصاب سے سوسن کی بھیڑ کے معاملہ میں گفتگو کر رہا تھا یکایک سر آرتھر زمیندار کا آدمی دعوت کا خط اوسکے اور باربرہ کے نام لیکر آیا باربرہ خط دیکھکر نہایت خوش ہوئی اور اپنی خادمہ سے کہنے لگی کہ میرے باپ اور میرے لیئے کل کے واسطے زمیندار نے دعوت کا خط بھیجا ہی کیا عجب ہی کہ مس سومرس جب مجھے خوش وضع اور خوش پوشاک دیکھیں تو اپنے ہمراہ مجھے بھی اوس جلسے میں لے چلیں

خادمہ جس حالت میں مس سومرس نے سوسن کے

مکان پر گئیں اور اوسکے ساتھ تمام بازار میں پھریں تو کیا آپکی اپنی بھی
خاطر نکرینگی

باربرہ تو صبح جاکر بزاز کو مع اچھے اچھے قیمتی کپڑوں کے اپنے ساتھ
لوالا تا کہ میں اپنے باپ سے کہکر اپنے لیئے کوئی نفیس کپڑہ خرید
کرونگی اور اوسی کو پہنکر زمیندار کے مکان پر چلونگی اس کام کو ضرور کرنا
کیونکہ میں اگر اچھی پوشاک پہنکر نجاونگی تو زمیندار کی بہنیں مجھے ذلیل اور
حقیر جانینگی اور میں نے اپنے باپ سے یہہ بات بھی
سنی ہی کہ جب کسی امیر کے پاس جایئے تو لازم ہی کہ اوسکو کچھہ
نذر بھی دکھلایئے اور مس سومرس کی خادمہ بھی مجھسے کہتی تھی
کہ وے لوگوں کی نذر بہت خوش ہوکر قبول کیا کرتی ہیں اسلیئے تو علی الصبح
سوسن والی ہرنی کہ ذات کی بہت اچھی ہی لیجاکر میری طرف سے
اوسکو نذر دینا اور دل میں خیال کرنے لگی کہ بیشک مس سومرس
نذر پانے اور نفیس پوشاک دیکھنے سے میری بڑی خاطر کرینگی
جب صبح ہوئی باربرہ زیورات مکلف اور لباس پر تکلف سے
اپنے تیئں آراستہ کرکے بڑی سج دھج سے اپنے باپ کے ساتھ

زمیندار کے مکان پر گئی پہلے یہہ سمجھی تھی کہ مس سومرس اور لواحق اوسکے اچھی اچھی پوشاکیں پہنے بڑی طیاری سے ہونگے لیکن وہاں پہنچکر اپنے قیاس فاسد کو غلط پایا یعنی سواے کتاب وغیرہ اور پڑھنے لکھنے کے چرچے کے اور کچھہ نظر نہ آیا اور چونکہ وسے سب بار سبرہ کو مادب نہ دکھائی دیں بلکہ تذکرہ باغ کی آرایش اور پھولوں کی نمایش کا جس سے بہت شوق رکھتی تھیں اوس سے کرنے لگیں اسلیئے وہ زعم بد سے سمجھی کہ یے لوگ اپنی ثروت پر نازان ہیں اور ہر طرح میری ذلت کی خواہان ہیں اور غرور کی راہ سے جن باتوں سے کچھہ بھی اوسکو واقفیت نہ تھی اوسکے علم کا دم بھرنے لگی دخل در معقولات بیجا کرنے لگی یہاں تک کہ ساری لن ترانی اوسکی کھوگئی باتوں ہی میں اوسکی بیوقوفی سب پر ظاہر ہوگئی سچ ہی جب تک کوئی کچھہ بات نہیں کہتا ہی سب عیب و ہنر اوسکا چھپا رہتا ہی

نصیحت

ہر شخص کو چاہیئے کہ جس امر میں دخل نرکھتا ہو ہر گز اوسمیں

صحبت اپنی لیاقت صرف نہ کرے کیونکہ عدم واقفیت کے اظہار سے آدمی صرف شرمسار ہوتا ہی مگر بیجا اوسکے جاننے کا دعوی کرنے میں بہت ذلیل اور خوار ہوتا ہی

باربرہ کی گفتگو باوجود کم سنی کے واہیات تھی چھوٹا منھہ بڑی بات تھی آخر کو اوسکی شیخیوں سے سب عورتیں نہایت حیران اور تنگ ہوئیں اور سب کی سب برخاستہ خاطر ہو فرداً فرداً اوٹھکر باہر چلی گئیں مس سومرس بھی اپنی عادت کے موافق کھانے سے پہلے کپڑہ بدلنے کے لیئے گئی اور باربرہ کی دل لگی کے واسطے تصویر کی ایک کتاب اوسکے دیکھنے کے لیئے چھوڑ گئی چونکہ باربرہ کا دل بالکل جلسہ کے خیال میں لگا تھا اِس باعث اوس کتاب کے دیکھنے سے کچھہ بھی دل اوسکا نہ بہلا

نصیحت

جو لوگ کسی شی کے حاصل ہونے کی اُمید پر تکیہ کرکے اوسی کا خیال اپنے دل میں رکھتے ہیں وے اون چیزوں سے جو بالفعل اونکو حاصل

ہیں کچھ بھی فائدہ اور لطف نہیں اوٹھاتے باربرہ جب مس سومرس
سے باتیں کر رہی تھی دل میں یہہ بھی سوچتی تھی کہ کس سبب سے
مس سومرس نے کچھ ذکر میری مرغی کا جو میں نے نذر دی ہی نہیں کیا
اور حال اوسکا یہہ تھا کہ بٹّی خادمہ باربرہ کی صبح کو اوس مرغی کا
لانا ہی بھول گئی تھی جب مس سومرس دوسرے مکان میں کپڑے
بدلنے گئی بٹّی باربرہ کی خادمہ نے اوسوقت مرغی لاکر مس سومرس
کی خادمہ کو دی اور اوسنے لیجاکر مس سومرس کے حضور میں باربرہ
کی جانب سے اسطرح پر گذرانی جس سے مس سومرس کو یہہ بات
معلوم ہوئی کہ اس نذر میں کوئی امر ایسا ہی جو خادمہ کے مزاج کی
موجب ناخوشی کا ہی اور چونکہ خادمہ صاف طبیعت اور صاف گو تھی
اسلیئے مس سومرس اس خیال سے خاموش ہو رہی کہ وہ خود
اپنی ناراضی کی وجہہ بیان کردیگی اور فی الحقیقت یہہ تصور اوسکا
باطل نہ تھا کیونکہ خادمہ اوسکے قریب آکر کہنے لگی کہ آپ خوب جانتی
ہیں جب تک میں کسی امر کو بہ تحقیق نہیں جانتی ہرگز اوسکو زبان
پر نہیں لاتی ہر چند میں اس مرغی کی نسبت یقینی کوئی بات نہیں کہتی

پر جو کچھ میرے دل میں گذرتا ہے اوسکے بیان میں ہرگز قاصر نہیں ہے
یعنی میں نے قبل اسکے سوسن کو ایک مرغی دی تھی اور جب میں
بغور دیکھتی ہوں تو یہہ وہی مرغی معلوم ہوتی ہے مجھے خوب یقین ہے
کہ سوسن نے فی المقدور اسکو اپنے سے خوشی سے کے ساتھہ
جدا نکیا ہوگا معلوم نہیں کیا سبب ہوا اگر فرمائیے قلب اپنے بیٹے سے
کہ وہ بیشک جانتا ہوگا اچھی طرح تحقیق کرکے اوسکی حقیقت حال سے
آپکو اطلاع دوں مس سومرس نے کہا میری دانست میں تو یہہ
سہل ہے کہ باربرہ سے تحقیق کر لیا جاسکے کیا اگر اوس سے
استفسار ہوگا تو وہ حقیقت واقعی کو بیان نکریگی چونکہ خادمہ
جانتی تھی کہ باربرہ کبھی سچ نہ کہیگی اسلیئے آہستہ دبی زبان سے
کہنے لگی کہ خیر جانیے اوسی سے پوچھہ دیکھیئے

اس اثناء میں دسترخوان بچھا اور سب کے سب کھانے میں مشغول
ہوئے کیس مختار نے موقع پاکر اشارۃً کنایۃً اپنے بھیڑ کے بچے کے نذر دینے کے
ارادہ کو ظاہر کیا سر ارتھر نے اوسکے مطلب کو سمجھکر شکر کیا اور
کہنے لگا میرا یہہ قاعدہ نہیں ہے کہ اپنے ہمسائے اور رعیتوں سے

کچھہ نذر لوں کیونکہ اگر میں کوئی مالدار رعیت کی نذر قبول کرونگا تو
غریب رعیت جنکو وسعت نذر دینے کی نہیں ہی اپنے دل میں رنجیدہ
ہونگے حال آنکہ تابعداری میں وے کچھہ اونسے کم نہیں ہیں

جب سب کوئی کھانا کھا چکے مِس سومرس اور اوسکی بہن
باربرہ کو ساتھہ لیکر صحن خانہ میں ٹہلنے لگیں باتوں بات میں باجے کا
ذکر آگیا باربرہ کہ بہت چالاک اور اپنے باپ کی طرح موقع شناس
تھی تذکرہ جلسے کا جو عنقریب مقام شوزبری میں ہونیوالا تھا
کرکے اس غرض سے کہ وے اوسکو بھی ہمراہ اپنے لیجاویں
کہنے لگی کہ ہرچند ایک امیرزادی اوس مقام کی رہنیوالی نے
جو میرے باپ کے ملاقاتیوں سے ہی مجھسے خود وعدہ اِسبات کا
کیا تھا کہ میں آکر تمکو جلسہ دکھانے کے لیئے لیجاؤنگی لیکن میرے
باپ نے باوصف اِسکے کہ سواری بھی اوسکے پاس موجود تھی
بسبب بُعد مسافت کے منع کیا یہہ کہا اور مِس سومرس کا منہہ
تکنے لگی چونکہ وہ اوسوقت اَور باتوں میں مشغول تھی اِس باعث
کچھہ متوجہ نہوئی تھوڑی دیر کے بعد مِس سومرس کہنے لگی کہ تمنے

جو مرغی بھیجی ہی چلو اوسکو دیکھیں بار برہ اِسبات کو اپنی
مطلب برآری کا ذریعہ سمجھکر دل میں خوش ہوئی اور اوسکے
ساتھ مرغی دکھانے چلی مس سومرس نے اوسے دیکھکر بہت
تعریف کی بار برہ اِس امر سے اور بھی زیادہ خوش ہوئی مگر آخر
خوشی اوسکی بہت جلد زائل ہو گئی یعنی اِسی اثنا میں فلپ کوئی
چیز لینے کے لیئے وہاں پر آگیا اور اوس مرغی کو دیکھتے ہی بلا
تامل کہنے لگا کہ یہہ مرغی تو سوسن کی ہی بار برہ اِسبات سے
مارے غصہ کے گرگٹ کی طرح رنگ بدل کر کہنے لگی کہ سوسن
کی نہیں میری ہی اور میں نے مس سومرس کے نذر کی ہی فلپ
بار برہ کے کلام کو سنکر غصہ سے جل بھنکر پیچتاب کھانے لگا

مس سومرس اے فلپ تم کیوں بہت غصہ ہوتے ہو اپنے
ہوش اور حواس کھوتے ہو اسقدر بیتاب ہونا بیفائدہ ہی کہو تو ماجرا کیا ہی

فلپ اگر آپ فرمائیے تو بالکل حالات بلا کم و کاست
اول سے آخر تک گذارش کروں ہنوز اِجازت بیان کرنیکی
نہ پائی تھی کہ بار برہ کے پنجہ میں مرغی کا آجانا اور اوسکے اوڑجانے

سے سوسن کا پچھتانا اور روز کو مرغی کے لانے کے لیئے سب
لڑکوں کا مقرر کرنا اور باربرہ کا انکار اوسکے دینے سے کر کے
تہمت وقت پر تاوان نہ ادا کرنیکی سوسن پر دھرنا سوسن کی بھلائی
باربرہ کی کج ادائی سب کہانی ابتدا سے انتہا تک کہہ سنائی
باربرہ اگرچہ ان سب باتوں سے کمال ڈھٹائی کے ساتھ
منکر ہوئی مگر سچ بات کے جھوٹلانے میں زبان اوسکی لڑبڑانے
لگی گھبراہٹ کے مارے عرق عرق ہو کر اضطراب کے
دریا میں غوطے کھانے لگی چونکہ باربرہ مہمان تھی اوسکی خاطر
داری کی نظر سے مس سومرس نے فلپ سے کہا کہ تم اسوقت
یہاں سے جاؤ جب وہ چلا گیا باربرہ کو فی الجملہ کچھہ تسکین ہوئی
لیکن اسقدر رنجیدہ اور غمگین ہوئی کہ آخر کو مضطرب ہوکر کہنے لگی
اگر سوسن اچھی طرح اپنی مرغی کی حفاظت کرتی تو یہہ نوبت
کیوں پہنچتی

مس سومرس اگر یہہ مرغی سوسن کو اب واپس دیجائے یقین ہے
وہ حفاظت اسکی بخوبی عمل میں لائے کیونکہ صدمہ رنج کا اوٹھا چکی ہے

اپني غفلت کا نتيجہ پاچکي ہی مگر کہو فلپ کے ذريعہ سے اوسکو سوسنا

پاسس بھجوادوں ۔

بار بره - جو آپ مناسب جانيئے کيجيئے زياده اس سے تقرير کو طول

نديجيئے مجھسے اب کچھہ واسطہ نہيں ہی

تب اوسنے فلپ کو بلاکر مرغي اوسے حوالہ کي وه بہت

خوش ہوا اور اوسے ليکر سوسن کے مکان کو چلا جب اوسکے

دروازه پر پہنچا روز کا مرغي کے ليئے جانا اور بے حصول مطلب کے

واپس آنا ياد آيا دل ميں کہنے لگا اگر يہہ مرغي روز ہي کے ذريعہ سے

سوسن کو پہنچتي تو خوب تھا يہہ سوچ کر روز کي تلاش کے ليئے

گانوں ميں پھرا اور اوس سے ملا مجمع لڑکوں کا بھي جنھوں سے

سوسن کي مرغي کے ليئے روپيئے جمع کيئے تھے روز کے ہمراه ہوا اور فلپ

بھي پھر تھمنا بجاتا اوس گروه کے ساتھہ سوسن کے مکان کي طرف چلا

اس اثنا ميں قصاب کا لڑکا فلپ سے آکر کہنے لگا ذرا ٹھہر

جاؤ مجھے بھي تمھارے ساتھہ چلنا ہي اور ميرے باپ کو تمسے کچھہ

کہنا ہي يہہ کہکر کڑي کمان کے تير کي طرح جلدي سے اپنے مکان

پڑگیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں قصاب سوسن کے بھیڑ کے
بچے کو لیکر آپہنچا اوسکو دیکھتے ہی روز اور سب لڑکے بہت خوش
ہوئے قصاب کہنے لگا اگرچہ تمام دنیا کی نعمتیں مجھے ملتی ہوں تو
بھی کیس مختار کی طرح ہرگز بیرحمی نکروں ہرچند میں قصابوں کا
پیشہ کرتا ہوں اور خلق کے کھانے کے لیئے جانوروں کے
حلق پر چھری دھرتا ہوں لیکن وہ سنگدل مختار جلاد منش پرآزار
تو بیفائدہ غریبوں کے گلے کاٹتا ہی فکر کی طرح لوگوں کا ہوجاتا ہی
دیکھو جب سے پرائیس کے ساتھ اوسکو عداوت ہوگئی ہی
کیا اوسکے خون کا پیاسا ہو رہا ہی اب تملوگ اس بھیڑ کے
بچے کو لو اور سوسن کے پاس پہنچا دو اگرمیں خرید اور فروخت
سے بازار کے فرصت پاتا تو اب تک کبھی کا اسے سوسن پاس
پہنچا آتا پر جب تک یہہ بھیڑ میرے پاس تھی خبرگیری اسکی
ہرطرح سے ہوا کی الغرض سب لڑکے اوسکو لیکر شکرگذار ہوتے
اور بہت خوشی کے ساتھ وہاں سے آگے چلے روز کا باپ اپنی
دوکان پر کھڑا تھا جب ایک ہجوم لڑکوں کا دیکھا کہ بھیڑ کے

بچے کو لئے جاتے ہیں اور سب حال دریافت کیا مسرور ہو کر ایک
نفیس فیتہ اپنی دوکان سے نکال کر لڑکوں سے کہا کہ لو اسکو بچے
کے گلے میں باندھ دو

سوسن کہ اپنے مکان میں بیٹھی سوزن کاری کر رہی تھی
یکایک آواز باجے کی اوسکے کان میں پڑی کام کو چھوڑ کر باجہ
سننے لگی دیکھتی کیا ہی کہ ایک غول لڑکوں کا اوسکے مکان کی جانب
باجہ بجاتا اور خوشی کرتا چلا آتا ہی جبکہ اپنے دوستوں کی شباہت
اون لڑکوں میں پائی فوراً مکان سے باہر نکل آئی سبھوں نے
پہلے ہی سے مرغی اور بھیڑ کو اس خیال سے کہ سوسن دور سے
نہ دیکھ لے اور جب قریب پہنچیں دونوں ایک ساتھ اوسے دیں
غول کے بیچ میں کر کے چاروں طرف اوسکے حلقہ باندھ
لیا تھا جب سوسن کو باہر نکلتے دیکھا تو اس لحاظ سے کہ وہ بھیڑ کے
بچے کی آواز بھی نہ سننے پائے فلپ نے باجے کو باآواز بلند
بجانا شروع کیا

جب سوسن قریب پہنچی لڑکوں نے غول برہم کر دیا اور

فلپ نے بھي باجہ بجانا موقوف کیا سوسن اپني مرغي اور بھیڑ کے
بچے کو یک بیک دیکھتے ہي اِسقدر متعجب ہوئي کہ اپنے پہچانے پر
مطلقاً اعتماد نلائي جبکہ بغور اوسنے دیکھا اور اپني شناخت پر اوسے
اطمینان ہوا بے اختیار بھیڑ کے بچے سے لپٹ گئي اور رو کر کہنے لگي
اي پیارے بچے جسدم میں تجھسے جدا ہوئي مورد رنج و بلا ہوئي جو
کچھ گذرا دل پر سہہ لیا لیکن ایک قطرہ بھي آنسو کا آنکھوں سے
بہنے ندیا کیونکہ میں نے صرف اپنے ماباپ کي راحت رساني کے لیئے
تجھے جدا کیا تھا ورنہ کبھي نہ چھوڑتي رشتۂ الفت نہ توڑتي اور اپنے
دوستوں اور ساتھیوں کي بہت سي شکرگذاري کرنے لگي اور
کہنے لگي کہ میں نے اپني دونوں کھوئي ہوئي چیزیں پائیں اب میرے
باپ اگر ایک ہفتہ اور مکان پر ٹھہر جائیں اور ما بھي میري اچھي ہو
جائیں تو اس جہان میں مجھسا خوش نصیب کوئي نہوگا

سوسن اور سب لڑکے کھڑے ہوئے آپسمیں باتیں کر رہے
تھے لیکایک کیس مختار اپني لڑکي باربرہ کو ہمراہ لیئے زمیندار کے
مکان سے اوسي راہ گھر کو جاتا تھا جب اوس جگہہ پہنچا کہنے لگا

ہٹ جاؤ غل نہ مچاؤ تملوگ کیا سٹرک پیراڑے ہو بھیڑ لگائے
کھڑے ہو اور جب بھیڑ کے بیچ کو دیکھا ہوش کھو گیا رنج اوسکا
تازہ ہوگیا ہرچند چاہا خوشی کی صورت بنائے رنج کو اپنے چھپائے
لیکن یہہ اوس سے ہو نسکا غم کو کھو نسکا اور جب باربرہ نے
مرغی کو دیکھا دامن سے اپنا منھ چھپا لیا تا سب لڑکے جن سے
وہ نفرت رکھتی تھی اوسے نہ دیکھیں اور اوسکا چہرہ دیکھکر
نہ ہنسیں پوشاک جو اوسنے بڑے تکلف سے بنائی تھی وہ
اسی کام آئی کہ اوسی سے اپنا منہ چھپایا یا بیچائی کا برقع بنایا
روز کہنے لگی مجھکو اسوقت بڑی خوشی حاصل ہوئی باربرہ مرغی کے
مقابل ہوئی فلپ نے کہا ہاں یقین ہی کہ اب وہ ہملوگوں کے اس
بہار کے میلے کو جلد نہ بھولیگی سوسن ہنسکر کہنے لگی وہ چاہی
سمجھو کرے یا یاد رکھے میں تو عمر بھر تملوگوں کی نیکیاں نہ بھولوںگی
اور اب کہ میں نے اپنی مرغی واپس پائی لازم تھا کہ اون روپیوں
کو جو تملوگوں نے مجھے عنایت کیئے ہیں واپس دوں سب لڑکے
کہنے لگے نہیں نہیں روپیہ ہملوگ واپس نہیں چاہتے مناسب ہی

کہ وہ تمھارے باپ کو دیا جائے تاکہ اونکے کام میں آئے
سوسن نے کہا خیر تملوگوں کے احسان کا بار میری گردن پر
تو یہی ہے اسوقت میں روپیوں کو بھی اپنے باپ کے لیے رکھ
لیتی ہوں شاید کبھی معاوضہ اسکا مجھسے ہوسکے فلپ نے
کہا روپیہ اور معاوضہ کا کچھ ذکر نکرو اسبات کو اب تم جانے دو
اور سبھوں کی جانب مخاطب ہو کر کہنے لگا بہتر ہے اب ہملوگ
اپنے اپنے گھر چلیں مرغی اور بھیڑ کے بچے کو سوسن کے پاس
چھوڑ دیں سب لڑکے اوسکے کہنے کے مطابق اپنے اپنے گھر گئے
روز اور فلپ یہ دونو ٹھہر گئے سوسن نے جب اپنے بھیڑ کے
بچے کو پایا خوش ہو کر اپنے ہاتھوں سے اوسکو کھلانا شروع کیا
بچہ تو سوسن کے ہاتھوں کھا رہا تھا اور فلپ مرغی کی سب سرگذشت
سنا رہا تھا اس اثناء میں سوسن نے چاہا کہ مرغی کو پر قینچ کر ڈالے
تاکہ پھر کبھی اوڑ نہ جائے اور ایسا رنج اور تردد پیش نہ آئے
فلپ نے کہا لاؤ میں اسکو پکڑے رہوں اور تم اسکے پر
کو کتر ڈالو چنانچہ سوسن نے اوسی طرح پر مرغی کے

پروں کو کاٹ ڈالا فلپ کو اپنی ماں کا کوئی پیام جو سوسن کی ماں سے کہنے کے لیئے اوسنے کہا تھا یاد آیا اور فوراً اوسکے پاس جا کر اوسے پہنچایا اور سب حال مرغی کا پھر شروع سے کہہ سنایا اس اثنا رمیں پرائیس مکان پر آیا اور اوسکے استفسار پر پھر فلپ نے سارا سب قصہ بیان کیا وہ بھی یہہ حال سنکر بہت خوش ہوا لعد اسکے سوسن کی ماں نے فلپ سے کہا کہ اب تم اپنے گھر جاؤ بیفائدہ دیر نہ لگاؤ فلپ سوسن کے باغ سے ہو کر اپنے گھر جاتا تھا دیکھا کہ باربرہ مطابق اپنے معمول کے کھڑکی پر بیٹھی اسطرف تک رہی ہی اسکو شبہہ ہوا کہ میں سوسن کے باغ کا دروازہ کھول تو نہیں آیا ایسا نہو کہ دروازہ کھولا رہے اور مرغی اوسکی پھر باربرہ کے باغ میں جائے اور دشمن کے قبضہ میں آ جائے اِسلیئے واپس آیا اور دیکھا تو دروازہ باغ کا بند پایا

اگرچہ سب حقیقت مرغی کی ظاہر ہونے سے باربرہ کمال رنجیدہ اور حیران ہوئی لیکن اپنے قصورات پر کچھ نہ پشیمان ہوئی اور اپنی شرارت اور سفلہ پن کے ظاہر ہو جانے سے ہر چند

جھنجھلائی مگر اپنے قصور کے رفع کی کچھ خواہش کر کے راستی پر
نہ آئی بین نوازوں کے جلسے میں جانے کی تمنا اوسکے دل میں
سمائی تھی بیٹی اپنی خادمہ سے جو اوسکی محرم راز تھی کہنے لگی
جو کچھ آج زمیندار کے مکان پر گذرا وہ تو نے سنا ہوگا خیر اگر سوم
مجھکو جلسہ میں نہ لیجائینگی تو میں نے اپنے جانے کی دوسری تدبیر
سوچ رکھی ہی میرے باپ کا تو یہہ قول مشہور ہی کہ ایک کمان
میں دو چلا رکھنا ضرور ہی کیا خوب یہہ مثل ہی میرا تو ہمیشہ
اسی پر عمل ہی

چند افسران فوج سے جو مقام شوزبری میں رہتے تھے
کیس مختار نے ملاقات کی تھی اور وجہہ یہہ ہوئی کہ اون لوگوں
سے اور کسی سوداگر سے تکرار تھی اور اوسنے اون افسروں
پر ارادہ نالش کرنے کا کیا تھا مختار نے افسروں سے ملاقات
کر کے یہہ بات کہی تھی کہ اگر نوبت نالش کی پہنچیگی تو میں
تمھارے مقدمہ کو سرسبز کرا دونگا پس وے لوگ
اوسکے اقرار پر تکیہ کر کے اس خیال فاسد سے کہ وہ عمدا لت

کا خرچہ واجبی لیگا اوسکی ظاہرا خاطرداری بہت سی کرتے تھے منجملہ
اونکے اسٹر اسپی نامے ایک افسر کی شادی بھی ہو گئی تھی
اوسنے اپنی بی بی سے یہہ بات کہدی تھی کہ تم باربرہ کی خاطرداری
کرنا چنانچہ باربرہ سنے جلسے میں جاسنے کے لیئے اوسی بی بی کو
ذریعہ ٹھہرایا تھا اور اپنی خادمہ سے کہا کہ آج کے روز مس اِسٹر اسپی
اور سب فوج کے افسر شوز بری سے میرے مکان پر دعوت
کھانے کے لیئے آئینگے اور چونکہ مس اِسٹر اسپی سنے مجھسے کہا تھا
کہ میں بغیر شہد کے کھانا نہیں کھاسکتی اسلیئے تم شہد ضرور
موجود رکھو

خادمہ اگر یہی حال ہے تو کل کے روز یہہ دعوت اوسکے حق میں
عداوت ہو جائیگی مکان میں شہد تو نام کو بھی نہیں ہے وہ کہاں سے
پائیگی اور کیونکر کھائیگی

باربرہ کیا کہیں سے مل نہیں سکتا

خادمہ میری دانست میں تو اِس جگہہ پر نہیں بکتا

باربرہ ہنسکر کہنے لگی نہیں ربی نہیں کیا یہاں پر کہیں مانگے بھی نہیں ملتا

سوسن کی مکھیوں کا چھتہ کیا تجھے بھول گیا کل صبح تو سوسن کے پاس جانا اور میری طرف سے مس ازتر اسپی کے لیئے تھوڑا سا شہد مانگ لانا

خادمہ علی الصباح باربرہ کے کہنے کے مطابق سوسن کے پاس شہد کے لیئے گئی لیکن چونکہ سوسن کی ماکو شہد سے بہت رغبت تھی اسلیئے اوسنے تھوڑا ہی سا دیا جب باربرہ نے دیکھا سوسن کو نام رکھنے لگی اور کہنے لگی کہ وہ منحوس کنجوس بڑی مکھی چوس ہے میں خود جاتی ہوں تھوڑا سا اور مانگ لاتی ہوں تو بھی میرے ساتھ چل اور اپنی قسم جو کبھی پیتے دم سوسن کے مکان پر پھر نہ آنے کے لیئے کھائی تھی خود غرضی سے بھولاکر سوسن کے مکان پر گئی اور اوس سے جسکی خرابی اور بربادی کے واسطے بانا باندھا تھا منت سے کہنے لگی کہ مجھپر مہربانی کیجئے تھوڑا سا شہد مس ازتر اسپی کے لیئے اور بھی دیجئے ایسے ہی مواقع میں ہمسایوں کو ایک دوسرے کی مدد کرنی واجب اور لازم ہے اور خادمہ بھی کہنے لگی بیشک حق ہمسائے کا یہی ہے

سوسن اگرچہ فیاض تھی اور جس سے محبت رکھتی تھی اوسکے
ساتھہ حتی المقدور سلوک بھی کرتی تھی مگر اسقدر بھولی نہ تھی
کہ چاپلوسی میں کسی دغاباز اور مفتری کے اچاتی اخلاق سے
ساتھہ پیش آکر جواب دیا افسوس ہی کہ میرے پاس اسقدر شہد
نہیں ہی کہ اور دے سکوں باربرہ یہہ سنکر یہاں تک غصہ ہوئی کہ
حواس خمسہ اوسکے منتشر ہوئے پیچتاب کھانے لگی
سخت باتیں سوسن کو سنانے لگی سوسن نے بردباری سے
اوسکے غصہ پر کچھہ خیال نکر کے خاموشی اختیار کی آخر کو باربرہ
باواز بلند کہنے لگی کہ بخوشی یا بجبر جسطرح تم دوگی شہد میں ضرور
لونگی مناسب اور بہتر یہی ہی کہ دیر مت کرو خوشی سے دیدو
چپ کیوں ہو رہی ہو ہمت یا نیت کچھہ منہ سے بولو کیوں نہیں
ٹکڑا شہد کے چھتے کا جو پڑا ہی دے دیتیں

سوسن اوسکو میں نہیں دے سکتی وہ تو میری ماں کے کھانیکے لئیے رکھا ہی

باربرہ کیا نہیں دے سکتی دیکھیں تو کسطرح نہیں دیتی یہہ کہکر
ہاتھہ بڑہا کر چاہا کہ اوس چھتہ کے ٹکڑے کو اوٹھا لے ناگاہ ہاتھ

اوسکا مکھیوں کے چھتے پر جو قریب اونکے تھا لگ گیا اور سب
مکھیاں باربرہ کی جانب اوڑیں بیٹی خادمہ اوسکی ڈر سے چلا کر
بھاگی اور سوسن ایک درخت کی اوٹ میں کھڑی ہو بآواز بلند
باربرہ سے کہنے لگی کہ آپ مکھیوں کو نہ چھیڑیں خاموش کھڑی رہیں
تو یقین ہی وے نہ کاٹیں مگر باربرہ سے کب نچلے رہا جا سکتا تھا
مکھیوں کو ہاتھوں سے مارنا شروع کیا یہاں تک کہ سب مکھیاں
اوسکے منہ اور تمام بدن میں لپٹ گئیں باربرہ گھبرا کر دونوں
ہاتھوں سے منہ اپنا پیٹنے لگی ایک تو مکھیوں کے کاٹنے اور
اوسپر منہ کے پیٹنے سے تمام بدن خصوصاً چہرہ اوسکا پھول کر
کندہ ہو گیا آخر کو بدحواس ہو زمین پہ گر پڑی سوسن اور بیٹی
اوسکی خادمہ نے اوسکا ہاتھ پکڑ لیا اور مکان پر اوسے پہنچا دیا
خادمہ اپنی صفائی جتانے کے لئیے باربرہ سے کہنے لگی کہ تمکو غیر کے
مکان پر اسطرح زیادتی کرنی لازم نہ تھی دیکھو کیا ماجرا حیرت
افزا ہی کہ قصور تو تم سے ہوا ہی پر جب تمھارے باپ یہہ سب حال
سنینگے مجھی کو نکالدینگے

باربرہ چاہے وسے تجھے لگا لیں یا رہنے دیں مجھسے کیا واسطہ ہی مجھکو تو اپنی عمر بھر میں ایسا درد کبھی نہیں ہوا ہی بتاؤ تو علاج اسکا کیا ہی
خیر درد کا بھی کسیطرح سہہ لینا گوارا ہی لیکن جو تمام بدن خصوصاً چہرہ کیسے کی طرح پھول اوٹھا ہی اسکے پچکنے کا کہو کوئی چارہ ہی
کون سی تدبیر عمل میں لاؤنگی اور کسطرح مس ازنٹر اسپی کو جو آج دعوت کھانے آئینگی منہ اپنا دکھاؤنگی اور اب کل کے روز مہمان نوازوں کے جلسے میں جسکی تمنا مدت سے رکھتی تھی کیونکر جاؤنگی
خادمہ اب وہاں جانے کی اُمید تو ہرگز نہ رکھو یہہ خیال فاسد اپنے دل سے دور کرو کیونکہ یہہ آماس تمھارے چہرے کا ایک ہفتہ سے کم میں نہ اوترلیگا اِسوقت اِن باتوں کے رنج کا کیا ذکر ہی مجھکو تو اسی امر کی بڑی فکر ہی کہ جب تمھارے باپ اگر تمکو اِس حالت میں پائینگے تو مجھسے معلوم نہیں کسطرح پیش آئینگے
الغرض اِسی طرح کی باتیں باربرہ اور اوسکی خادمہ آپسمیں کر رہی تھیں اور ایک دوسرے پر قصور کا الزام دھر رہی تھیں سوسن ٹھہرنا وہاں پر مناسب نجانکر رخصت

ہو چلی پر عجب واردات ہوئی کہ مکان سے نکلتے ہی کیس مختار سے ملاقات ہوئی

کیس مختار اِس مرتبہ بھی پہلی ملاقات کی مانند زمیندار کے مکان سے کچھہ خوش نہ آیا کیونکہ جسقدر سر آرتھر اور مس سومرس سے بہ نسبت پرائیس اور سوسن کے گفتگو درپیش آئی اوسکی طرز تقریر سے یہہ دہشت دل میں سمائی کہ پرائیس اور اوسکے خاندان کی عداوت سے مبادا کھیل میرا نہ بگڑ جائے اور زمیندار کے نذر قبول نہ کرنے کا بھی صدمہ اوسکے دل پر تھا سمجھا کہ اگر خدا نخواستہ سوسن کے بھیڑ کے نیچے کا حال زمیندار پر ظاہر ہو جائیگا مجھپر خرابی لائیگا سب قلعی میری کھل جائیگی ایک بلائے ناگہانی سر پر آئیگی مصلحت یہی ہے کہ پرائیس اور سوسن سے صورت اتفاق کی پیدا کیجیئے اور جسقدر جلد ممکن ہو تذکرہ ہی اسبات کا موقوف کرا دیجیئے

اسی لحاظ سے جب سوسن کو اوسنے دروازہ پر دیکھا باوجود بگاڑ کے بناوٹ سے ہنس دیا اور کہنے لگا کہ سوسن اِسوقت

تمھاري ملاقات سے مجھکو کمال خوشي حاصل ہوئي اپني ماکے
مزاج کا حال توکہو وہ اب کیسي ہیں اگر میرے مکان میں کوئي چیز اونکے
مفید ہوتو اوسکو بلاتامل لیجاؤ اور بار بره کو پکار کر کہنے لگا ادہر
آؤ سوسن سے بات چیت کرو جبکہ بار بره نے کچھ جواب ندیا
وہ خود اوسکے پاس چلا دروازہ کمرے کا جب کھولا دیکھا کہ
تمام بدن اور منہ پر اوسکے آماس ہے اور درد کے مارے پڑي
نہایت بدحواس ہے یہہ حال دیکھکر بہت متعجب ہوا اور دریافت
حال کرنے لگا خادمہ کہ وہاں پر موجود تھي فوراً اپنے طور پر
بیان کرنے لگي مگر کوئي بات وہ پوري کہنے نہ پاتي تھي کہ باربره
اوسکے کلام کو قطع کرتي جاتي تھي مختار جب بالکل حال سُن چکا
خفا ہوکر خادمہ کو تو اوسیدم گھر سے نکال دیا اور اپني لڑکي سے
کچھ غصہ اور کچھ بناوٹ سے برہم ہو کہنے لگا کہ جس حالت میں
سوسن نے مہرباني کرکے تھوڑا سا شہد دیا تھا اوسپر تونے
کیوں قناعت نکي اور زبردستي سے کیلئے اور شہد لینے کا
ارادہ کیا شاید تو سمجھتي ہے کہ مجھمیں بڑا زور ہے واہ کیا خوب

اري نادان بھیکھ اور پچھور ہی یقین جاننا کہ میں تمھاري ایسي
واہیات حرکاتوں کو کبھي نہ پسند کرونگا سوسن باربرہ کي جانب
سے التجا کرنے لگي مختار بہ آہستگي باربرہ سے کہنے لگا
دیکھو باوجود تمھاري شرارت کے سوسن تمپر کسقدر مہرباني
کرتي ہیں اور سوسن کي جانب مخاطب ہوکہ اوٹھا کہ بیشک
تم اوروں پر بھي ایسي هي مہرباني رکھتي ہو خیر تمھاري خاطر سے
میں باربرہ کے سب قصورات معاف کرتا ہوں سوسن نے
شکر ادا کیا لیکن چونکہ بھیڑ کے بچے کي کیفیت بھولي نہ تھي اسلیئے
اوسکے دم میں نہ آئي اور جلد رخصت ہوکر اپنے مکان پر چلي گئي
مختار نے جب دیکھا کہ سوسن ایسي سادہ لوح نہیں ہے کہ دھوکھا
کھاوے میري دمبازي میں آجاوے تب اوسنے پرائیس
سوسن کے باپ کے ساتھ موافقت پیدا کرنیکا ارادہ کیا حال آنکہ
بخوبي جانتا کہ وہ بھي خشک ایماندار آدمي ہے اور چاپلوسي کي
باتوں سے ہمیشہ اوسکو نفرت رہا کرتي ہے جب جن نوازوں کے
جلسے کا دن آگیا باربرہ نے ہر چند بہت سي تدبیریں کیں مگر مس ارشر آپسي

ساتھ وہاں پر پنہچا سکی شام ہوتے ہی بہت سے امرا
جلسہ میں شریک ہوئے اسقدر وہاں پر مجمع آدمیوں کا ہوا
کہ مکان سارا بھر گیا سب بین نواز جو اطراف سے بطمع انعام
پہنچے تھے آکر جمع ہوئے اونمیں وہ بڈھا بین نواز بھی تھا اور چونکہ
کپڑے اوسکے بالکل پھٹے اور پرانے تھے اس لیئے لوگ
اوسے حقیر جانتے تھے سب اہالیان جلسہ کی تجویز سے چند اشخاص
ہر ایک کے بجانے کے حسن اور قبح کی تشخیص کرنیکے لیئے
منتخب ہوئے منجملہ اونکے دونوں بہنیں سرآتھر کی بھی تھیں اور
سرآتھر کے ہاتھ میں انعام کی اشرفیاں تھیں جب بین
بجنے لگی سب کے سب خاموش ہوکر سننے لگے اور بین نوازوں نے
فرداً فرداً اپ بجایا وہ سماں جمایا کہ ایک کی دوسرے سے
تمیز نہو سکی اور اہل جلسہ سمجھے کہ سب کے سب انعام پانے کا
استحقاق رکھتے ہیں جب ضعیف بین نواز نے سب کے
آخر میں بجانا شروع کیا تھا ٹھہ اور سُروں کو درست کرکے
ایسی بین بجائی کہ سننے والوں کے ہوش کھو گئے سب کے سب

محو ہوگئے جب تک وہ بجاتا تھا جو اس سننے والوں کا اوڑاجاتا تھا
جب بجا چکا چند لمحہ تک سب کے سب دنگ تھے سکتہ کے ڈھنگ
سے تھے جب طبیعت سبھوں کی خورسند ہوئی صدا واہ واہ کی ہر طرف
سے بلند ہوئی جو لوگ منصف اسبات میں بدے گئے تھے
متفق القول ہوکر کہنے لگے کہ بیشک اسی شخص نے سب سے
اچھا بجایا ہی اور بہر صورت یہی مستحق انعام کا ہی

یہہ گیت جو اوسنے بجایا اور سبھوں کو پسند آیا اور اوسکے
ذریعہ سے اشرفی پائی اوسی کا بنایا تھا سبھوں نے اوس سے
درخواست اس امر کی کی کہ مہربانی کیجئے اور اس گیت کے
بول ہملوگوں کو لکھا دیجئے الغرض وہ لکھا سنے پر راضی ہوگیا
اور مس سومرس اوسکو لکھنے لگی بین نواز سنے کہا کہ اس
گیت کا نام سوسن کی گریہ وزاری بھیڑ کے نیچے کے فراق
میں ہی مس سومرس لکھتے وقت اپنے بھائی کی طرف
بھی دیکھتی جاتی تھی جب وہ لکھ چکی سر آرتھر سنے اوس بین نواز
کو کنارے لیجاکر کچھ باتیں دریافت کیں جس سے بالکل سوسن کے

بھیڑ کے بچے کی حقیقت اور کیس مختار کی زیادتی اور شرارت
ظاہر ہو گئی مختار بھی گیت لکھاتے وقت اوس جگہ کھڑا تھا جب
کبھی سر اُٹھا کر اوسکی طرف دیکھتا خوف سکے مارے اوسکے
چہرے کا رنگ زرد ہو جاتا لیکن جب اوسنے گیت کا نام
سوسن کی گریہ وزاری بچے کے فراق میں سنا وہاں سے
پیچھے ہٹا اور غایب ہو گیا

جب بین نواز نے دس اشرفیاں انعام پائیں وہانسے
رخصت ہو ایک شخص کے مکان پر جا کر کاغذ قلم دوات لیا اور
اپنے لڑکے سے جو ہمراہ تھا ایک خط پیرائیس کے نام لکھوا کر
بعجلت ڈاک پر روانہ کیا دوسرے روز صبح کو جب پیرائیس
کاشتکار اور سوسنہ اوسکی بی بی اور سوسن بیٹھے سوچ
رہے تھے کہ مہلت ایک ہفتہ کی بھی اب قریب الانقضا ہے پر
ابھی تک عیوضی دینے کے لیئے روپیہ کہیں سے نہیں ملا ہے
دیکھا چاہیئے کیا تقدیر میں لکھا ہے اور خواہش خدا کی کیا ہے اسی
اثناء میں کسی شخص نے دروازہ پر آکر آواز دی سوسن باہر نکل آ

ڈاک کے ہرکارے نے خط اوسے حوالہ کرکے کہا کہ یہہ خط
تمہارے باپ کے نام کا ہی لو اور محصول اسکا مجھے دو پرانیس نے
جب یہہ بات سنی بہت متعجب ہوکر کہنے لگا کیا یہہ خط میرے نام کا ہی
اے کون شخص اس جہان میں ہی جو مجھے خط لکھے خیر بہرحال محصول تو
اور خط کو دو جب یہہ خط لیکر کھولا اور نام کاتب کا تمہارے احسانمند
دوست لو لو ان پڑہا اور زیادہ حیران ہوا کہ یہہ کس شخص کا نام ہی
اور ایک کاغذ موڑا ہوا اوسمیں ملفوف دیکھکر کہنے لگا کہ یہہ کیا ہی کوئی
گیت معلوم ہوتا ہی شاید کسی نے مجھے بیوقوف تصور کرکے
دل لگی تو نہیں کی ہی خیر خط کو پڑھ لوں بعد اسکے آپ ہی سب حال
معلوم ہو جائیگا جب خط پڑہا اوسمیں یہہ لکھا تھا

خط کا مضمون

اے میرے دوست عزیز مجھے یقین ہی کہ میری خوش نصیبی آج
کی شب کی سنکر آپ بہت مسرور ہونگے میں نے دس اشرفیاں

انعام پاتی ہیں اور یہہ گیت جو خط میں ملفوف کرکے آپ کے پاس
بھیجتا ہوں اسے جب پڑہینگے معلوم کرینگے کہ میرے اس انعام پانے
کی باعث سوسن آپ کی نیک لڑکی ہی اور چونکہ میں آپ کے مکان
پر مہمان رہا ہوں اس سبب سے کسیقدر آپکے خاندان کا حال جانتا ہوں
مجھے امید ہی کہ آپ نہ بھولے ہونگے جب آپ سوسن کے جمع کیئے
روپیوں کو گن رہے تھے اوسوقت میں بھی وہاں پر موجود تھا
اور جس لیئے وہ روپیہ جمع کیا گیا تھا اوسکو بھی میں نے
اوسیوقت سنا تھا اور یقین ہی کہ شاید آپ ابھی تک کل روپیہ
اپنے عوض جان سنپسن کو دینے کے لیے جمع نہ کرسکے ہوں
اسلیئے میں آپکو تکلیف دیتا ہوں کہ نوٹ تعدادی پانچ اشرفی کا
جو گیت کے کاغذ میں لپٹا ہوا ہی قبول کیجئے اگر آپ مجھے آزمانگے
تو کیس مختار کی طرح سخت قرضخواہ نپائنگے جب کبھی آپ سے ہو سکیگا
دیجیگا اور اگر شاید نہو سکے تو مجھکو متقاضی نہ قرض کیجئیگا سال آئندہ
اِسی ایام میں پھر کر جب آؤنگا آپ سے ملاقات کرونگا اور یہہ گیت سوسن
اور سب لڑکوں کو بجا کر سناؤنگا اور اپنی جانب سے آپکو

اطمینان حاصل ہونیکے لیئے مناسب ہی کہ میں اپنے حال سے بھی مجملاً آپکو آگاہ کردوں یعنی جسطرح میں ظاہر میں غریب معلوم ہوتا ہوں درحقیقت میں نہیں ایسا ہوں لیکن میرے سفر کرنیکا بھی حال ہی اور یہہ طریقہ فائدہ سے مالامال ہی اسیطرح دنیا اور اوسکے باشندوں کے چلن اور رویہ دیکھکر ایسا تجربہ حاصل کرتا ہوں کہ اگر سفر میں اپنی وضع امیروں کی سی بناؤں تو اسقدر فائدہ ہرگز نہ اوٹھاؤں بہت لوگ ایسے ہیں کہ میرے ہی طرح لباس کو پسند کرتے ہیں اور حتی المقدور اپنے سلوک سے تم سے نیک آدمیوں کو احسانمند کرتے ہیں زیادہ نیاز تمہارے احسانمند

دہست اوبوان

سوسن نے مطابق اپنے باپ کے کہنے کے جب گیت کے کاغذ کو کھولا اور لوٹ کو نکالا دیکھا کہ گیت کا نام سوسن کی کبہ ونداری بھیڑ کے نیچے کے فراق میں لکھا ہی بہت متعجب ہوکر وہ اور اوسکی ماں دونوں ملکر پڑھ رہی تھیں کہ کسی نے دروازے پر آواز دی باہر آکر دیکھا تو سر آرتھر اور اونکی بہنیں ہیں اور دو

لوگ اس ارادے سے آئے تھے کہ پرائیس کی عوضی کو دینے کے لیئے روپیہ قرض حسنہ دیویں لیکن ادنھوں سنے بین نواب کے اشرفیاں بھیجنے کا حال جب سنا اپنے ارادے کو سود مند نپایا

سر آرتھر نے پرائیس سے کہا کہ جو میں یہاں تک آچکا ہوں بہتر ہی کہ ایک کام جو تم سے متعلق ہی اوسکا تصفیہ کرتا چلوں تم میرے ساتھ آؤ ایک قطعہ زمین جسپر سڑک نکالنی مجھے منظور ہی تمھیں دکھادوں چنانچہ پرائیس کو لیجاکر وہ زمین دکھائی اور کہنے لگا دیکھو میں ارادہ سڑک نکالنے کا اپنے ہوا کھانے کے واسطے رکھتا ہوں اور یہہ قطعہ زمین کا بیچ میں آجاتا ہی

پرائیس اگرچہ یہہ زمین میری ہی بے شک ہی مگر امیدوار ہوں کہ آپ مجھکو ایسے آدمیوں میں شمار نہ کیجیئگا جو ایسے ایسے خفیف امورات میں حجت اور تکرار پیش لاتے ہیں اور محض بیفائدہ لڑائی اور فساد بڑہاتے ہیں یہہ بات میری ذات سے دور ہی مجھکو ہر صورت آپکی خوشی منظور ہی

سر آرتھر میں نے تو سنا تھا تم بڑے فسادی ہو اور اب جو تمکو دیکھا معلوم ہوا کہ وہ خبر بالکل غلط تھی

پرائیس یہہ وہم کیئے ہیں تو آپکی ضرورت دیکھکر اوروں کی طرح یہہ کبھی نہیں چاہتا کہ اِس زمین کے ذریعہ سے زیادہ نفع اوٹھاؤں بلکہ یہہ زمین آپ ہی کی ہی اور آپکو اختیار ہی کہ کوئی دوسرا قطعہ اسی قیمت کا دیجیئگا یا جبطور پر اور جو آپکو منظور ہو کیجیئگا مجھکو کچھہ عذر نہیں ہی سر آرتھر نے تھوڑے تامل کے بعد کہا میں نے سنا ہی تمھارے پٹہ میں کوئی نقص عظیم ہی اور اسکا ذکر میں نے پہلے تمسے اس خیال سے نہیں کیا کہ شاید تم یہہ سمجھو کہ مجھے دباکر یہہ زمین لیا چاہتے ہیں لیکن بتاؤ تو اوسمیں کیا نقص ہی

پرائیس سچ تو یہہ ہی اور سچ ہی ہمیشہ کہنا اچھے آدمیوں کا کام ہی کہ نقص جو لوگ کہتے ہیں میں نہیں جانتا کس جانور کا نام ہی اور میری دانست میں اوسکو ایک غلطی کہنی چاہیئے اور یہہ آپ خوب جانتے ہیں کہ کوئی بشر غلطی عمداً نہیں کرتا اور میرے نزدیک واجب تو یہہ ہی کہ جب غلطی کہیں پائی جائے تو جس سے غلطی ہوئی اوسی شخص سے بنوائی جائے

لیکن کیس مختار کہتا ہی کہ یہہ ضابطہ نہیں ہی اسلیئے میں کچھہ کہہ نہیں سکتا جس شخص نے میرے پتہ کی شرح لکھی ہی اوسنے اوسمیں غلطی کی ہی اگر اوسکی غلطی پر میرا ہی نقصان جائز کیا جاوے تو پھر اس سے کیا چارہ ہی آپ کے رشتہ دار سابق زمیندار کا ایک کاغذ بطور یادداشت کے لکھا ہوا میرے پاس موجود ہی اگر فرمائیں تو آپکی اطمینان کے لیئے اوسکو دکھلائیں اوسکے دیکھنے سے غلطی پتہ کی ظاہر ہو جائیگی اور یہہ شبہہ بھی آپ کے دل سے جاتا رہیگا بیشک مختار کہتا ہی کہ تمھارا پتہ کوڑی کام کا نہیں ہی اور عدالت میں کچھہ اعتبار اوسکا ہوگا لیکن میں تو عدالت کے قاعدے سے محض ناواقف ہوں صرف اسقدر جانتا ہوں کہ کہ میں بر سر حق ہوں اور سب مقدمات اور ہر حالات میں ایمانداری اور راستی ہی کام آتی ہی اسباب میں سے مجھے اور کچھہ کہنا نہیں ہی

سرار تھر کیس مختار صاحب کا ذکر تمنے بار بار کیا معلوم ہوتا ہی کہ تمسے عداوت رکھتا ہی صاف صاف کہو تو سبب اسکا کیا ہی

پرائیس   ایک چھوٹے سے قطعہ زمین کے بابت جو متصل باغ مختار ہی ہلوگوں میں قصہ اور تکرار ہی اور وہ کچھہ ایسی قیمتی بھی نہیں ہی اوسکو مختار اپنے باغ میں باوجودیکہ وہ خود بڑا ہیچ ہی ناحق شامل کیا چاہتا ہی اور میں نے اوس سے بارہا کہا ہی کہ یہہ زمین نہ تمھاری اور نہ ہماری ہی بلکہ سرکاری ہی اور چونکہ اس دیہات کے سب لڑکوں کے کھیلنے خصوصاً بہار کے میلہ کی وہ جگہہ ہی اسلیئے میں نہیں چاہتا کہ کوئی شخص بلاوجہہ فساد اوٹھائے اور ناحق اوسکو اپنے قبضہ میں لائے

سرآرتھر   چلو مجھے اوس زمین کو دکھاتو وہ یہاں سے بہت دور تو نہیں ہی

پرائیس   نہیں صاحب بہت قریب ہی جبکہ وے اوس زمین پر پہنچے کیس مختار نے اپنے مکان سے سرآرتھر اور پرائیس کو ایک ساتھہ ٹہلتے دیکھکر چاہا کہ فوراً آوے اور اونمیں شامل ہوجاوے تاکہ پرائیس سب حالات راست راست بلا کم و کاست بیان کرنے نپاوے لیکن جلد آنسکا سرآرتھر

دیکھکر کہا کیا یہی زمین متنازعہ ہی پرائیس نے جواب دیا ہاں صاحب اسیقدر ہی اِسی اثناء میں کیس مختار آیا اور اپنا موقع دیکھکر کہنے لگا کہ اب اِس زمین کا ذکر ہی بیفائدہ ہی جانے دو اب تو میں آپ ہی کو دیتا ہوں گو کسی کی ہو سر آرتھر نے کہا بڑے تعجب کی بات ہی کہ آپ ایسے لئیق اور فہیم اور قانون دان ہو کر جو زمین کہ آپکی نہیں ہی اوسے مہربانی کرکے مجھکو عنایت فرماتے ہیں واہ کیا اچھا یہی کام ہی اور مفت کرم داشتن اِسی کا نام ہی اور حال اِس زمین کا تو یہہ ہی کہ تمھاری نہ کسی دوسرے کی ہی بلکہ میری ہی ہی اِس بات کو میں نقشۂ دیہی سے جو میرے پاس موجود ہی ثابت کر سکتا ہوں

چونکہ کیس ہنوز مختاری کی اُمید اور تمنا دل میں رکھتا تھا ڈر کر کہنے لگا کہ فی الحقیقت میری رائے شست ہی اور آپ جو فرماتے ہیں بجا اور درست ہی سر آرتھر نے پرائیس سے کہا کہ اِس زمین کو میں لڑکوں کے کھیلنے اور بہار کے میلے کے لیئے ہمیشہ کے واسطے دیتا ہوں پرائیس نے سب احسان اُسکا

اپني گردن پر ليا اور بہت سا شکر ادا کيا بعد اسکے سر آرتھر کيس
کي جانب متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ آپ نے کوئي پٹہ ميرے ديکھنے کے
ليئے بھيجا تھا کيس نے دبي زبان سے جواب ديا ہاں صاحب
مگر ميں نے اوسکو کچھ پرائس کے ساتھہ عداوت اور دشمني
کي راہ سے نہيں بھيجا تھا بلکہ بھيجنا اوسکا ميں اپنے اوپر فرض سمجھا
تھا

سر آرتھر اوسکے بھيجنے سے پرائس کي کچھ بھي مضرت
نہوئي اوسکو تو ميں نيا پٹہ لکھديني پر مستعد ہوں کيونکہ اوسکے
پاس جو ايک فرد بطور ياد داشت کے موجود ہي اوسي پر
ميں کاربند ہونگا اور پٹہ کي غلطي پر کچھ لحاظ نکرونگا ميں يہہ ہرگز
نہيں چاہتا کہ کسي شخص سے ناحق اور غير واجبي فائدہ اوٹھاؤ
اور کسي غريب کے دل کو عبث صدمہ پہنچاؤں

مختار بہت تعجب کر کے کہنے لگا ہاں صاحب خدا نکرے کہ ميں
آپکو ايسي صلاح دوں جس سے کسي غريب ہو يا امير ناحق تکليف
پہنچے ليکن ناقص پٹہ کے فسخ کرنے ميں کچھ عيب اور ظلم نہيں ہے

سر آرتھر کیا تمھاری عدالت میں یہی مناسب ہے۔

مختار۔ بلاشک میں ہمیشہ سے اچھی طرح جانتا ہوں کہ جو پٹہ ناقص اور بے حقیقت ہو اوسکے منسوخ کرنے میں کوئی عیب نہیں اور نہ کچھ خلاف شرافت ہے

سر آرتھر آپ بے سمجھے بوجھے اپنے ہی پٹے کی نسبت رائے دیتے ہیں آپ تو اس غریب آدمی سے پٹہ کو بھیجا چاہتے تھے مگر آپکے لڑکے نے غلطی سے آپ ہی کے پٹہ کو مجھے لاکر دیا تھا اور جب اوسے دیکھا تو اوسمیں ایک ایسا نقص نمودار ہے جس سے وہ پٹہ محض ناقص اور بیکار ہے

مختار ڈرکر کہنے لگا کیا آپ نے ایسا نقص دیکھا ہے

سر آرتھر ہاں البتہ اور وہ اوس پٹے کو اپنی جیب سے نکال کر کہا لو دیکھو تو لیسندہ پٹہ کی اسپر نہ تو مہر ثبت ہے اور نہ دستخط ہے

مختار نے جب اوسے دیکھا سب را سے مبالغہ اپنی عمدا گزاشت کرکے کہنے لگا میں آپسے امید رکھتا ہوں کہ میرے باب میں ایسی غلطیوں پر کچھ لحاظ آپ نفرمائینگے

سر آرتھر یقین جانو کہ جیسا تم اس ایماندار آدمی پر ظلم کیا چاہتے
تھے ویسا میں تمہارے ساتھ ہرگز نکرونگا بلکہ تمہاری نسبت بھی
مطابق فرد یادداشت کے جو میرے ہی پاس موجود ہے کاربند
ہونگا اور ایک حبہ بھی تمہارا نقصان ہونے نہ دونگا جو قیمت
واجبی تمہارے مکان اور باغ اور زمین کی ہوگی وہ اس شرط
سے تمکو دیجائیگی کہ ایک مہینے کے اندر تم اپنا سب مکان وغیرہ
چھوڑکر جہاں جاہو اس گانو سے باہر چلے جاؤ جب مختار نے
دیکھا کہ میں اسکے مقابلہ میں ضابطہ کے مطابق لڑ نہ سکونگا مجبور
ہوکر شرط مذکورہ قبول کی اور یہہ بات بھی اوسنے غنیمت
سمجھی کیونکہ اگر سر آرتھر یہہ بھی نہ دیتا تو وہ کیا کر لیتا اور اس
خیال سے اپنے دل کو تسکین دینے لگا کہ وقت تشخیص قیمت
کے شاید مجھے کچھ زیادہ ملجائے غرض مختار رخصت ہوکر چلا گیا
سر آرتھر اور پرائیس باتیں کرتے ایک ساتھ ہاتھ میں ہاتھ
سوسن کے مکان کی طرف چلے
سر آرتھر نے پرائیس سے پوچھا یقین ہے آپ اچھا

لکھنے ہونگے اور حساب کتاب سے بھی خوب واقفیت ہوگی
شاید میں نے تمھاری لڑکی کے ہاتھ کا لکھا دیکھا ہی وہ تو
بہت صاف لکھتی ہی کیا آپ ہی سے اوسنے لکھنا سیکھا ہی
پرائیس نہیں یہہ تو میں نہیں کہہ سکتا کیونکہ زیادہ اوسنے
تو از خود سیکھ لیا تھا لیکن میں نے اوسکو صرف تھوڑے
سے حساب کے قاعدے جسقدر میں جانتا تھا البتہ بتائے ہیں
سر آرتھر معلوم ہوا کہ تمھاری لڑکی نے اچھی تعلیم پائی
اور بہت خوش سلیقہ ہی اور اوسکا بہت نیک رویہ اور
طریقہ ہی اور اس سے اوسکے ماں باپ کے بھی اوصاف ظاہر ہوتے ہیں
پرائیس یہہ کیا آپکے فرمانے کی بات ہی صرف آپکی مہربانی
اور عنایات ہی
سر آرتھر میں یہہ چاہتا ہوں کہ تمکو فقط باتوں ہی سے
ممنون احسان نکروں بلکہ تمھارے ساتھ کچھ سلوک بھی ہوں
ہرچند تمکو اپنے خاندان سے بڑی محبت ہی پر جب مجھسے زیادہ
ملاقات ہو جائیگی معلوم کروگے کہ میری بھی کسطرح کی طبیعت ہی

ایسا مختار بدکردار میں ہرگز نہیں چاہتا جو میری رعیتوں کو تکلیف دے اور اونپر ظلم کرے صرف آپ سا ہوشیار اور مستعد ایماندار ایک آدمی علاقہ کی تحصیل کے لیئے مجھے درکار ہی امید ہی کہ آپ میرے کہنے پر توجہہ فرمائینگا اور اس عہدہ کے قبول کرنے میں کچھ عذر پیش نلائینگا

پرائیس بہت خوش ہوکر کہنے لگا کہ اگر آپ ایسا سلوک میرے ساتھہ فرمائینگے تو مجھے بھی امید ہی کہ اپنی اس مہربانی فرمانے پر نپچھتائینگے بلکہ مجھکو ہر طرح سے اپنا خیرخواہ پائینگے

جب سر آرتھر پرائس کے مکان پر پہنچا کمرے میں جھک کر اپنی بہنوں کو دیکھنے لگا دیکھا کہ وے دونو کوئی کپڑہ نفیس قطع کر رہی ہیں سر آرتھر کو دیکھکر کہنے لگیں کہ اے بھائی جان یہہ کپڑہ ہم لوگ سوسن کے لیئے قطع کر رہے ہیں اور مسس سومرس نے کہا کہ جب میں نے سوسن کو کپڑے کے لیئے ایک اشرفی دی تھی پہلے ہی یہہ سمجھی تھی کہ کبھی اس اشرفی کو اپنے خرچ میں نہ لائیگی اور ہرگز اپنے لیئے اچھی پوشاک نہ بنائیگی ابھی

میں سنے اصرار کرکے اسکی ماسے اوس اشرفی سکے خرچ کرنے کی
کیفیت سنی ہی کہ اوسنے اپنے باپ کو اوسے دے دیا اور چونکہ
وہ ضرورت اب رفع ہوگئی ہی اور اس کپڑے کو اوسکی ما بھی
پسند کرتی ہی تو یقین ہی کہ سوسن بھی اسکے قبول کرنے میں انکار
نکریگی اور سوسن کی طرف متوجہہ ہوکر کہنے لگی کہ میں سنے سنا ہی
تم مطابق معمول کے اس مرتبہ بہار سکے میلہ کی شاہزادی
بسبب اپنی ماکی بیماری سکے ہنوسکیں لیکن ابتو بافضال الہی
تمھاری ماکو بخوبی صحت حاصل ہوگئی ہی سوسنہ سوسن کی ما
کہنے لگی ابتو میں بہت اچھی ہوگئی اور خوشی سکے مارے
سب بیماری میری کھو گئی

مسس سومرس ہملوگوں کا ارادہ ہی کہ سوسن کی سالگرہ کی
تقریب میں جو اس مہینے کی پچیسویں ۲۵ تاریخ کو ہوگی ایک جشن کریں
اور اس دیہات سکے سب لڑکوں کو دعوت میں بلائیں یقین ہی کہ
تم بھی مہربانی فرماؤگی اوس روز ضرور آؤگی بسرار ٹھر سنے سوسن سے
کہا اوس روز یقین ہی کہ تم بھی اپنے چھوٹے دوستوں کے

ساتھ بہار کے میلا کی زمین پر بہت خوشی کروگی اور میں اوسی
سب لڑکیوں سے کہدونگا کہ اس زمین کو فقط سوسن کی نیک
طینت اور اچھی خصلت کے سبب سے تملوگوں کے لیئے چھوڑ
دیتا ہوں اور تمکو اگر اپنے ہمجولیوں میں سے کسی کے لیئے کوئی
چیز کی درخواست کرنی ہو تو کرو کیونکہ جو تم کوئی درخواست
مناسب کروگی تو یقین ہے میری بہنیں اوسکی منظوری میں
انکار نکرینگی اور تم سے بھی امید ہے کہ استدعا تمھاری بیجا نہوگی
سوسن اپنی ما کی طرف دیکھکر کہنے لگی البتہ ایک عرض میری
ہے لیکن اپنے لیئے نہیں بلکہ اپنی پیاری دوست روز کے واسطے ایک
درخواست رکھتی ہوں سر آرتھر نے ہنس کر کہا اگرچہ میں روز کو نہیں
جانتا کہ کون ہے لیکن تم بتاؤ تو کیا درخواست ہے

سوسن یقین ہے کہ شاید آپ نے اوسے دیکھا ہو وہ بہت
اچھی نیک لڑکی ہے اور کام بھی اچھی طرح کرتی ہے اوسنے اور
اوسکی ما نے سنا ہے کہ آپکی سرکار میں کوئی خادمہ درکار ہے

مس سورس بس اس سے زیادہ تکلیف نکیجئے تقریر کو طول نہ دیجئے

میں تمھاری اِس درخواست سے بہت مسرور ہوئی خاطر جمع
رکھیئے دل سے یہہ استدعا تمھاری منظور ہوئی روزینے کہدیا
کہ کل صبح میرے پاس آئے بلکہ تم اپنے ہی ساتھہ اوسے لیتی آنا
اور میں چاہتی ہوں کہ تم اپنی سالگرہ کی تقریب میں میری شادی کی
شیرمال پکانے میں مدد کرو بعد اسکے سب کے سب خوشی کے
ساتھہ رخصت ہوکر اپنے گھر روانہ ہوئے

وے لوگ کیسے خوش نصیب ہیں جو کسی کے خاندان پر
اسقدر احسان کرکے اونسے رخصت ہوتے ہیں کہ رخصت کرنے
والوں کی طبیعت بہت خورسند ہو جاتی ہی اور رخصت کرتے
وقت شکریہ ادا کرنے میں زبان اونکی بند ہو جاتی ہی پر جب
وے لوگ چلے جاتے ہیں تو اونکی غیبت میں شکرگذاری اونکی
اچھی طرح بجا لاتے ہیں بڑی تعریف کرکے اونکے حق میں دعائیں
دیتے ہیں اور نام اونکا ہمیشہ نیکی کے ساتھہ لیتے ہیں

پر انیس کہنے لگا کہ جسپر خدا اپنے فضل اور کرم سے
اسقدر عنایت کی نظر کرے اوسے گناہ ہی کہ اور کچھ تمنا اپنے

دل مین باقي رکھے تاہم اسوقت یہہ آرزو میري باقي رہگئي یعني افسوس ہے
کہ یارومساز بین نواز اسدم موجود نہیں ہي بہرحال یار باقي صحبت
باقي پارسال آسکنے کا خط میں اوسنے وعدہ لکہا ہي پھر اوس سے
ملینگے اگر خواہش خدا ہي جب وہ آئیگا کمال شکرگذاري کے ساتھ
روپیہ اوسکا ادا کیا جائیگا اور کہو نگا کہ میں سنے تمہارا بڑا احسان اوٹھایا
ہي گویا تمہارا ہي نوٹ بھیجا ہوا میري مصیبت میں کام آیا ہي سوسن
کہنے لگي جب میں بین نواز کو پاؤنگي اپني مرغي اور بھیڑ کے بچے کو
اوسے دکھاؤنگي اور سوسن بول اوٹھي جب وہ آئیگا اوس گیت کو
بھي بجا کر سنائیگا اور وہ گیت کا کاغذ کہاں ہي ابھي تک تو مین سنے
اوسکو بالکل پڑہا بھي نہیں سوسن سنے جواب دیا کہ اوس کاغذ
کو روزلینگ لیکر چلي گئي ہي میں ابھي جلد جاتي ہوں اور اوس سے مانگ
لاتي ہوں سوسن جاکر کیا دیکھتي ہي کہ روز سب لڑکوں کو جمع کرکے
اوس گیت کو پڑہکر سنارہي ہي اور فلپ کہہ رہا ہي کہ گیت تو معلوم
ہوا مگر اوسکے گانے کا ڈہنگ کچھ سمجھ میں نہیں آتا میں اپني ماسے
کہونگا کہ سر آرتھر سے دریافت کردیں اس گیت کو بین نواز

کسطرح بجاتا تھا اور اگر وہ کہیں ملیگا تو بلوا کر سوسن کی سالگرہ کے
روز اسی جگہہ پر بشرط اوسکی رضامندی کے سب کے سامنے اوس
اس گیت کو بین میں بجاؤ نگا اگر ممکن ہوگا میں بھی سیکھہ لونگا
پرائیس کے مختار اور تحصیلدار مقرر ہونے اور کپین کے
ایک مہینے کے اندر گانو سے بدر ہونے کی خبر تمام گانو میں مشہور ہوئی
یہہ حال سنکر سب لوگوں کی طبیعت بہت مسرور ہوئی اکثر لوگ
اس بات کے تحقیق کے لیئے سوسن کے پاس آئے اوس مقام پر ایک
اژدحام ہوا ایسا مجمع عام ہوا کہ اب سبھوں سے کہنے لگا کہ جو کچھہ تم لوگوں نے
سنا ہی وہ سب سچ اور بجا ہی سوسن بسبب لحاظ کے خود نہیں کہتی ہیں اگر
کوئی پوچھتا ہی چپ رہتی ہیں پر یقین جانو کہ سر آرتھر کی سرکار میں
پرائیس مختار ہوئے اور دشمن اونکے ذلیل اور خوار ہوئے اور
زمیندار نے اس دیہات کو اب ظالم سے صاف کر دیا ہی اور اس
زمین کو صرف سوسن کی خاطر سے ہم لوگوں کو معاف کر دیا ہی

خاتمہ

دیکھو کہ آخر کو کیس مختار کی چالاکی کچھ کام نہ آئی اور سوکسن کی
نیکیوں سے کے مقابلہ میں ہمیشہ اوسنے خجالت ہی اوٹھائی پر انگیس مختار
ہو کر صاحب اعتبار ہوا اور کیس بدکیش سب کی نظروں میں
ذلیل اور خوار ہوا

SIMPLE SUSAN

BY

MISS MARIA EDGEWORTH,

TRANSLATED INTO OORDOO

BY

BABOO KASHI NATH BISWAS,

Head Clerk of the Governor General's Agent, at Benares.

WITH THE ASSISTANCE OF

MOULVI ZEINOOLABDEEN,

Decree Nuvees.

TRANSLATED AND PRINTED FOR H. C. TUCKER, ESQ., B. C. S.

AGRA:

PRINTED AT THE SECUNDRA ORPHAN PRESS.

1855.